

گمشدہ وزیر

انوار صدیقی بی اے

میجر رضوان کے پراسرار اور دلچسپ کارنامے پیش کرنے والا سلسلہ

جاسوسی دائرہ

کی

دسویں پیشکش

گمشدہ وزیر

قیمت

دو روپے

مصنف

انوار صدیقی بی اے

ناشر

نیا جاسوسی پبلیکیشنز ناظم آباد ۲ کراچی نمبر ۱۸

اس ناول کے تمام مقام کردار افراد و لتعات
اور تبشبیہ دی جانیوالی چیزیں فرضی ہیں کسی
سے مطابقت محض اتفاقیہ ہے جس کیلئے
مصنف پرنٹرز پبلشرز یا ناشر ذمے
دار نہیں ۔

جاسوسی دائرہ سیریز
پیشکش ع ۱۰
فروری ۱۹۶۸ء

ایجوکیشنل پریس میں چھپ کر شائع ہوئی

گذارش ـــــ!

گمشدہ وزیر پیش خدمت ہے ! ـــــ جی ہاں ! کبھی کبھی وزیر بھی گم ہو جاتے ہیں۔ اس ایٹمی دور میں سب کچھ ممکن ہے لیکن میں نے زیرِ نظر ناول میں جس وزیر کو پیش کیا ہے وہ گوشت پوست کا ہرگز نہیں ہے بلکہ دراصل وہ لکڑی کا وزیر ہے ! جی ہاں ! ـــــ شطرنج کا ایک بے جان وزیر جس کی گمشدگی خون خرابے کا باعث بن گئی !

وزیر میں کونسا راز پوشیدہ تھا یا وہ کن حالات میں گم ہوا یا یہ کہ مجرموں کو اس کی تلاش کیوں تھی اس کا علم آپ کو ناول کے مطالعہ کے بعد ہی ہو سکتا ہے ! اس لئے اس سلسلے میں مزید کچھ لکھنا بیکار ہے ۔!

" تہلے پر دہلا " آپ کو پسند آیا یہ میری خوش قسمتی ہے ۔ مصنف کو سچی مسرت اسی وقت ہوتی ہے جب پڑھنے والے اس کی تصنیف کو سراہیں ! مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی مجھے اپنی رائے سے آگاہ کرتے رہیں گے ـــــ شکریہ !

انوار صدیقی

نیا جاسوسی پنجہ کا

گولڈن جوبلی نمبر

کیپٹن نیومن

مصنف

اکرم الہ آبادی

(زیر طبع)

نیا جاسوسی پنجہ پبلیکیشنز ناظم آباد ۱ کراچی نمبر ۱۸

دو نئے رومانی و معاشرتی ناول

راجی

مصنفہ
راحیلہ بٹ

(سفید کاغذ پر)

قیمت
چھ روپے

فرحت

مصنفہ
شگفتہ منیر

(سفید کاغذ پر)

قیمت
چھ روپے پچاس پیسے

دونوں ناول سہ رنگے سرورق اور خوبصورت کتابت و طباعت
سے مزین ہو کر شائع ہو گئے ہیں آج ہی طلب کیجئے

ملنے کا پتہ
ادبیات پبلیکیشنز۔ پوسٹ بکس نمبر ۲۱۵۱ کراچی نمبر ۱۸

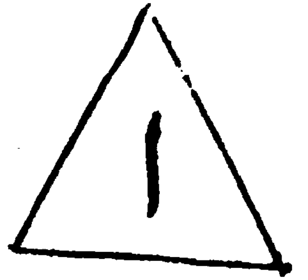
جاسوسی دائرہ کے گذشتہ شمارے

(۱)	زہریلے ناسور [آفسٹ طرز طباعت پر]	مصنف انوار صدیقی	۲/-
(۲)	آدم بیزار	" " "	۲/-
(۳)	اندھیرے کا شکار	" " "	۲/-
(۴)	پہلا فارمولا	" " "	۲/-
(۵)	دوسرا فارمولا	" " "	۲/-
(۶)	تیسرا فارمولا	" " "	۲/-
(۷)	فارمولوں کی موت	" " "	۲/-
(۸)	ڈبل برین	" " "	۲/-
(۹)	نہلے پر دہلا	" " "	۲/-
(۱۰)	گمشدہ وزیر	" " "	۲/-
(۱۱)	موت کا تبادلہ	" " "	۲/-

مندرجہ بالا ناول خوبصورت اور دیدہ زیب سرورق عمدہ کتابت وطباعت اور دوسری خوبیوں سے مزین ہوکر شائع ہو چکے ہیں اپنے سیٹ مکمل کرنیکے آج ہی طلب فرمائیے

ملنے کا پتہ

نیا جاسوسی پنجہ پبلیکیشنز۔ ناظم آباد ۱ کراچی نمبر ۱۸



رات کے پُرہول سناٹے میں گہرے سیاہ رنگ کی رولس بڑی تیزی سے ساحلی علاقے کی طرف دوڑ رہی تھی! اسٹیرنگ پر نظر آنے والی عورت لیڈی نصرت کے سوا کوئی اور نہیں تھی! اس وقت بھی اس کے چہرے پر میکس فیکٹر کا دبیز میک اپ نظر آ رہا تھا۔ جسم پر ہلکے دھانی رنگ کی ساری تھی جس کا ریشمی پلو ڈھلک کر نیچے ہو چکا تھا! چست بلاؤز تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا! اوپری جسم ظاہر ہے کہ عریاں نظر آ رہا ہوگا!

برابر کی سیٹ پر بیٹھا ہوا ہوشنگ بڑی للچائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا!

ایک دو بار اس نے ہونٹوں پر زبان بھی پھیری پھر دل ہی دل میں سسکاری بھر کر رہ گیا!

اگر لیڈی نصرت کی جگہ اس وقت کوئی عورت ہوتی تو ہوشنگ کب کا اس پر یلغار کر چکا ہوتا!...... لیکن وہ اس کی مالکن تھی!...... لیڈی نصرت!...... جو اعلیٰ حکام کیلئے بہت عرصے سے ایک تر نوالہ بنی ہوئی تھی!...... پولیس اور سراغرسانی کے بہت سارے

عیاش طبع افسر بھی اس کے جسم سے منسوب تھے! اگر یہ بات نہ ہوتی تو لیڈی نصرت اب تک نہ جانے کب کی قانون کے شکنجے میں پھنس چکی ہوتی!

ہیلن بار اور شملا نائٹ کلب جیسے ادارے اسی کے دم خم اور اثر و رسوخ کی بنا پر چل رہے تھے! قانون کے محافظ خوب جانتے تھے کہ لیڈی نصرت کس قماش کی عورت ہے لیکن آج تک کسی ایک نے بھی اس کے اوپر ہاتھ ڈالنے کی کوشش نہیں کی تھی! انہیں اپنے کارناموں سے زیادہ اپنی ملازمتیں عزیز تھیں! یہی وجہ تھی جو ہیلن بار اور شملا نائٹ کلب سے کترا کر نکل جانے ہی میں اپنی عافیت سمجھتے تھے!

ہوشنگ لیڈی نصرت کا دست راست تھا!... غیر قانونی طور پر کئے جانے والے تمام کام اسی کی نگرانی میں ہوتے تھے!..... مگر لیڈی نصرت کے سامنے وہ بھی خائف نظر آتا تھا۔ ویسے یہ دیگر بات تھی کہ وہ اندر ہی اندر کئی بار لیڈی نصرت کے گداز جسم کو اپنے آہنی بازوؤں میں جکڑ کر جھنجھوڑ ڈالنے کے خواب دیکھ چکا تھا! عورت اس کی سب سے بڑی کمزوری تھی!

"ہوشنگ!..... اچانک لیڈی نصرت نے طویل خاموشی کے بعد اسے مخاطب کیا۔

"یس میڈم" ہوشنگ یکلخت سنبھل کر بیٹھ گیا۔ اس کی نگاہیں اب لیڈی نصرت کے جسم سے ہٹ کر چہرے پر مرکوز ہو گئیں۔

"کیا تم کو یقین ہے کہ اس بوڑھے نے غلط بیانی سے کام نہ لیا ہوگا۔"

"اس کی تصدیق بھی ہو جائے گی!" اگر اس کا بیان غلط ثابت ہوا تو میں اس کی ٹانگیں چیر کر پھینک دونگا۔"

"ایک بات ابھی تک میری الجھن کا باعث بنی ہوئی ہے!..... آخر اس نے وہ

کہانی صرف مجھی کو کیوں سنائی!...... وہ پولیس کو بھی حالات سے باخبر کر سکتا تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس میں اس کی لالچ کو بھی دخل ہو!.... ظاہر ہے کہ پولیس... کامیابی کی صورت میں اسے تعریفی جملوں کے سوا اور کچھ نہ دیتی! لیکن آپ سے اسے کسی بڑے انعام کی توقع ہو سکتی ہے۔

"ہم!...... میرا ذاتی خیال بھی یہی ہے"۔

تھوڑی دیر تک خاموش رہنے کے بعد وہ دوبارہ بولی۔

"بوڑھے کی لڑکی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے!

"وہ!...... وہ!......" ہوشنگ نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے جذباتی انداز میں کہا۔ "بڑی جاندار لڑکی ہے میڈم!...... میں نے پہلی بار جب اسے دیکھا تو ایسا ہی محسوس ہوا جیسے وہ لڑکی کسی ماہر سنگ تراش کی اعلیٰ صلاحیتوں کا ایک انمول شاہکار ہے"۔

"اور کچھ—"

"ہو سکتا ہے میرا اندازہ غلط ہو مگر وہ لڑکی مجھے کردار کے بارے میں بھی غلط ہی معلوم ہوتی ہے!...... اس کی نگاہوں میں صنف مخالف کے لئے ایک خاص کشش لوٹ رہی ہے!...... جنسی اعتبار سے بھی....."

"ہوشنگ—" لیڈی نصرت نے اس کے جملے کو درمیان سے اچکتے ہوئے سرد لہجے میں مخاطب کیا۔

"یس میڈم—"

"کیا اس وقت تم نشے میں ہو"

"نن! ..... نہیں" ہوشنگ جلدی سے بولا "قسم لے لیجئے جو صبح سے اب تک ایک بوند بھی حلق سے نیچے گئی ہو"!

"مجھ سے گفتگو کرتے وقت آئندہ اپنی حیثیت مت بھولنا۔" لیڈی نصرت سپاٹ لہجے میں بولی "میں تمہیں آخری بار وارننگ دے رہی ہوں"!

ہوشنگ نے جواب دینے کے بجائے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لئے!

"میں نے لڑکی کے بارے میں تمہاری رائے دوسرے نظریئے سے معلوم کی تھی"۔

"میں سمجھ نہیں سکا میڈم" ہوشنگ نے کہا لیکن اس بار اس کا انداز پالتو کتوں ہی جیسا تھا۔

"میرا اندازہ ہے کہ وہ اپنے بوڑھے باپ سے کچھ زیادہ ہی معلومات رکھتی ہے"!

"پھر! ـــ میرے لئے کیا حکم ہے"۔

"ابھی نہیں! ..... فی الحال میں صرف یہ دیکھنا چاہتی ہوں کہ بوڑھے کا بیان کس حد تک ٹھیک ہے"!

اس کے بعد ان کے درمیان کسی قسم کی کوئی بات نہیں ہوئی اور چند لمحات کے بعد سیاہ رنگ کی مرسڈیز مغربی گھاٹ کے ایسے حصے پر پہنچ کر رکی جہاں بیشمار بادبانی کشتیاں اور موٹر لانچیں ساحل سے بندھی ہوئی پانی کے بہاؤ کے ساتھ ساتھ ہچکولے کھا رہی تھیں!

لیڈی نصرت نے انجن بند کر کے گاڑی کے شیشے چڑھائے پھر نیچے اتر کر اسے لاک کیا! دوسرے ہی لمحے وہ ساحل کے قریب کھڑی ہوئی ایک موٹر لانچ میں داخل ہوئی جس پر "سی کوئین" کے حروف ابھرے نظر آ رہے تھے! ..... ہوشنگ نے لانچ کی موٹی رسی کھولی پھر خود بھی لانچ میں کود گیا۔!

رات کے گھپ اندھیرے میں پانی کا پر آشوب شور بڑا خوفناک لگ رہا تھا۔ لیڈی نصرت نے فیول ٹینک چیک کیا پھر لانچ کا انجن اسٹارٹ کر کے اسے دوسری کشتیوں اور موٹر لانچوں سے بچا کر کھلے سمندر میں لے آئی!..... رفتار بتدریج بڑھتی جا رہی تھی! ہوشنگ خاموشی سے کھڑا مشرق کی جانب دور دھندلکوں میں نظر آنے والی ان پہاڑیوں کو دیکھ رہا تھا جو اس وقت تاریکی میں آسیب زدہ لگ رہی تھیں!

موٹر لانچ کی رفتار کے ساتھ ساتھ پہاڑی حصے کا درمیانی فاصلہ بھی کم ہوتا جا رہا تھا!

"میڈم!..... کیا آپ کو امید ہے کہ وہ سنکی اور جھکی پروفیسر آپ کو اس اہم راز کی اصلیت سے آگاہ کر دے گا؟"

"میں پروفیسر سے ایک دو بار پہلے بھی مل چکی ہوں۔" لیڈی نصرت نے لانچ کو بائیں جانب کاٹتے ہوئے جواب دیا۔ "میرا خیال ہے کہ وہ مجھے بہ آسانی پہچان لے گا!"

"لیکن کیا آپ اس سے معلومات بھی حاصل کر سکیں گی؟"

"فکر مت کرو!..... میں پروفیسر ٹائپ کے لوگوں سے ڈیل کرنا جانتی ہوں!..... مجھے صرف ایک بات کی تشویش لاحق ہے۔"

"وہ کیا۔"

"ممکن ہے کہ خود پروفیسر بھی اس معاملے میں دلچسپی لے رہا ہو۔ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کرے۔"

"کیا ہم پروفیسر کو زبان کھولنے کے لئے مجبور نہیں کر سکتے۔" ہوشنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

"نہیں!..... یہ طریقہ نامناسب ہے!..... اگر ایک بار اس پر جھک

سوار ہو گئی تو وہ مرجائے گا لیکن زبان نہیں کھولے گا!

مایوسی کی صورت میں ہمیں کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔

"ٹھیک ہے!...... مگر! یہی کیا ضروری کہ پروفیسر بھی اس چیز کی گمشدگی سے واقف ہو"۔

"تم شاید بوڑھے کے بیان کے وقت اس کی لڑکی میں دلچسپی لے رہے ہو گے۔"

لیڈی نصرت نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔ اس نے خاص طور پر یہ بات کہی تھی کہ پروفیسر بھی گمشدگی کی اطلاع سے باخبر ہے!"...... تمہاری اطلاع کے لئے یہ بھی بتا دوں کہ پروفیسر آثار قدیمہ کے معاملے میں اتھارٹی سمجھا جاتا ہے۔"

ہوشنگ نے اس بار کوئی جواب نہیں دیا!

موٹر لانچ کی رفتار پہاڑیوں کے قریب پہونچکر کم کر دی گئی!...... لیڈی نصرت نے نیوی لائٹس کے علاوہ اب اس سرچ لائٹ کو بھی روشن کر دیا جو ونڈ گلاس کے اوپر فٹ تھی!...... تھوڑی دیر سرچ لائٹ کا روشن دائرہ پہاڑی سلسلوں پر رینگتا رہا پھر اس حصے پر پہونچکر رک گیا۔ جہاں سمندر کا پانی دو پہاڑی سلسلے کے درمیان سے ہوتا ہوا اندر تک چلا گیا تھا۔

سرچ لائٹ کے ہینڈل کو چھوڑ کر لیڈی نصرت نے دوبارہ لانچ کے اسٹیرنگ کو سنبھال لیا۔ دوسرے ہی لمحے "سی کوئن" پہاڑی کریک (CREEK) میں داخل ہو رہی تھی!

"پروفیسر کو اس ویران جزیرے میں اپنی لیباٹری قائم کرنے کی کیا سوجھی تھی" ہوشنگ نے پوچھا۔

"تم اسے بھی پروفیسر کی جھک ہی کہہ سکتے ہو"۔ لیڈی نصرت نے کہا پھر لانچ کو

بائیں جانب والے درے میں کاٹنے لگی!۔

پانچ منٹ بعد ہی اسلم نے اپنی لانچ کو عین اس جگہ روکا تھا جہاں ایک اور لانچ پہلے سے موجود تھی۔!..... مسٹر شنگ نے سی گوئن کو دوسری لانچ کے ساتھ باندھا پھر لیڈی نصرت کی پیروی میں دوسری لانچ سے ہوتا ہوا خشکی پر آگیا!

دوسرے ہی لمحے وہ لیڈی نصرت کے پیچھے پیچھے ان زینوں کو طے کر رہا تھا جو چٹان کو کاٹ کر بنائے گئے تھے اور اندھیرے میں بل کھاتے ہوئے، غالباً پروفیسر کی لیبارٹری تک چلے گئے تھے!



رات کے گھپ اندھیرے میں واٹر کول انجن کی موٹر سائیکل بڑی برق رفتاری کے ساتھ ہوجرس اسٹریٹ کی آٹھویں شاہراہ پر فراٹے بھر رہی تھی! سیٹ پر ایک میانہ قد اور کسرتی جسم کا نوجوان بیٹھا بڑی ہوشیاری سے گاڑی کی رفتار کو کنٹرول کر رہا تھا! جسم پر گہرے سیاہ کلیٹ کلر کا جیکٹ اور بھورے رنگ کی پتلون تھی!

بارھویں شاہراہ پر پہنچکر اس نے رفتار مدھم کی پھر موٹر سائیکل کو ایک پتلی گلی میں موڑ کر انجن بند کیا۔ گاڑی کو اسٹینڈ پر چڑھا کر وہ دوبارہ سڑک پر آیا اور اب وہ کسی بھیکے ہوئے

شرابی کی طرح لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا! دس منٹ تک وہ ایک ہی رفتار سے چلنے کے بعد ایک چار منزلہ عمارت کے سامنے رکا! جیب سے سگریٹ نکال کر جلایا پھر اس کے دو چار لمبے لمبے کش لیتا ہوا تیزی سے مڑا اور عمارت کے زینوں سے اوپر چڑھنے لگا! اب اس کے قدموں میں شرابیوں جیسی لڑکھڑاہٹ نہیں تھی! دبے قدموں وہ انتہائی تیزی سے زینے طے کرتا ہوا تیسری منزل پر آ کر گیارہ نمبر فلیٹ کے سامنے رکا جس پر کسی آدم اسمان کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی۔!

دروازے پر لگے ہوئے قفل کو دیکھ کر آنے والا چونکا لیکن دوسرے ہی لمحے اس نے جیب سے ریوالور نما ایک مختصر آلہ نکال کر اس کی نال کو چابی کے سوراخ سے لگایا۔ محض ایک لمحے کے لئے ہلکی سی گھڑگھڑاہٹ کی آواز ہوئی پھر تالا کھل گیا۔! آنے والے نے ریوالور نما آلہ جیب میں رکھ کر تالا علیحدہ کیا پھر بڑے اطمینان سے فلیٹ میں داخل ہو گیا! دروازے کو اندر سے بولٹ کر کے اس نے اندرونی کمروں کی بتیاں روشن کرنے میں بھی کسی قسم کی جھجک کا مظاہرہ نہیں کیا۔!

فلیٹ تین کمروں پر مشتمل تھا! دو کی سجاوٹ خواب گاہ جیسی تھی تیسرا ڈرائنگ روم تھا! آرائش کے تمام سامان قیمتی اور اعلیٰ اقسام کے تھے!

آنے والا جو صورت شکل کے اعتبار سے کسی بڑے خاندان کا شریف النسل لگ رہا تھا کچھ دیر تک کمروں کے ساز و سامان کو دیکھتا رہا پھر اس نے آہنی الماریوں۔ صندوقوں اور میز کی درازوں کی تلاشی لینی شروع کر دی!... اندازہ بتا رہا تھا کہ اسے کسی خاص شئے کی تلاش ہے!

پندرہ بیس منٹ کے اندر اندر تینوں کمرے الٹ پلٹ ہو گئے لیکن جیکٹ والا

اب بھی مطمئن نہیں ہوا۔ دیواروں پر لگے ہوئے فریم بھی اس کی متلاشی نگاہوں سے نہیں بچ سکے! اس کے بعد اس نے ہر اس جگہ کو ٹھوک بجا کر بھی دیکھ لیا جہاں تلاش کی جانے والی شئے کے ملنے کا امکان ہو سکتا تھا لیکن نتیجہ صفر ہی رہا۔!

اس کے چہرے پر اب تفکرات کے تاثرات نظر آ رہے تھے! ہونٹوں کو چبانے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کسی ذہنی الجھن میں مبتلا ہے! لیکن اس کی یہ محویت زیادہ دیر تک برقرار نہ رہ سکی! ڈرائنگ روم سے آنے والی فون کی گھنٹی کی آواز نے اسے اپنی طرف متوجہ کر لیا! ایک ثانیے کے لئے اس نے کچھ سوچا پھر تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا ڈرائنگ روم میں آ گیا۔ جیب سے رومال نکال کر اس نے ریسیور پر ڈالا پھر اسے ہاتھ میں پکڑ کر اس طرح اٹھا لیا کہ جسم کا کوئی حصہ اس سے مس نہیں ہو رہا تھا!

"ہیلو!" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ لہجہ ایسا ہی تھا جیسے وہ گہری نیند سے جاگا ہو

"کون بول رہا ہے؟" دوسری طرف سے سوال کیا گیا۔

"تمہیں کس سے بات کرنی ہے؟" جیکٹ والے نے قدرے جھلائی ہوئی آواز میں سوال کیا۔

"کیا تم آدم اسوان بول رہے ہو؟"

"ہاں!..... کون ہو تم؟"

"فی الحال تم مجھے اپنا دوست سمجھ سکتے ہو لیکن اگر تم نے میرے مشورے پر عمل نہ کیا تو میں تمہارا دشمن بھی بن سکتا ہوں؟"

"کیا مطلب؟" جیکٹ والے کے لہجے میں استفسار تحیر تھا۔

"مطلب صرف اتنا ہے کہ تم موجودہ معاملے میں اپنی زبان سختی سے بند رکھو گے!.....
اگر تم نے کسی پر گمشدہ چیز کا راز ظاہر کیا تو میں تمہیں بڑی بیدردی سے قتل کر ڈالونگا۔
"لل!..... لیکن! میں نہیں سمجھ سکا کہ تم کس راز کے بارے میں گفتگو کر رہے
ہو"۔

"معصوم بننے کی کوشش مت کرو خبیث بوڑھے! مجھے معلوم ہے کہ تم اس راز
سے واقف ہو جو گمشدہ چیز سے وابستہ ہے! اس معاملے میں اگر تم نے اپنی زبان کھولی
تو پولیس بھی دلچسپی لینے پر آمادہ ہو جائے گی۔ جسے میں پسند نہیں کرتا! اس لئے ایک بار
پھر وارننگ دے رہا ہوں کہ اپنی زبان پر قابو رکھنا ورنہ نتائج خطرناک ہی ہونگے"۔
"تت!..... تم کون ہو؟" جیکٹ والے نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔ اس کی آواز سے
خوف کا اظہار ہو رہا تھا۔
"تمہارے لئے صرف اتنا ہی جان لینا کافی ہے کہ میں افغانی کے لئے کام کر رہا ہوں!
کیا اب بھی کسی بات کی وضاحت باقی رہ جاتی ہے"۔
"افغانی" جیکٹ والا پرخیال انداز میں بولا "میں یہ نام آج پہلی بار سن
رہا ہوں"۔
"ہو سکتا ہے تم اسے موشے غفران کے نام سے جانتے ہو! بہرحال تم اپنی منحوس
زبان بند ہی رکھو گے۔ دوسری صورت میں ہم تمہاری خوبصورت لڑکی بینی کو....."
"نن!..... نہیں!..... نہیں" جیکٹ والا سہمے ہوئے لہجے میں تیزی
سے بولا "ہم! میں اپنی زبان بند رکھوں گا"۔
"گڈ!..... مجھے یقین تھا کہ بینی کا نام سن کر تم تمہارے کس بل ضرور ڈھیلے

پڑ جائیں گے "

جیکٹ والے نے اسبار کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کی نگاہیں کسی خاص مقصد کے تحت چمک رہی تھیں!

"ایک بات اور!... کیا تم بتا سکتے ہو کہ ہماری مطلوبہ شے کس کے قبضے میں ہو سکتی ہے؟"

"نہیں!" ـــ خدا کی قسم میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا!"

"افغانی نے بھی یہی کہا تھا کہ! مگر ٹھہرو ـــ!" یکلخت دوسری جانب سے بولنے والے نے سرد لہجے میں کہا" یہ بھی تو ممکن ہے کہ تم نے کسی تیسری شخصیت کو اس راز سے آگاہ کر دیا ہو اور اس نے موقع پا کر ہاتھ صاف کر دیا ہو۔"

"یہ بہتان ہے!... میں نے ایسا نہیں کیا! خدا کی قسم میرے فرشتوں کو بھی نہیں معلوم کہ وہ حرکت کس نے کی ہے۔"

"فکر مت کرو خبیث بوڑھے!... میں اس کا پتہ بھی چلا لوں گا! لیکن یہ سوچ لو کہ اگر تم نے کوئی بات چھپانے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا!"

"ہم!... میں اسکا وعدہ کر چکا ہوں" جیکٹ والے نے جلدی سے جواب دیا پھر دوسری طرف سے رابطہ چونکہ منقطع کیا جا چکا تھا اس لئے اس نے بھی رسیور رکھ دیا! رومال اٹھا کر جیب میں رکھا پھر آگے بڑھ کر بتیوں کو بند کرنے لگا اس کے بعد وہ غالباً وہاں سے نکل جانے کے ارادے ہی سے بیرونی دروازے تک قریب آیا تھا لیکن ٹھیک اسی وقت فون کی گھنٹی دوبارہ بجی!

جیکٹ والے نے کچھ سوچا پھر دوبارہ ڈرائنگ روم میں آگیا اسبار بھی رسیور اٹھتے ہی

وقت اس نے وہی پہلے والا عمل دہرایا تھا۔!"

"ہیلو۔!

"میں تم سے ایک اہم بات پوچھنی بھول گیا تھا" دوسری جانب سے وہی آواز سنائی دی جو ایک منٹ پہلے سنی جا چکی تھی۔ "تم نے لیڈی نصرت سے ملنے کی کوشش کیوں کی تھی؟"

"وہ!۔ وہ!..... دراصل میرا ایک ذاتی معاملہ تھا۔"

"بکواس نہیں!..... میں نے صرف وجہ پوچھی تھی۔"

"ب!..... بینی کے سلسلے میں" جیکٹ والے کے منہ سے سہمے ہوئے لہجے میں بے ربط جملے نکلے تھے۔

"کیا مطلب؟"

"یقین کرو میں غلط بیانی سے کام نہیں لے رہا ہوں!..... میں اس سے محض بینی کی ملازمت کے لئے ملا تھا۔"

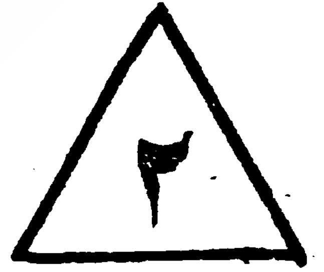
"چلو مان لیتا ہوں! لیکن اس کا مشورہ تمہیں کس نے دیا تھا"

"میرے پڑوسی نے! کیوں؟"

"ٹھیک ہے! میں اس کی تصدیق بھی کر لوں گا!..... ایک بار پھر کان کھول کر سن لو بڈھے خبیث! اگر تم نے کوئی ہوشیاری یا چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو شاید تمہیں بینی کی لاش کا پتہ بھی نہ مل سکے گا۔"

دوسری طرف سے ہلکی کلک کی آواز سن کر جیکٹ والے نے دوبارہ ریسیور رکھ دیا۔!اس کی آنکھوں میں پیدا ہونے والی تیک اسباب کی غمازی کر رہی

تھی کہ آدم اسوان کے فلیٹ کی تلاشی اسے زیادہ مہنگی نہیں پڑی! چند لمحات تک وہ اپنی جگہ کھڑا کچھ سوچتا رہا پھر تیزی سے فلیٹ کے باہر نکل کر زینوں سے نیچے اترنے لگا!



پروفیسر بختاور نے لیڈی نفرت کو دیکھ کر کچھ ایسے ہی انداز میں پلکیں جھپکائی تھیں جیسے اسے اپنی قوت بصیرت پر شبہ ہو رہا ہو۔! پھر اس نے اپنے ہاتھ کو سر پہ پھیرنا شروع کر دیا جو انڈے کے چھلکے ہی کی طرح صاف و شفاف تھا!

اس کے جسم پر اس وقت ہلکے مخمل کا ڈریسنگ گاؤن موجود تھا!..... چہرے پر الجھن اور سنجیدگی کے ملے جلے تاثرات نے اس کی شخصیت کو عجیب مضحکہ خیز بنا دیا تھا!.... لمبے چہرے اور کشادہ پیشانی پر اندر کو دھنسی ہوئی چھوٹی چھوٹی آنکھیں

مشینی انداز میں حرکت کر رہی تھیں! قویٰ خاصے مضبوط نظر آ رہے تھے! عمر کا اندازہ پچاس اور پچپن کے درمیان لگایا جا سکتا تھا!

چہرہ ڈاڑھی اور مونچھ سے بے نیاز تھا!

"تم نے غالباً مجھے پہچانا نہیں پروفیسر" لیڈی نصرت نے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔" پروفیسر کی بھنویں سکڑ کر پیشانی پر چڑھتی چلی گئیں "کیا تم میری یادداشت کا امتحان لینا چاہتی ہو۔"

"غلط سمجھ رہے ہو پروفیسر! میں دراصل....."

"تم لیڈی نصرت ہو" پروفیسر نے تیزی سے جواب دیا "کیوں؟ کیا یہ غلط ہے"

"اوہ! فائن!.... مجھے یقین تھا کہ تم شناخت کر لو گے۔"

"شناخت نہ کرنے کی صورت میں بھی میں تم سے یہی سوال کرتا کہ اتنی رات گئے تم نے مجھے ڈسٹرب کرنے کی کوشش کیوں کی" پروفیسر نے خشک لہجے میں کہا پھر لیڈی نصرت کو ناگوار انداز میں گھورنے لگا۔

"لیڈی نصرت کی آمد شاید اسے گراں گذر رہی تھی۔"

مجھے افسوس ہے پروفیسر کہ میری آمد سے تمہیں ڈسٹرب ہونا پڑا لیکن میں ایسا کرنے پر مجبور تھی!

"کیا کہنا چاہتی ہو۔"

"میں تم سے ایک خاص معاملے میں مشورہ لینے آئی ہوں۔"

"مشورہ" پروفیسر نے ناک چڑھاتے ہوئے تیزی سے کہا "کیا تم مجھے ـــ

"پلیز پروفیسر! مجھے امید ہے کہ تم مایوس نہیں کروگے" لیڈی نصرت نے شوخی سے کہا اس کے ساتھ ہی اس کی بائیں آنکھ تھوڑی سی جھپک گئی!

پروفیسر کا منہ بونگوں کی طرح کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"کیا یہیں دروازے پر کھڑے ہو کر باتیں کرنے کا ارادہ ہے" لیڈی نصرت کے پپوٹے دوبارہ پھڑپھڑا گئے

"آؤ!..... اندر آجاؤ" پروفیسر نے گڑبڑاتے ہوئے جواب دیا" لیکن میں تم کو زیادہ وقت نہیں دے سکونگا"

لیڈی نصرت کے اندر داخل ہوتے ہی آہنی پھاٹک دوبارہ بند ہو گیا!

ہوشنگ نے جو لیڈی نصرت کی ہدایت پر دور ہی رک گیا تھا ایک طویل سسکاری بھری پھر ہونٹ چباتا ہوا ایک چٹان کی ٹیک لے کر بیٹھ گیا!

پروفیسر بختاور لیڈی نصرت کی رہنمائی کرتا ہوا اسے ایک مختصر سے کمرے میں لے آیا جو سجاوٹ کے اعتبار سے ڈرائنگ روم ہی کہا جا سکتا تھا!

لیڈی نصرت نے تعریفی نگاہوں سے کمرے کا جائزہ لیا پھر ایک آرام کرسی پر بیٹھ گئی لیکن ایسا کرتے وقت اس نے بڑی خوبصورتی سے اپنی ساری کا پلو نیچے گرا دیا!

فلورسنٹ لائٹ میں مختصر اور چست بلاؤز سے جھلکتا ہوا نشیب و فراز پروفیسر بختاور کے لئے شاید دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہی ثابت ہوا تھا! اس کی نگاہیں اس طرح لیڈی نصرت کے عریاں جسم پر جم کر رہ گئیں جیسے کوئی ندیدہ بچہ مٹھائی کے تھال کو دیکھ کر اسے ہڑپ کر جانے کے لئے بے چین ہو!

"بیٹھ جاؤ پروفیسر" لیڈی نصرت نے مترنم لہجے میں کہا" میں تمہارا

زیادہ وقت برباد نہیں کرونگی "۔

"آں! ...... ہاں!" پروفیسر چونکا پھر یکلخت اس کے چہرے پر بیزاری کے تاثرات ابھر آئے " تمہیں جو کچھ کہنا ہے جلدی کہہ ڈالو۔! بی کو ٹک! ..... میں وقت برباد کرنے کا عادی نہیں ہوں "

لیڈی نصرت چند لمحات تک اس کے چہرے پر بدلتے ہوئے تاثرات کا جائزہ لیتی رہی پھر ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی۔

" میں موشے عفران کے بارے میں گفتگو کرنا چاہتی ہوں "

"کیا مطلب" ۔ پروفیسر جھلا گیا " تم کیا مجھے بیوقوف بنانا چاہتی ہو۔! میں اس یہودی کے باپ کا ملازم نہیں ہوں جو اپنا قیمتی وقت برباد کروں "۔

" اس یہودی نے میری تضحیک کی ہے پروفیسر" لیڈی نصرت نے اس بار حقارت بھرے انداز میں کہا " میں اسے بھرے مجمع میں بھی شوٹ کرنے سے دریغ نہ کرتی لیکن میں نے ایسا نہیں کیا! ..... جانتے ہو کیوں؟ ..... اس یہودی کے پٹھے کے ایک ساتھی نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ میں اسے گولی مارنے سے پہلے تم سے مل لوں "

"کیوں؟"

" موشے عفران نے اس بات کا دعویٰ کیا تھا کہ وہ آثار قدیمہ اور خصوصاً مصر کی ہزارہ سال پرانی تہذیب سے واقفیت کے سلسلے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا! ..... میری زبان پر اتفاق سے تمہارا نام آگیا اور پھر بات بڑھتی چلی گئی! ..... اس نے کہا تھا کہ تم نے پہاڑیوں پر لیباٹری کی آڑ لیکر عیاشی کا اڈہ بنا رکھا ہے! ..... آثار قدیمہ سے متعلق معلومات کے بارے میں بھی اس نے تمہیں بوڑھے کچھوے کے

نام سے یاد کیا"

"اور تم اسی بات پر اس حرامزادے کو گولی مار دینا چاہتی ہو"

"ہاں۔؟"

"مگر تمکو میرے معاملات سے دلچسپی لینے کی کیا ضرورت ہے" پروفیسر نے جھلاتے ہوئے سوال کیا۔ اس کا چہرہ اس وقت غصہ کی شدت سے بری طرح تمتما رہا تھا! آنکھیں بڑی تیزی سے حلقوں کے درمیان متحرک تھیں!

"مجھے تم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ پروفیسر لیکن اس نے مجھے تمہاری داشتہ کہا تھا" لیڈی نصرت نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا پھر پروفیسر کے قریب پہونچکر بولی "کیا اس حرامزادے نے غلط بیانی نہیں کی ہے"

"ہ! ..... بالکل! ..... بالکل" پروفیسر گڑبڑا کر بولا "بکتا ہے مردود ..... احمق"

"میرا بھی یہی خیال ہے پروفیسر لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اب میں یہ بھی سمجھنے پر مجبور ہو گئی ہوں کہ تم عظیم ہونے کے باوجود موشے عفران سے کسی وجہ سے خائف ہو! لیڈی نصرت نے اسپار چبھتے ہوئے انداز میں کہا پھر پروفیسر کے چہرے پر اپنے جملے کا ردعمل دیکھنے لگی! — اسے مایوسی نہیں ہوئی۔ پروفیسر کسی بم ہی کی طرح پھٹ پڑا۔

"کیا کہا تم نے! ..... میں اور اس دو کوڑی کے یہودی سے خوف زدہ ہو جاؤنگا! میرے انگلی کے ایک اشارے پر وہ الو کا پٹھا سڑکوں پر بھیک مانگتا نظر آئیگا۔ میں اسے۔

"پلیز پروفیسر" لیڈی نصرت نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر آہستہ سے دباتے ہوئے کہا "تم چیخ چلا کر اپنی انرجی مت ویسٹ کرو!

تمہاری صحت پر اس کا برا اثر پڑیگا!.... مہوشے عفران کے لیے میں تنہا بھی بہت کافی ہوں "

"نہیں! — اب میں براہ راست اس کو دیکھونگا" پروفیسر بدستور منہ سے جھاگ اڑاتا ہوا بولا "میرا مذاق اڑاکر اس نے اپنی موت ہی کو آواز دی ہے"

"میرے ساتھ آؤ پروفیسر! پلیز!.... تمہیں سکون کی ضرورت ہے!...." لیڈی نصرت نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے کہا اور پروفیسر کسی روٹھے ہوئے بچے کی طرح منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا ہوا اس کے ساتھ کھنچتا چلا گیا۔! پھر لیڈی نصرت کے اصرار پر ہی وہ آرام کرسی پر بیٹھنے پر آمادہ ہوا تھا!

چہرے پر بدستور طوفانی کیفیت ہی طاری تھی!

بھول جاؤ پروفیسر ان باتوں کو" لیڈی نصرت نے دوسری کرسی گھسیٹ کر اس کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا "تم اپنے ذہن پر بوجھ نہ دو! میں مہوشے عفران کو اس بیہودگی کی سزا دینے کیلئے کافی ہوں"

پروفیسر نے خالی خالی نگاہوں سے لیڈی نصرت کو دیکھا پھر کسی خیال کے تحت ہونٹ چبانے لگا۔!

"آجکل وہ ویسے بھی بوکھلایا ہوا ہے!.... میں اگر پولیس کو اس کی بوکھلاہٹ کے راز سے آگاہ کر دوں تو وہ یقیناً خودکشی کرنے پر آمادہ ہو جائیگا"

"میں سمجھا نہیں" پروفیسر نے وضاحت طلب نگاہوں سے پوچھا "تم اس کے کس راز کی طرف اشارہ کر رہی ہو!"

"ہو سکتا ہے کہ تم اس راز کی اہمیت سے واقف نہ ہو" لیڈی نصرت نے

بڑی خوبصورت اداکاری کرتے ہوئے کہا۔" دراصل موشے عفران کے پاس مصر کے قدیم زمانے کی ایک نایاب شطرنج تھی جس کا وزیر گم ہو گیا اور ...."

"شطرنج کا وزیر گم ہو گیا ہے ....؟" پروفیسر حیرت سے اچھل پڑا۔ دوسرے ہی لمحے وہ اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔ چہرے پر جھلاہٹ کے بجائے اب مسرت کے بادل منڈلا رہے تھے ....! چند لمحات تک وہ کمرے میں چہل قدمی کرتا رہا پھر یکلخت اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات پھیل کر گہرے ہوتے چلے گئے۔ وہ تیزی سے لیڈی نصرت کی طرف پلٹا۔

"تمہیں اس گمشدہ وزیر کے بارے میں کیا معلوم ہے؟"

"اوہ! .... آئی۔ سی!" لیڈی نصرت متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکاتی ہوئی بولی۔" گویا تم بھی اس راز سے واقف ہو۔"

"میرے سوال کا جواب دو ....! تم وزیر کے راز سے کس طرح واقف ہو گئیں؟"

پروفیسر بدستور سنجیدہ تھا۔"

"پھر کبھی تفصیل سے بتاؤں گی! ...... ویسے کیا یہ حقیقت ہے کہ اس وزیر کی قیمت لاکھوں میں بھی لگائی جا سکتی ہے؟"

"لاکھوں ....؟" پروفیسر نے لیڈی نصرت کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔" اس کے مطلب یہ ہیں کہ تم اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتیں! ..... تمہاری معلومات بالکل ناقص ہیں! ..... لیکن ٹھہرو! ..... تمہیں کس طرح معلوم ہوا کہ وہ وزیر گم ہو گیا ہے؟"

"کیوں! ....؟" کیا تمہارے علاوہ اس کی اہمیت سے کوئی دوسرا شخص واقف نہیں ہو سکتا؟" لیڈی نصرت نے بات ٹالتے ہوئے معنی خیز لہجے میں پوچھا!

"دوسرا شخص!..... دوسرا شخص کون ہو سکتا ہے" پروفیسر پر خیال انداز میں سوچنے لگا۔ اس کا ہاتھ ایکبار پھر صاف شفاف کھوپڑی پر رینگنے لگا" میرا خیال ہے کہ ایک شخص اور بھی ہے جو اس راز سے واقف ہے!..... اس کا نام کیا تھا؟..... ہاں!.. یاد آگیا!..... آدم اسوان"

پروفیسر نے دوبارہ لیڈی نصرت کو گھور کر دیکھا۔

"کیا تم آدم اسوان سے ملی تھیں"

"ہاں!"

"اوہ!۔ اوہ!..... یہ بہت برا ہوا" پروفیسر تشویشناک لہجے میں بولا" اگر ہوشے عفران کو اس کا علم ہو گیا تو اسوان کے ساتھ ساتھ تم بھی ختم کر دی جاؤ گی!.. وہ اس وزیر کے لئے پوری دنیا کی آبادی کو بھی نیست و نابود کر گزریگا!..... میں جانتا ہوں کہ گمشدہ وزیر کی اصل قیمت کیا ہے!..... ہوشے عفران اسے دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دیگا"

"پروفیسر" لیڈی نصرت نے اسبات کو گہری سنجیدگی سے کہا" اگر تم میرا ساتھ دو تو میں اس گمشدہ وزیر کو حاصل کر سکتی ہوں! کام میرے آدمی کرینگے لیکن نفع آدھا آدھا ہوگا!۔ بولو!..... منظور ہے"

"لالچی" پروفیسر نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا" تم غالباً اسی ناپاک ارادے سے یہاں آئی تھیں!..... نکل جاؤ!.....

پروفیسر بختاور کو تم جیسی عورتیں کبھی نہیں خرید سکتیں۔ اگٹ آؤٹ"

"کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے" لیڈی نصرت نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں

سوال کیا۔

"میں کہتا ہوں ایکدم چلی جاؤ یہاں سے ورنہ اچھا نہیں ہوگا"

"آل رائٹ!..... میں جا رہی ہوں لیکن تمہیں ایک روز اپنے موجودہ فیصلہ پر پچھتانا پڑے گا"

"دیاٹ!..... یو سوائن!..... گٹ آؤٹ" پروفیسر حلق کے بل چلایا۔

لیڈی نصرت نے آخری بار اسے بھرپور نگاہوں سے دیکھا پھر کمرے سے باہر آگئی!



نصرت منزل کے ڈرائنگ روم کی سجاوٹ اس وقت دودھیا رنگ کی ملگجی روشنی میں دب کر رہ گئی! دیوار گیر کلاک نے ابھی ابھی صبح کے تین کے عمل کا اعلان کیا تھا۔ اس کے گمرے میں دوبارہ خاموشی طاری ہو گئی!

درمیانی صوفے پر بیٹھا ہوا بڈھا جو صورت شکل کے اعتبار سے مصری نژاد لگ رہا تھا کسی گہری سوچ میں غرق تھا! گھڑی کی آواز سن کر وہ چونکا پھر سامنے والے صوفے پر بیٹھی ہوئی حسین و جمیل لڑکی کو دیکھنے لگا جو بڑی دیر سے غنودگی کے عالم میں جھکولے کھا رہی تھی!..... اس کی آنکھیں جاگتے رہنے سے خمار آلود ہو گئیں تھیں!

گھڑی کی آواز پر اس کا ڈھلکتا ہوا سر بھی یکلخت سیدھا ہوگیا!..... اس نے سر جھٹک کر گھڑی کو دیکھا پھر بوڑھے کی جانب پلٹی! نگاہوں کے تصادم کے ساتھ ہی لڑکی کے چہرے پر بیزاری اور جھلاہٹ کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے!..... دوسرے ہی لمحے وہ اس انداز میں ہونٹ چبانے لگی جیسے بڑی مشکل سے اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہی ہو!

لیڈی نصرت غالباً ابھی تک واپس نہیں لوٹی" بوڑھے نے جو عمر کے اعتبار سے ساٹھ کے پیٹے میں تھا تجسس آمیز لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی" لڑکی جو بینی اسوان کے سوا کوئی اور نہیں تھی سنجیدگی سے بولی "لیڈی نصرت کو حالات سے آگاہ کر کے آپ نے اچھا نہیں کیا"

"کیا مطلب!..... تمہارے خیال میں کیا مجھے پولیس سے مدد طلب کرنی چاہیے تھی"

"لیڈی نصرت ہی کیا کریگی"

"تم نہیں جانتیں!....." بوڑھے نے جو آدم اسوان تھا جھلائے ہوئے لہجے میں کہا پھر تیزی سے اٹھا اور کمر پر ہاتھ باندھ کر ٹہلنے لگا!

"لیڈی نصرت کی اعانت سے اگر ہم کامیاب ہوگئے تو فائدہ ہی فائدہ ہے!..... دوسرے ذرائع استعمال کرنے سے ہمیں پھوٹی کوڑی کا فائدہ بھی نہیں ہوگا۔

"اپنا اپنا خیال ہے" بینی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"بینی!" بوڑھا یکلخت الجھے ہوئے انداز میں بولا "تم آخر چاہتی کیا ہو؟"

"صرف یہ کہ آپ دوسروں پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیں"

"کیا مطلب؟"

"آپ اگر چاہتے تو لیڈی نصرت کو درمیان میں لائے بغیر بھی گمشدہ مہرے کی تلاش کر سکتے تھے۔"

"میں ایسا نہیں کر سکتا تھا بیٹی۔" آدم اسوان نے اپنے نچلے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔ "موشے عفران کو اگر اس بات کا علم ہو گیا کہ میں گمشدہ مہرے میں دلچسپی لے رہا ہوں تو وہ میرا جانی دشمن ہو جائیگا۔"

"پھر ا— کیا آپ کو یقین ہے کہ لیڈی نصرت بھی آپ کی اسی کمزوری سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کریگی۔" بیٹی نے خشمگیں نظروں سے اپنے بوڑھے باپ کو گھورا۔

"اسے ہمارے نجی معاملات کا علم نہیں ہے"

"نہ ہو گا! مگر پروفیسر بختاور اسے اصل راز بتانے پر آمادہ ہو گیا تو آپ کی پوزیشن بھی محفوظ نہیں رہیگی۔"

"ہاں!..... یہ ہو سکتا ہے کہ پروفیسر اسے میرے اور موشے عفران کے تعلقات کے بارے میں سب کچھ بتا دے۔"

"دوسری صورت میں بھی جب تک گمشدہ مہرے کا راز لیڈی نصرت کو معلوم نہیں ہو جاتا وہ ہمیں نصرت منزل کی چہار دیواری سے باہر جانے کی اجازت کبھی نہ دے گی۔"

"کیا —" بوڑھا اس ریمارک پر چونک اٹھا۔ "تمہیں اس بات کا خطرہ کیونکر لاحق ہو رہا ہے؟"

"اس لئے کہ لیڈی نصرت جاتے وقت اپنے ملازم سے ہمارا خاص خیال رکھنے کی ہدایت کر گئی ہے!..... مجھے اسی وقت شبہ ہوا تھا لیکن موقع کی نزاکت

کو بھانپتے ہوئے بینی نے خاموش رہنے میں ہی عافیت سمجھی تھی!..... ہوسکتا ہے وہ محض میرا وہم رہا ہو لیکن بہرحال ہم خود اپنے ہاتھوں سے اپنے آپکو خطرات میں گھیر چکے ہیں!

"ہم!..... مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے" آدم اسوان نے تیزی سے کہا "حالات خواہ کچھ بھی ہوں لیکن میں ہر قیمت پر موشے عفران کو اس کی دغابازی کا مزا ضرور چکھاؤں گا۔"

بینی نے اس بار کوئی جواب نہیں دیا! اس نے سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لیے پھر کسی سوچ میں غرق ہو گئی۔ آدم اسوان دوبارہ ٹہلنے لگا! اس کے چہرے پر تفکرات کے گہرے بادل منڈلا رہے تھے۔!

"بینی" ٹہلتے ٹہلتے وہ اچانک رک کر لڑکی کی طرف پلٹا تھا "مجھے ایک شخص پر شبہ ہو رہا ہے!..... ہوسکتا ہے اسی نے موشے عفران کی تباہی کا منصوبہ بنایا ہو"

"کون" بینی نے مختصراً پوچھا۔

"ابھی نہیں!..... دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں اور پھر ہو سکتا ہے کہ تمہارا خدشہ ٹھیک ہی ثابت ہوا..... پہلے ہمیں یہاں سے نکلنے کی فکر کرنی چاہیئے بعد میں میں تمہیں اس فرد کے نام سے بھی آگاہ کر دوں گا۔"

"کیا آپکو اب بھی امید ہے کہ ہم یہاں سے آسانی کے ساتھ نکل جائیں گے"

"کوشش کر دیکھنے میں کیا حرج ہے" آدم اسوان نے پرامید لہجے میں کہا لیکن پھر دوسرے ہی لمحے وہ اس طرح اچھلا تھا جیسے اس کا ہاتھ بجلی کے ننگے تاروں سے مس ہو گیا ہو"!

بینی نے بھی چونک کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں ایک قد آور غیر ملکی کھڑا بوڑھے کو حقارت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔! اس کے تیور خراب ہی تھے! صورت شکل کے اعتبار سے بھی وہ بینی کو اچھے کردار کا مالک نظر نہیں آیا!

"تت!۔۔۔ تم کون ہو" آدم اسوان نے اپنی آنکھیں جلدی جلدی مچ مچاتے ہوئے پوچھا۔

"تمہاری موت" غیر ملکی درندوں جیسی آواز میں غرایا "مجھے یقین تھا کہ فون پر تم نہیں تھے! اسی بات کی تصدیق کے لئے مجھے یہاں تک آنا پڑا ہے"

"فون پر۔۔۔! میں سمجھا نہیں"

"آدم اسوان!۔۔۔ اداکاری کی کوشش مت کرو ورنہ میں بہت بری طرح پیش آؤں گا" غیر ملکی کا لہجہ کرخت تھا۔ پھر وہ معنی خیز لہجے میں بولا "کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ لیڈی نصرت کی رہائش گاہ پر تم کس وقت سے موجود ہو"

"آ۔۔۔۔ آٹھ۔۔۔۔ ٹھ۔۔۔۔ بجے سے!۔۔۔ کیوں" بوڑھا بری طرح نروس نظر آرہا تھا"

"ہم!۔۔۔۔ فلیٹ پر تمہاری غیر موجودگی میں کون تھا"

"کک!۔۔۔ کوئی بھی نہیں!۔۔۔۔ یقین کرو!۔۔۔۔ میں فلیٹ کو مقفل کر کے یہاں آیا تھا! لل۔۔۔۔ لیکن"

"لیکن ابھی کچھ دیر پہلے کوئی نہ کوئی وہاں موجود ضرور تھا" غیر ملکی نے اس کا جملہ مکمل کرتے ہوئے تیزی سے کہا "فون پر میری اور اس کی گفتگو بھی ہوئی تھی"

"نن!۔۔۔۔ نہیں!" آدم اسوان کی نگاہیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"خبیث کتے! ..... " غیر ملکی سرد آواز میں بولا "میں تیری ناپاک خواہشات کے ساتھ ساتھ تجھے بھی جہنم رسید کر دوں گا! مجھے بتاؤ حرامزادے کہ تم نے گمشدہ ہیرے کے بارے میں کن افراد کو مطلع کیا ہے"

"مم! ..... میں نے! ..... نہیں! ..... میں نے کسی کو بھی .....!"

"بکواس مت کرو" لالچی بوڑھے! میں تمہیں صرف ایک منٹ کی مہلت دے رہا ہوں اس کے بعد میں تیری ہڈیوں تک کا سرمہ بنا ڈالوں گا"

"تت ..... تم غلط سمجھ رہے ہو! ..... " میں کسی گمشدہ ہیرے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا" بوڑھے نے اپنی سانس پر قابو پاتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا چہرہ کسی خوف کے پیش نظر زرد پڑ چکا تھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم اس طرح اپنی زبان نہیں کھولو گے" غیر ملکی کے چہرے پر کرختگی کے اثرات بھیانک شکل اختیار کر گئے پھر یکلخت وہ کسی خیال کے تحت بولا "لیڈی نصرت اس وقت کہاں ہے"

"مجھے معلوم نہیں" آدم اسوان نے اپنی ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی خوفزدہ نگاہیں بدستور غیر ملکی کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

"اسوان! ..... اگر میں تمہاری نگاہوں کے سامنے بیٹی کو ننگا کر کے بے عزت کر دوں تو کیسی رہے گی"

"مم! ..... مم! ..... میں تیرا خون پی جاؤں گا۔ ! سور کے بچے! ..... ذلیل" آدم اسوان یکلخت اپنے جسم کو اکڑاتا ہوا بولا پھر وہ کسی بھوکے بھیڑیے ہی کی مانند، غیر ملکی پر جھپٹا تھا لیکن دوسرے ہی سکنڈ اس کی پیشانی

سے خون کا فوارہ ابل پڑا ۔ غیر ملکی نے اتنی پھرتی کے ساتھ جیب سے خاموش ریوالور نکال کر گولی چلائی تھی کہ بینی ہکا بکا رہ گئی ۔ دوسرے ہی لمحے وہ لرزتی ہوئی مشینی انداز میں اٹھ کھڑی ہوئی

آدم اسوان نے دو تین بار آگے پیچھے جھکولے کھائے پھر فرش پر اوندھا گیا !

"بینی ! اب تمہاری باری ہے " غیر ملکی نے لڑکی سے مخاطب ہو کر سپاٹ لہجے میں کہا " زندگی درکار ہے تو تمہیں بتانا ہو گا کہ لیڈی نصرت اور تمہارے باپ کے درمیان کیا گفتگو ہوئی تھی "

"مجھے نہیں معلوم ! ۔ میں اس وقت دوسرے کمرے میں تھی " بینی نے ٹھوس سنجیدگی سے جواب دیا ۔ اس کا چہرہ کسی اندرونی جذبات کی ترجمانی سے یکسر عاری تھا ۔

"کیا تمہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ لیڈی نصرت اس وقت کہاں گئی ہے "

"نہیں ! ۔ ویسے اگر معلوم ہوتا تو بھی نہ بتاتی "

" اوہ !۔" تم بھی شاید اپنی زندگی سے عاجز آ گئی ہو " غیر ملکی زہر خندہ سے بولا پھر ریوالور والا ہاتھ بلند ہوتا چلا گیا مگر قبل اس کے کہ وہ اپنے ارادے کی تکمیل کر پاتا بینی نے اسے ہاتھ جھٹک کر اچھلتے دیکھا تھا ۔ ریوالور چھوٹ کر دور جا گرا تھا !

"خبردار ۔ ! اگر بھاگنے کی کوشش کی تو بے دریغ کھوپڑی اڑا دوں گا " کمرے میں ایک تیسری آواز ابھری ۔

بینی نے پلٹ کر دیکھا ! مشرقی کھڑکی سے کود کر اندر آنے والا درمیانہ قد اور گٹھے ہوئے جسم کا مالک تھا ! اس کے جسم پر گہرے چاکلیٹی رنگ کی جیکٹ اور بھورے رنگ کی چست پتلون تھی ! پاؤں میں ربر سول کے جوتے تھے ! چہرہ سیاہ نقاب میں چھپا ہوا تھا ! بینی نے اس کی آواز ہی سے اندازہ لگا لیا کہ وہ بڑے کھوکھلے دل

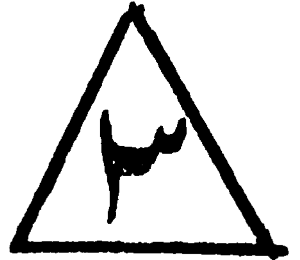
گردے کا مالک ہے!

نقاب پوش کھڑکی سے کود کر فرش پر آیا پھر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا!......

غیر ملکی اسے بڑی کینہ توز نگاہوں سے دیکھ رہا تھا!

دونوں کا درمیانی فاصلہ ہر لمحہ مختصر ہوتا گیا پھر اچانک بینی نے غیر ملکی کو حیرت انگیز پھرتی سے زمین پر گر کر اچھلتے دیکھا! دوسرے ہی لمحے وہ ڈرائنگ روم سے باہر تھا! یہ سب کچھ اتنی جلدی ہوا کہ نقاب پوش بھی ششدر رہ گیا لیکن دوسرے ہی لمحے وہ بھی بیرونی دروازے کی طرف بجلی کی سی تیزی کے ساتھ لپکا تھا-!

بینی جھرجھری لیکر رہ گئی! باپ کی اچانک موت اور پھر اس کے بعد ہونے والے ہنگامے نے اسے نفسیاتی طور پر بالکل ٹھس بنا دیا تھا!



کیپٹن وحید اس تصویر کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا جو اس کے سامنے میز پر پڑی ہوئی تھی! تقریباً پندرہ منٹ تک وہ اسے مختلف زاویوں سے دیکھ چکا تھا! صورت شکل کے اعتبار سے وہ کوئی غیر ملکی باشندہ لگ رہا تھا! قوی مضبوط تھے!..... لمبا چہرہ۔ کشادہ پیشانی۔ خم کھائی ہوئی ناک اور بائیں کنپٹی پر زخم کا ایک ہلکا سا نشان اب تک کیپٹن وحید انہیں ہی نوٹ کر سکا تھا!..... ویسے ایک بات اس نے تصویر پر سرسری نظر ڈالتے وقت ہی محسوس کر لی تھی کہ وہ کسی اچھے کردار کا مالک نہیں ہو سکتا ...! کھنچے ہوئے ہونٹوں کا انداز لوفرانہ ہی تھا!

وہ تصویر کس کی تھی؟..... اس کا علم اس کے فرشتوں کو بھی ابھی تک نہیں ہو سکا تھا!..... لیکن اس کے باوجود کیپٹن وحید کی کھوپڑی بڑی برق رفتاری سے اس تصویر میں نظر آنے والے چہرے کو اپنے ذہن کے پردوں پر محفوظ کر رہی تھی۔! تصویر میں صرف غیر ملکی کا چہرہ اور اس کا بدن نظر آ رہا تھا۔ پس منظر کو کسی مقصد کے تحت کیمیکل لگا کر اڑا دیا گیا تھا۔!

بہرحال وہ تصویر وحید کیلئے بہت اہم تھی!...... اہم اس لئے تھی کہ وہ اسے آج صبح ہی وزیر داخلہ کے ذریعہ ملی تھی! ــ صرف تصویر ہی نہیں بلکہ بی۔ فور کا مخصوص ٹرانسمیٹر بھی۔ اور اس کے مطلب یہی تھے کہ میجر رضوان نے ایک بار پھر اسے بحیثیت ماتحت کے انتخاب کر لیا ہے!

تصویر چونکہ بی۔ فور کے ٹرانسمیٹر کے ساتھ ملی تھی۔ اس لئے یقیناً وہ بھی اہم ہی رہی ہوگی!

کیپٹن وحید مزید ایک گھنٹے تک تصویر کو تھوڑے تھوڑے وقفے سے ٹہل ٹہل کر دیکھتا رہا۔! وزارت داخلہ کے آفس سے وہ سیدھا اپنی رہائش گاہ پر ہی آیا تھا اسے ہدایت بھی یہی ملی تھی کہ جبتک میجر رضوان کی جانب سے کوئی ہدایت نہ ملے وہ گھر ہی تک محدود رہے!...... اس بار یہ ہدایت اس کے لئے نئی تھی لیکن انتظار تو اسے بہرحال کرنا ہی تھا!

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے مسلسل اور بوجھل انتظار کے بعد ہی بی فور پر دوسری جانب سے سگنل موصول ہوئے! وحید نے تکونے پیپر ویٹ نما بی فور کو جیب سے نکال کر منہ کے قریب کر لیا!

"ہیلو! ــ ہیلو! کیپٹن وحید! ــ کیا تم میری آواز سن رہے ہو" ٹرانسمیٹر پر میجر رضوان کی جانی پہچانی آواز ابھری۔

"یس سر۔ گڈ مارننگ"

"مارننگ! ــ میرا خیال ہے کہ ابتک تم اس تصویر کا بغور جائزہ لے چکے ہوگے"

"جی ہاں!" وحید نے جلدی سے کہا۔ "گزشتہ ڈیڑھ گھنٹوں سے میں اسی کا

مطالعہ کر رہا تھا۔

"گڈ!...... کیا اب تم اگر اس آدمی کو کہیں دیکھو تو شناخت کر لو گے؟"

"سو فیصدی جناب!...... بشرطیکہ وہ میک اپ میں نہ ہو!"

"ہم!۔ تصویر کے بارے میں تم نے کوئی سوال نہیں کیا!"

"میں نے اس کی ضرورت محسوس نہیں کی!.... ظاہر ہے کہ مجھے صرف اس غیر ملکی کے چہرے کو ذہن نشین کرنا تھا!..... اس کے علاوہ دیگر کوائف سے مطلع کرنا آپ کی مرضی پر منحصر ہے"

"ہاں!۔ ٹھیک سمجھے ہو!۔ ویسے تمہاری اطلاع کے لئے یہ بتا دوں کہ ابھی تک مجھے بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم!.... لیکن تمہیں اس آدمی کو تلاش کر کے اس کی نگرانی کرنی ہو گی"

"میں سمجھ رہا ہوں جناب!مگر کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ مجھے اپنے اصلی حلیئے میں نظر آ جائیگا!"

"مشکل ہے!۔ بہرحال تمہیں ہر ایسے غیر ملکی کی نگرانی کرنی ہو گی جس پر تمہیں تصویر والے چہرے کا شبہ ہو"

"بہتر ہے" وحید نے بدستور سنجیدگی سے جواب دیا۔ ویسے اب یہ دیگر بات تھی کہ میجر رضوان کی ہدایت نے اسے اندر ہی اندر کھولنے پر مجبور کر دیا ہو!

"اس کے علاوہ تمہیں ایک اور اہم شخصیت پر بھی نظر رکھنی ہو گی" میجر رضوان کی بھرائی ہوئی آواز ابھری "موسیٰ عفران!...؟ پتہ نوٹ کر لو!...... نائنٹی سکس بر کلے اسٹریٹ! تمہیں دور دور رہکر اس کی نگرانی اسطرح کرنی ہو گی کہ اسے شبہ

کا احساس بھی نہ ہو سکے! ...... دوسری صورت میں کھیل بگڑ جائیگا۔"

"ایسا ہی ہوگا! مگر ایک منٹ جناب!" وحید نے کچھ سوچتے ہوئے تیزی سے پوچھا "کیا موشے عفران اور تصویر والے کا آپس میں کوئی تعلق بھی ہے۔"

"ہاں! ..... ایسا ہو سکتا ہے" جواب غیر یقینی تھا "موشے عفران کے بارے میں تمہیں اتنا بتا دینا کافی سمجھتا ہوں کہ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے!..... نسلاً اور خصلتاً یہودی ہے! اس شہر میں آئے اسے بمشکل دو ماہ ہوئے ہیں!...... اس کا ایک جوان لڑکا بھی اس کے ساتھ رہتا ہے! عورت کے نام کی کوئی چیز تمہیں اسکی رہائش گاہ پر نہیں مل سکتی! ملازموں کی تعداد چار یا پانچ افراد پر مشتمل ہے اور وہ سارے کے سارے یہودی ہی ہیں۔"

وحید خاموشی سنتا رہا۔

"کیا میں کیس کی نوعیت کے بارے میں بھی دریافت کر سکتا ہوں۔" اس نے دوسری طرف سے بات ختم ہونے کے بعد پوچھا۔

"نہیں ۔! مجھے افسوس ہے کہ میں اس سلسلے میں تمہیں کچھ نہ بتا سکونگا۔ مجھے موشے عفران کی صرف دور رہ کر نگرانی ہی کرنی ہوگی یا ضرورت کے پیش نظر میں ذاتی طور پر بھی کوئی اقدام کر سکتا۔" وحید نے گفتگو کا رخ بدلتے ہوئے پوچھا۔

"تم صرف نگرانی کروگے اور کچھ نہیں! ..... ایک بار پھر بتا دوں کہ موشے عفران بلا کا عیار اور خطرناک آدمی ہے۔ اس سے ہوشیار ہی رہنا! دوسری صورت میں نتائج تمہارے حق میں خطرناک بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔"

"آپ مطمئن رہیں جناب! میں آپ کی ہدایت کا پورا پورا خیال رکھونگا۔"

"لیڈی نصرت سے تمہارے تعلقات اب کیسے ہیں؟"

"جی ـــــ؟" وحید لیڈی نصرت کے نام پر بری طرح سٹپٹا گیا۔ "مم۔ با۔ میں سمجھ نہیں سکا جناب" اس نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر تم اس سے ملو تو وہ تم کو ہاتھوں ہاتھ لیگی! ـــ کیوں؟"

"ہوسکتا ہے! ـــ مگر میں ایسی عورتوں سے ہمیشہ دور ہی رہتا ہوں"۔ وحید نے جواب دیا۔ "لیڈی نصرت سے تو میرے فرشتے بھی پناہ مانگتے ہیں جناب!"

"مجھے معلوم ہے کہ عورت تمہاری سب سے دکھتی رگ ہے! مگر میں چاہتا ہوں کہ تم اس سے ملتے رہا کرو"

"کیا یہ آپ کا حکم ہے" وحید نے پوچھا۔ لہجہ خشک ہی تھا! چہرے کے تاثرات بھی یکلخت بدل گئے۔"!

"حکم نہ ہونے کی صورت میں بھی تم اس سے وقتاً فوقتاً ملتے رہو گے! ـ کیا سمجھے!" میجر رضوان نے سرد لہجے میں کہا۔

"بہتر ہے" وحید نے برا سا منہ بنا کر جواب دیا۔

"اور کچھ پوچھنا چاہتا ہو"

"جی نہیں" وحید نے بدستور روکھے پن کا مظاہرہ کیا۔

"کیپٹن وحید ـــــ" یکلخت میجر رضوان کرخت آواز میں بولا۔ "مجھے اسسٹ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا کرو کہ میں بیہودگی پسند نہیں کرتا!..... ذاتی اصولوں کا تعلق محض انسان کی نجی زندگی سے ہوتا ہے!..... آفشل معاملات میں

انسان کو حالات کے پیش نظر قدم اٹھانا چاہئیے! اوور اینڈ آل "

وحید نے جھلائے ہوئے انداز میں ہی ۔ فون کے ٹرانسمیٹر کو حقارت سے گھورتے ہوئے جیب میں رکھا پھر تصویر بھی جیب میں پہونچ گئی "

لیڈی نصرت کے بارے میں اسے میجر رضوان کی ہدایت گراں گزری تھی! وہ خاصی دیر تک اسی مسئلے پر تاؤ کھاتا رہا پھر اچانک اس کے ذہن میں میجر رضوان کے آخری جملے ابھر آئے ـــ "آفشل معاملات میں انسان کو حالات کے پیش نظر قدم اٹھانا چاہئیے"

تو کیا لیڈی نصرت کا تعلق بھی موجودہ کیس سے ہے " وحید نے سوچا " لیڈی نصرت کے بارے میں اسے بخوبی معلوم تھا کہ وہ کس قماش کی عورت ہے! شہر میں ہونے والے بیشتر جرائم میں کسی نہ کسی زاوئیے سے بلا واسطہ اس کا ہاتھ ضرور شامل ہوتا تھا! ـــ شہرہ پشت بدمعاشوں کی پشت پناہی کرنا غالباً اس کی ہوبی تھی ـ!

وحید کافی دیر تک اسی سلسلے میں ذہنی جمناسٹک کرتا رہا پھر کسی فوری خیال کے تحت اس نے آگے بڑھ کر ریسور اٹھایا اور لیڈی نصرت کے نمبر گھمانے لگا ـ!

"ہیلو! لیڈی نصرت اسپیکنگ" دوسری جانب سے ایک منٹ بعد جواب ملا "

"لیڈی نصرت ـــ" وحید نے حیرت انگیز طور پر بدلی ہوئی آواز میں کہا " کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ تم جرائم سے توبہ کر لو "

"کیا مطلب؟" ـــ کون ہو تم!"

"اس چکر میں مت پڑو بےبی کہ میں کون ہوں! لیکن جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرو ۔۔۔ دوسری صورت میں ممکن ہے کہ موت بھی تم سے تعاون کرنے سے انکار کر دے "

"کیا صرف یہی کہنے کے لئے فون کیا تھا"

"ایک بات اور بھی کہنا چاہتا ہوں! ۔۔۔ موجودہ معاملات سے جتنی جلدی ممکن ہو سکے اپنا ہاتھ علیحدہ کر لو ورنہ اچھا نہیں ہوگا "

"میں سمجھی نہیں تمہارا مطلب! ۔۔۔ کیا تم براہ راست کسی وقت مجھ سے مل کر اپنے جملے کی وضاحت کرنا پسند کرو گے" لیڈی نصرت نے جواب دیا لیکن اس بار اس کی آواز میں جھلاہٹ کے بجائے نرمی تھی ۔

" اچھا ۔ ! سوچوں گا " وحید نے گہری سنجیدگی سے کہا پھر رسیور رکھ دیا ۔

لیڈی نصرت کو فون کرنے کا مقصد صرف یہی تھا کہ اسے اندھیرے میں رکھ کر معلوم کیا جائے کہ وہ آجکل کسی چکر میں ملوث ہے یا نہیں! ..... وحید کے ذہن میں یہ اسکیم اچانک ہی آئی تھی لیکن اب اسے خوشی تھی کہ اسے اپنے ارادے میں مایوسی نہیں ہوئی! .... لیڈی نصرت کی گفتگو سے اس نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ وہ موجودہ کیس میں بھی مشکوک حیثیت رکھتی ہے !

لیکن کیس کیا تھا ؟ کیپٹن وحید کے فرشتوں کو بھی اس کی ہوا نہیں تھی !



میز کے پشت پر بیٹھے ہوئے آدمی کا چہرہ گھپ اندھیرے میں چھپا ہوا تھا۔!
صرف چہرہ نہیں بلکہ پورا کمرہ ہی گہری تاریکی میں غرق تھا!
روشنی کو میز کے اوپر ایسے زاویوں سے فٹ کیا گیا تھا کہ صرف میز پر رکھی ہوئی چیزیں اور دوسری جانب رکھی ہوئی چار عدد کرسیاں ہی نظر آسکتی تھیں۔ اس کے علاوہ ہر چیز اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی!
میز پر پھیلنے والی تیز روشنی میں دو انسانی ہاتھ بڑی تیزی سے کسی فائل کے اوراق الٹ پلٹ کرنے میں مصروف تھے!.... ہاتھ پر نظر آنے والے کپڑوں سے صرف اتنا ہی اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ تاریکی میں چھپا ہوا جسم غالباً گہرے آسمانی رنگ کے سوٹ میں ملبوس رہا ہوگا!
تاریکی کے ساتھ ساتھ کمرے میں موت کا سا سناٹا طاری تھا۔ صرف کسی دیوار گیر کلاک کی ٹک ٹک.... کی آواز سنائی دے رہی تھی!"
روشنی میں نظر آنے والے ہاتھ چند لمحات تک فائل کے اوراق الٹتے رہے پھر فائل بند کر دی گئی۔! انگلیاں میز پہ لگے ہوئے شیشے پر چند ثانیے کے لئے مخصوص انداز میں طبلہ بجاتی رہیں پھر ایک ہاتھ اندھیرے میں رینگ گیا! ٹھیک اسی وقت

دور کہیں کال بل کی آواز ابھری اور اس کے دو منٹ بعد ہی کوئی دبے قدموں کمرے میں داخل ہوا۔!

"یس سر۔" اندھیرے سے ایک نسوانی آواز ابھری۔

"لڑکی کے سلسلے میں کیا رہا؟" میز کے پشت پر بیٹھے ہوئے فرد نے بھوس آواز میں سوال کیا۔ تخاطب تاریکی میں کھڑی ہوئی لڑکی ہی سے تھا۔

"ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی!..... میرا خیال ہے کہ باپ کی موت نے اس کے ذہن پر بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔"

"کیا وہ بیان دینے پر بھی آمادہ نہیں ہے؟"

"اس نے اس کا بھی کوئی جواب نہیں دیا!..... بس چپ سادھ رکھی ہے۔"

"ہُم۔! اسے اندر لے آؤ۔"

"رائٹ سر۔" لڑکی جو نظر نہیں آ رہی تھی تاریکی سے بولی۔ پھر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز کے ساتھ ہی قدموں کی آہٹ بھی دور ہوتی چلی گئی!

نظر آنے والے ہاتھ اب ایک پیپر ویٹ کو شیشے پر گردش دے رہے تھے!

دس منٹ بعد دروازہ کھلنے کی آواز ابھری۔ پھر قدموں کی آہٹ سنائی دی۔! پیپر ویٹ کی گردش روک دی گئی!

"مس بینی اسوان! تم کرسی پر آکر بیٹھ جاؤ۔"

تاریکی سے ایک ہیولا ابھر کر روشنی میں آ گیا! یہ بینی اسوان ہی تھی! چہرے پر حزن و ملال کے تاثرات پھیلے ہوئے تھے! کرسی پر بیٹھنے کے بعد وہ مکمل طور پر روشنی میں نہا گئی تھی لیکن ابھی تک اس نے نظر اٹھا کر اپنے مقابل کو دیکھنے کی کوشش نہیں کی!

کوشش کرنے کی صورت میں بھی اسے مایوسی ہی ہوتی!

"سیکریٹری ۔۔۔! تم باہر ٹھہرو" مرد نے اس بار غالباً دوسری لڑکی کو مخاطب کیا تھا!

قدموں کی چاپ اور دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز ایک بار پھر سنائی دی اور اس کے بعد سناٹا پھیل گیا! .... بیٹی اسوان بدستور گردن جھکائے بیٹھی رہی!

"بس بیٹی! ۔۔ مجھے افسوس ہے کہ میں تمہارے باپ کو دشمنوں کے چنگل سے نہیں بچا سکا! بہرحال! میں ناامید نہیں ہوں! ..... آدم اسوان کا قاتل خواہ کوئی بھی ہو بہت جلد اپنے کیفر کردار کو پہونچ جائے گا"

لڑکی نے جس کے چہرے کے حسین نقوش پر مایوسی اور اداسی کے گہرے بادل منڈلا رہے تھے کوئی جواب نہیں دیا ۔!

"تم مجھے اپنا ہمدرد سمجھ سکتی ہو! ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے باپ کے قاتل کو ہر قیمت پر قانون سے سخت سزا دلواؤں گا!"

لڑکی کی جانب سے اس بار بھی کوئی جواب نہیں ملا ۔!

میرا خیال ہے کہ آدم اسوان نے لیڈی نصرت سے ساز باز کر کے دانشمندی کا ثبوت نہیں دیا" اندھیرے میں بیٹھے ہوئے فرد نے چند لمحے کی خاموشی کے بعد کہا" لیڈی نصرت! اچھے کردار کی عورت نہیں ہے! ..... گمشدہ وزیر کی تلاش میں کامیاب ہو جانے کے بعد بھی وہ تمہارے باپ کے لئے فائدہ مند ثابت نہ ہوتی۔

"میرا ذاتی نظریہ بھی یہی تھا" لڑکی نے پہلی بار نظر اٹھا کر کہا لیکن پھر دوسرے ہی لمحے اس کی خوابیدہ نگاہوں سے تجسس کی جھلکیاں ابھر آئیں "کیا میں پوچھ

سکتی ہوں کہ تم کون ہو۔"

"میں اس کا جواب پہلے ہی دے چکا ہوں! تم مجھے اپنا دوست سمجھکر بھروسہ کر سکتی ہو۔!"

"یہی جملہ لیڈی نصرت نے ڈیڈی سے بھی کہا تھا۔" بینی اسوان کے ہونٹوں پر بڑا زہریلا تبسم ابھر آیا۔

"لیکن لیڈی نصرت گمشدہ وزیر کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ جبکہ میں پوری طرح اس کی اہمیت سے واقف ہوں۔"

"کیا تم اس کا کوئی واضح ثبوت دے سکو گے۔" بینی نے گہری سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہاں! ۔ تمہاری تسلی کے لیے میں فی الحال صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ وہ نایاب شطرنج جسکا وزیر گم ہو گیا ہے دراصل مصر کے ایک قدیم بادشاہ کی ملکیت تھی جو بعد میں میوزیم کے سپرد کر دی گئی!..... کچھ عرصے تک شطرنج کی اہمیت کا اندازہ کسی کو بھی نہیں ہوا لیکن پھر اچانک مختلف ممالک کے سیاح اور جاسوس اس میں دلچسپی لینے لگے! مصری حکومت کو بھی اس کی بھنک لگ گئی چنانچہ شطرنج کی اہمیت کا صحیح اندازہ نہ ہونے کے باوجود اس پر توجہ بڑھا دی گئی مگر کسی نہ کسی طرح شطرنج مصری میوزیم کے ایک دو نگہبانوں کو ختم کر کے غائب کر دی گئی اور پھر نتیجہ ظاہر تھا!۔ غیر ملکی جاسوس بھی اس شطرنج کی تلاش میں لگ گئے جو پر اسرار طور پر غائب کر دی گئی تھی!۔

کیوں۔! ۔ کیا اب بھی تمہیں کسی ذریعہ ثبوت کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔"

"ایک بات اور۔" بینی اسوان نے سنجیدگی سے کہا۔ "کیا تمہیں یہ بھی معلوم

سے ہے کہ شطرنج کے اس گمشدہ وزیر کا راز کیا ہے ؟

"سوری ! ۔۔ میں اس سلسلے میں کچھ نہیں بتا سکتا ! ویسے کیا یہ غلط ہے کہ وہ شطرنج مع اس قیمتی وزیر کے کچھ روز پیشتر تک موسشے عفران کے قبضے میں تھی ۔!

موسشے عفران ! جو غیر ملکی جاسوسوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے ایشیا کی طرف دوڑا چلا آیا تھا یہاں آکر چوٹ کھا گیا ! ۔۔ وہ مہرہ چوری ہو گیا جس کے لئے اس نے اپنی جان کی بازی لگا رکھی تھی ! ۔۔" تاریکی میں بیٹھے ہوئے فرد نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔" آدم اسوان بھی اس راز سے بخوبی واقف تھا کہ وہ مہرہ چوری ہو گیا ہے ! ۔۔ کیا اسی لئے وہ لیڈی نصرت سے نہیں ملا تھا ۔؟"

"ٹھیک ہے ۔" بینی نے پرخیال انداز میں جواب دیا ۔" پھر ! ۔۔ اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو ۔"

"کچھ ایسی باتیں ابھی باقی رہ جاتی ہیں جن کو معلوم کئے بغیر اصل مجرم تک رسائی مشکل ہے ۔"

اس بار بینی اسوان نے فوراً ہی کوئی جواب نہیں دیا ۔! تقریباً پانچ منٹ تک وہ کسی گہری ذہنی الجھن میں مبتلا رہی پھر ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی ۔

"اس بات کی کیا ضمانت ہو گی کہ حالات جان لینے کے بعد بھی تمہارا رویہ میرے ساتھ دوستانہ ہی رہیگا ۔!

"غلط سوچ رہی ہو مس بینی ۔" مرد نے انتہائی نرم مگر وزن دار لہجے میں جواب دیا ۔" لیڈی نصرت کی رہائش گاہ سے تمہیں محض حفاظت کی خاطر یہاں لایا گیا ہے ! ۔۔ دوسری صورت میں تمہیں بھی آدم اسوان کے پاس پہونچا دیا جاتا ! ۔۔۔

یہ مت سوچو کہ یہاں تمہاری حیثیت قیدیوں جیسی ہے! ـــ حالات پر ٹھنڈے دل سے غور کر لو اس کے بعد اگر تم مناسب سمجھو تو جس وقت بھی چاہو اس عمارت سے باہر پہونچادی جاؤگی۔"

بینی اسوان ایک بار پھر ذہنی الجھن میں مبتلا ہو گئی! لیکن اس بار وہ جلد ہی آخری فیصلے میں پہونچ گئی تھی ـــ!

"ٹھیک ہے! ـــ میں تمہارے اوپر اعتماد کر سکتی ہوں۔"

"گڈ! ـــ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔" مرد نے بدستور نرم لہجے میں کہا پھر اصل مقصد کی طرف آتے ہوئے پوچھا۔ "کیا تم اس غیر ملکی سے واقف ہو جس نے تمہارے ڈیڈی کو شوٹ کیا تھا۔"

"نہیں ـــ!" بینی اسوان کے ہونٹ کپکپا کر رہ گئے۔" میں نے اسے پہلی بار دیکھا ہے۔"

"لیڈی نفرت اور تمہارے ڈیڈی کے درمیان کس قسم کا سمجھوتہ ہوا تھا۔"

"یہی کہ گمشدہ وزیر کو حاصل کرنے کے بعد اس سے جو کچھ فائدہ ہوگا اسے آدھا آدھا بانٹ لیا جائے گا۔"

"اوہ! ـــ کیا آدم اسوان نے اسے گمشدہ وزیر کی اہمیت بھی بتائی تھی۔"

"نہیں! ـــ ڈیڈی بھی اس راز سے غالباً ناواقف ہی تھے جو وزیر سے وابستہ تھا! ـــ بہرحال اتنا وہ ضرور جانتے تھے کہ اگر وزیر مل جائے تو اسے منہ مانگی قیمت کے عوض فروخت کیا جا سکتا ہے۔"

"کیا تمہیں بھی انہوں نے کسی بات سے آگاہ نہیں کیا تھا"

"نہیں۔"

"لیڈی نصرت اس وقت کہاں تھی جب تمہارے ڈیڈی کو حادثہ پیش آیا تھا"

"میرا خیال ہے کہ وہ اس وقت کہا پروفیسر بختاور کے پاس گئی ہوگی۔"

بینی نے تیزی سے کہا۔" دراصل پروفیسر بختاور کے بارے میں ڈیڈی ہی نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ وہ گمشدہ وزیر کے راز سے واقف ہے! ۔ جواب میں لیڈی نصرت نے یہ بات بڑے دعوٰی کے ساتھ کہی تھی وہ پروفیسر سے اس راز کو اگلوا لیگی! اس کے بعد وہ ہمیں اپنی رہائش گاہ پر رکنے کی ہدایت کرکے چلی گئی تھی؟

یہ اطلاع میرے لئے اہم ہے"۔ مرد نے کہا پھر تھوڑے توقف کے بعد بولا۔"

موشے عفران کے بارے میں تم کیا جانتی ہو؟"

"انتہائی کمینی طبیعت کا مالک ہے"۔ بینی کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے"کسی زمانے میں وہ اور ڈیڈی گہرے دوست تھے۔ لیکن شطرنج کی چوری کے بعد سے ان کی آپس میں کھٹک گئی! ....

موشے عفران نے ڈیڈی کو اس بات کی دھمکی بھی دی تھی اگر انہوں نے چوری کے راز سے کسی کو آگاہ کیا تو انہیں ختم کرا دیا جائیگا!

" ایک منٹ مس بینی! .... میرا خیال ہے کہ یہاں آپ کچھ چھپا رہی ہیں"

"کیا مطلب ؟"۔ بینی چونک اٹھی"

موشے عفران کی شخصیت سے میں بھی کسی حد تک واقف ہوں"

جو شخص ایک شطرنج کے حصول کے لئے خود اپنی جان کی بازی لگا سکتا ہے وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہو جانے کے بعد ایسے تمام افراد کو بھی ختم کرا سکتا ہے جو اس کے راز سے واقف ہوں!

کیوں؟ — کیا خیال ہے آپ کا۔ آخری جملہ انتہائی معنی خیز لہجے میں ادا کیا گیا تھا!

بینی اسوان نے نگاہیں نیچے کر لیں! چند لمحات تک وہ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی ہونٹ چباتی رہی پھر اس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"تمہارا اندازہ ٹھیک ہی ہے!..... میں وہ بات اپنی زبان پر نہیں لانا چاہتی تھی لیکن اب اس کو چھپانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا! — دراصل جس زمانے میں ڈیڈی اور ہوشے عفران کے مابین گاڑھی چھن رہی تھی اسی زمانے میں میں اور آفاقی بھی ایک دوسرے کے قریب ہو گئے —! آفاقی ہوشے عفران کا اکلوتا لڑکا ہے جو اپنی عادتوں کے اعتبار سے باپ کی ضد بھی کہا جا سکتا ہے! — بہرحال ہوشے عفران کی رحم دلی کے پس منظر میں آفاقی ہی کا ہاتھ ہے!... — اس نے اپنے باپ سے کہا تھا کہ اگر ہم لوگوں کے خلاف کوئی جارحانہ قدم اٹھایا تو وہ شطرنج کا راز پولیس کو بتا دیگا۔"

"آئی سی! —" مرو نے پرخیال لہجے میں پوچھا "آفاقی سے تم آخری بار کب اور کہاں ملی تھیں۔"

"آخری ملاقات اسی شہر میں ایک ماہ پیشتر ہوئی تھی۔" بینی نے ہونٹ چباتے ہوئے مدھم آواز میں جواب دیا۔ "اس نے مجھے اپنے ساتھ

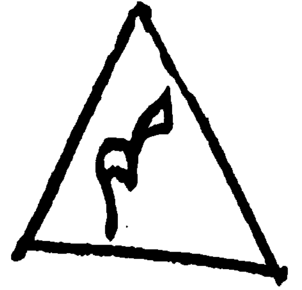
فرار ہو جانے کی تجویز پیش کی تھی جسے میں نے سختی سے رد کر دیا۔ اس کے بعد سے ہماری ملاقات نہیں ہوئی۔"

"گمشدہ وزیر کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے!.... میرا مقصد ہے کہ اس کی چوری کے سلسلے میں تمہارا شبہ کس پر ہے؟"

"اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا؟ بہر حال ایک بات میں بڑے وثوق کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ پروفیسر مختاور اس کے راز سے واقف ہے! ممکن ہے وہ کسی خاص شخصیت پر اپنے شبہ کا اظہار کر سکے۔"

"فی الحال میرے لئے اتنی ہی معلومات بہت کافی ہیں۔" اندھیرے میں بیٹھے ہوئے فرد نے کہا۔ "تم اس عمارت میں اطمینان سے رہ سکتی ہو! میں اپنی سیکریٹری کو تمہارے بارے میں مزید ہدایتیں دیدونگا! لیکن ایک بات کا خاص خیال رکھنا!.... اگر کسی وقت کسی خاص مصلحت کی بنا پر تم یہاں سے جانا چاہو تو اپنے ارادے پر عمل کرنے سے پیشتر مجھے آگاہ ضرور کر دینا۔"

بینی اسوان نے ایکبار پھر آنکھیں پھاڑ کر روشنی کے دوسری جانب بیٹھے ہوئے فرد کو دیکھنے کی ناکام کوشش کی پھر کسی اندرونی جذبے کے تحت اپنے ہونٹ چبانے لگی۔!



لیڈی نصرت بڑی بےچینی کے عالم میں اپنی خوابگاہ میں ٹہل رہی تھی!

گول میز پر رکھا ہوا ایش ٹرے سگریٹوں سے بھر چکا تھا! کمرے میں سیگریٹ کے کثیف دھوئیں کی ہلکی ہلکی ناگوار خوشبو پھیل رہی تھی۔!

لیڈی نصرت کے چہرے پر الجھن اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات نظر آرہے تھے۔ آنکھوں کی خوابناک سرخی اسبات کی ترجمانی کر رہی تھی کہ وہ گذشتہ رات ایک منٹ کے لئے بھی نہیں سو سکی۔ جسم پر اسوقت بھی نائٹ گاؤن نظر آرہا تھا!"

چند لمحات تک وہ اسی بےچینی کے عالم میں ٹہلتی رہی پھر اس نے اخبار کے اسی صفحے کو دوبارہ پڑھنا شروع کر دیا جو اس کی بےچینی کا باعث تھا!

"(اسٹاف رپورٹر)...... یہ خبر انتہائی حیرت سے پڑھی جائے گی کہ گذشتہ رات پرنسٹن کے تھانے کے عین سامنے سے ایک طرح

باشندے کی لاش دستیاب ہوئی ہے! مقتول کو دارالحکومت میں آئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا! اس کا تعلق کسی زمانے میں مصر کے میوزیم سے بھی تھا!.... مقتول کے بارے میں پولیس کا خیال ہے کہ واردات کسی اور مقام پر پیش آئی ہو گی لیکن مجرموں نے قتل کے راز پر پردہ ڈالنے کے لئے لاش کو پرنسٹن کے تھانے کے علاقے میں پھینک دیا!.... پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے بعد سنسنی خیز انکشافات کی توقع ہے!.... ہمارے نمائندے کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کسی نامعلوم شخص یا اشخاص نے مصری نژاد باشندے جس کا نام آدم اسوان تھا۔ اس کے فلیٹ کی تلاشی بھی لی تھی۔ پولیس کے حلقوں کا خیال ہے کہ قتل کی واردات اور فلیٹ کی تلاشی ایک ہی رات عمل میں آئی ہو نگی!...... آدم اسوان کی لاش پر گولی کا ایک نشان اسبات کی وضاحت کے لئے بہت کافی ہے کہ اسے شوٹ کیا گیا ہو گا! اس سلسلے میں دوسری اہم اطلاع یہ ہے کہ آدم اسوان کی اکلوتی اور حسین وجمیل لڑکی جو اپنے باپ کے ساتھ یہاں آئی تھی۔

واردات کے بعد سے غائب ہے! پولیس بڑی سرگرمی سے اُسے تلاش کر رہی ہے لیکن ابھی تک لڑکی کو برآمد نہیں کر سکی! ــــ پولیس کے نمائندوں کا کہنا ہے کہ بنتِ اسوان کو قاتلوں نے کسی خاص مقصد کے تحت اغوا کر لیا ہو گا!...... اس سلسلے میں

بہت جلد فریدہ انکشافات کی توقع بھی کی جا رہی ہے"

لیڈی نصرت اس خبر کو جو جلی سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی تھی بہت غور سے پڑھتی رہی پھر اس نے ہونٹوں کے درمیان دبے ہوئے سیگریٹ کے ٹکڑے کو ایش ٹرے میں دبایا اور دوبارہ اٹھکر ٹہلنے لگی!

دس منٹ تک وہ کسی ذہنی الجھن میں مبتلا رہی پھر دروازے پر ہونے والی دستک نے اسے چونک کر اپنی طرف متوجہ کر لیا! محض ایک ثانیے کے لئے اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھرے پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر وقتی الجھن پر قابو پایا اس کے بعد آگے بڑھ کر بولٹ گرا دیا۔!

اندر آنے والا ہوشنگ کے سوا کوئی اور نہیں تھا!

"کیا خبر لائے ہو۔" لیڈی نصرت نے دروازے کو دوبارہ بولٹ کرتے ہوئے ہوشنگ کو تیز نگاہوں سے گھورا۔" آپ کچھ زیادہ پریشان نظر آرہی ہیں ہوشنگ نے لیڈی نصرت کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا پھر نصرت ہی اپنی توجہ ہٹا لی۔
"میں نے تم سے حالات کے بارے میں پوچھا تھا"

حالات سے ہمیں اب کوئی تعلق نہیں ہے لیڈی صاحبہ"۔ اس بار ہوشنگ کے ہونٹوں پر بڑی مکروہ مسکراہٹ ابھری" آدم اسوان کی لاش چونکہ پرنسٹن کے تھانے کے قریب ملی ہے اس لئے ہمیں اس کے بارے میں کوئی تشویش نہیں ہونی چاہیئے!...... ویسے پولیس اس حادثے سے بری طرح بوکھلا گئی ہے"

"ٹھیک ہے؟" لیکن تم شاید یہ بھول رہے ہو کہ بینی اسوان قاتلوں کے قبضے میں ہے! وہ اسے میرے خلاف بیان دینے پر مجبور کر سکتے ہیں اور اگر ایسا ہوا تو میری پوزیشن خراب ہو جائیگی"

"ہوشنگ کی موجودگی میں آپ کو پریشانی لاحق نہیں آسکتی!........ میں ادھورا کام کرنے کا عادی نہیں ہوں لیڈی صاحبہ!..... رہا اس لڑکی کا معاملہ تو میں بہت جلد اسے برآمد کر لوں گا"

"ہُم! لیڈی نصرت نے ہوشنگ کے چہرے کو گھورا پھر دوسرا سگریٹ جلا کر دھواں اڑانے لگی۔

کمرے میں چند لمحات تک سکوت طاری رہا پھر لیڈی نصرت نے ہوشنگ کو مخاطب کیا۔

میرا خیال ہے کہ بیٹی کو موشے عفران ہی کے آدمی اغوا کر لے گئے ہونگے!..... آدم اسوان کے قتل میں بھی اسی کا ہاتھ ہوگا! ممکن ہے کہ اسے کسی طرح اس بات کی اطلاع ہو گئی ہو کہ مقتول اس کے خلاف مجھ سے مدد کا طلب گار ہے! ایسی صورت میں اس نے یہی بہتر خیال کیا ہوگا کہ آدم اسوان کا قصہ پاک کر کے لڑکی کو غائب کر دیا جائے"

"اگر آپ کا یہ اندیشہ ٹھیک ہے تو پھر پروفیسر بختاور کی جان بھی خطرے میں ہو سکتی ہے"

"کیا مطلب؟"

"ظاہر ہے کہ موشے عفران کے آدمی آدم اسوان کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں تک پہونچے ہونگے!..... ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں میں سے کسی نے ہمارا پیچھا بھی کیا ہو اور حالات بھانپ لینے کے بعد ہی جوابی کارروائی کی ہو!۔۔۔ اب ان کے لئے صرف پروفیسر بختاور کی شخصیت باقی رہ گئی ہے"

"اوہ! ...... میں سمجھ رہی ہوں تمہارا مقصد! ..... اگر میرا اندازہ ٹھیک ثابت ہوا تو پروفیسر کی موت بھی یقینی سمجھی جا سکتی ہے"

"پھر! — میرے لئے کیا حکم ہے"

"ہمیں پروفیسر کو ہر قیمت پر بچانا ہے! ...... مجھے یقین ہے کہ وہ اس راز سے واقف ہے جس کے انکشاف کے جرم میں آدم اسوان کو ٹھکانے لگایا گیا ہے"

"میں آج ہی اس کا بندوبست کئے دیتا ہوں لیکن ایک طریقہ اور بھی مناسب رہیگا"

"وہ کیا"

"کیوں نہ ہم ہوشے عفران کو ٹھکانے لگا دیں" ہوشنگ نے دبی آواز میں کہا "اس طرح سب سے بڑا خطرہ ہمارے راستے سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے گا! — بعد میں ہم پروفیسر کو بھی زبان کھولنے پر مجبور کر سکتے ہیں"

"میں بھی اس لائن پر سوچ رہی ہوں! لیکن ابھی نہیں! ..... جب تک ہم اصل راز سے آگاہ نہ ہو جائیں اس قسم کے اقدامات مناسب نہیں ہیں" لیڈی نصرت نے سگریٹ کا طویل کش لیتے ہوئے پر خیال لہجے میں جواب دیا "بہرحال ہمیں ہوشے عفران پر اب کڑی نگرانی رکھنی ہو گی! — ہو سکتا ہے کہ آدم اسوان کے بعد قاتلوں کا دوسرا شکار ہم ہوں"

"کیا آپ بہت زیادہ پریشان ہیں"

"بکواس مت — !" لیڈی نصرت نے اس بار جھلائی ہوئی آواز میں کہا"

ہیں چھوٹی چھوٹی باتوں سے پریشان ہونے کی عادی نہیں ہوں! ــــ لیکن احتیاط ضروری ہے!...... دوسری بات یہ کہ بینی کا پتہ بھی معلوم کرنا ضروری ہے! وہ ہمارے لئے موشے عفران سے زیادہ اہم ثابت ہوسکتی ہے"

"آپ مطمئن رہیں! ــــ اگر بینی اسی شہر میں ہے تو میرے آدمی اسے قبر کے تاریک گوشوں سے بھی ڈھونڈ نکالیں گے" ہوشنگ نے جلدی سے کہا پھر لیڈی نصرت کی توجہ چونکہ دوسری طرف تھی اس لئے وہ اس کے ننگے بازوؤں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگا!

"ہوشنگ" لیڈی نصرت نے تھوڑے توقف کے بعد سپاٹ آواز میں کہا" بینی کے بارے میں تم نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ وہ اچھے کردار کی لڑکی نہیں ہے"

"جی ہاں! ــــ لیکن ہوسکتا ہے کہ...."

"گھبراؤ مت! ــــ میں نے دوسرے مقصد سے یہ سوال کیا تھا" ــــ لیڈی نصرت نے معنی خیز انداز میں ہوشنگ کو گھورتے ہوئے تیزی سے کہا۔" اگر تم بینی کو برآمد کر لینے میں کامیاب ہوگئے تو میں تمہیں اس کے ساتھ ایک رات گذارنے کا موقع ضرور دونگی"

"جی" ہوشنگ کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں! اسے لیڈی نصرت کی اس بات پر حیرت ہی ہوئی تھی!..... ہونی بھی چاہیئے تھی اس لئے کہ لیڈی نصرت ماتحتوں کو منہ لگانے کی عادی نہیں تھی!

ہوشنگ کسی مجسمے کی طرح کھڑا اپنی قوت سماعت پر غور کرتا رہا!

"بوکھلاؤ مت! ..... لیڈی نصرت نے اسبار مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ مجھے معلوم ہے کہ خوبصورت لڑکیوں کے بارے میں تمہاری نیت ندیدے کتوں سے بھی زیادہ خراب ہے! ..... بینی اسوان میری طرف سے تمہاری کارکردگی کا انعام ہوگی"

"مم! ..... میں پوری کوشش کروں گا لیڈی صاحبہ"

"پروفیسر بختاور کی دیکھ بھال کے علاوہ ہوشے عزران کی نگرانی بھی تمہارے ذمہ ہوگی" یکلخت لیڈی نصرت سنجیدہ ہوگئی "اس سلسلے میں کوئی لاپرواہی نہیں ہونی چاہیے! ۔ کیا سمجھے"

"میں اس کی اہمیت سمجھتا ہوں لیڈی صاحبہ"

"ٹھیک ہے! ۔ تم اب جا سکتے ہو! ..... مجھے ایک ایک لمحے کی اطلاع ملتی رہنا چاہیئے"

"ایسا ہی ہوگا" ہوشنگ نے جلدی سے کہا پھر پلٹ کر بوٹ کھولا اور اور لمبے لمبے قدم بڑھاتا ہوا باہر چلا گیا!"

لیڈی نصرت نے جلتے ہوئے سگریٹ کو ایشٹرے میں ڈال کر مسلا پھر ملحقہ باتھ روم میں چلی گئی۔!



گرے کلر کی اسپالا جیسے ہی سڑک پر آکر بائیں جانب گھومی کیپٹن وحید کی موٹر سائیکل بھی حرکت میں آگئی دوسرے ہی لمحے وہ ایک محدود فاصلے سے اسپالا کا تعاقب کر رہا تھا!

گزشتہ دو روز سے متواتر وہ برکلے اسٹریٹ کی چھپا نوی عمارت کی نگرانی کر رہا تھا۔ لیکن ابھی تک کوئی ایسا حادثہ پیش نہیں آیا تھا کہ وہ موشے عفران کی نگرانی کے مقصد سمجھ پاتا! دو روز میں اس نے باہر ہی باہر سے گھوم پھر کر عمارت کا بخوبی جائزہ لے لیا تھا!..... موشے عفران کے علاوہ اس نے آفاقی کو بھی نزدیک سے دیکھا تھا!

میجر رضوان کی اطلاع کے مطابق عمارت کے تمام ملازمین یہودی ہی ثابت ہوئے تھے!..... دن بھر صدر دروازے پر محض ایک یہودی چوکیدار کی ڈیوٹی رہتی تھی لیکن رات کو ان کی تعداد دو ہو جاتی تھی۔ اس کے علاوہ شکاری

کتے بھی احاطے میں گھومنے لگتے تھے ۔ ! وحید نے ان تمام باتوں کو بخوبی پرکھ لیا تھا !

آج بھی وہ سرشام ہی سے برکلے اسٹریٹ کی عمارت کے گرد منڈلانے لگا تھا ! اسے امید تھی کہ آج کی رات بھی چوکیداری کرتے گزرے گی لیکن ایسا نہیں ہوا ۔ ٹھیک دس بجے وہ چھپا ڈی عمارت میں داخل ہوتی ہوئی گہرے کلر کی امپالا کو دیکھکر چونکا تھا ! اسٹیرنگ ویل پر بیٹھا ہوا غیر ملکی اسے مشکوک لگا تھا ۔ پھر اچانک وحید کے ذہن میں اس غیر ملکی کا تصور ابھر آیا جس کی تصویر اسے میجر رضوان کی طرف سے ملی تھی ! چنانچہ وہ نہ صرف یہ کہ محتاط ہو گیا بلکہ اپنی موٹر سائیکل کے قریب بھی ہو گیا تاکہ امپالا کی واپسی پر تعاقب کا سلسلہ شروع کرنے میں وقت برباد نہ ہو ۔

غیر ملکی کی معمولی سی جھلک نے اس کے ذہن میں سینکڑوں سوالات پیدا کر دیئے تھے ! ۔۔۔ وحید کو اپنے شبہ پر بھی حیرت تھی اس لئے کہ امپالا کی اسٹیرنگ پر نظر آنے والا غیر ملکی فرنچ کٹ ڈاڑھی اور شاندار مونچھوں کا مالک تھا جبکہ تصویر میں ایسی کوئی بات نہیں تھی ! ..... بہرحال اس نے شبہ کی اس لہر کو اپنی چھٹی حس پر محمول کر کے نگرانی کی ٹھان لی تھی ۔!

تقریباً پینتالیس منٹ تک وہ اپنی موٹر سائیکل کے آس پاس منڈلاتا رہا پھر جیسے ہی وہ گاڑی احاطے سے باہر نکلی وحید کی موٹر سائیکل بھی حرکت میں آگئی ! ۔۔۔ امپالا میں اس نے اس بار غیر ملکی کے علاوہ ایک اور شخصیت کی جھلک بھی دیکھی تھی لیکن دوری کی وجہ سے وہ اسے شناخت نہیں کر سکا ۔!

تعاقب کا یہ سلسلہ زیادہ دیر تک جاری نہیں رہا۔!

امپالا کو ہائی وے کی گیارھویں شاہراہ پر ایک دو منزلہ عمارت کے سامنے رکتا دیکھ کر اس نے اپنی موٹر سائیکل ایک سائیڈ لین میں موڑ دی پھر دوسرے ہی لمحے اس نے انجن بند کر کے اسے اسٹینڈ پر لٹکایا اور خود ٹہلتا ہوا سڑک پر آگیا! امپالا احاطے کے اندر داخل ہو رہی تھی!

کیپٹن وحید تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دو منزلہ عمارت کے قریب سے گذرا۔ صدر دروازے پر لگی ہوئی پیتل کی نیم پلیٹ پر اسے پروفیسر بختاور کے نام کے حروف کندہ نظر آئے تھے! نام کے نیچے ڈگریوں کی بھرمار تھی لیکن وحید نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی!

پروفیسر بختاور کا نام ہی اسے چونکا دینے کے لئے کافی تھا!

دو منزلہ عمارت سے پچیس تیس گز دور جانے کے بعد وہ بائیں جانب کی ایک تاریک گلی میں گھوما پھر لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا اس عمارت کی پشت پر آگیا جس میں امپالا دو مشکوک شخصیتوں کے ساتھ داخل ہوئی تھی۔! میجر رضوان نے اسے سختی سے ہدایت کی تھی کہ وہ موشے عفران کی نگرانی دور دور رہ کر کرے لیکن اس وقت مسئلہ اس غیر ملکی کا تھا جس کی تصویر پر خاص طور پر زور دیا گیا تھا!...... دوسری شخصیت کس کی تھی یہ وحید نہیں دیکھ پایا بہر حال وہ پروفیسر بختاور کی کوٹھی میں گھسنے کا فیصلہ کر چکا تھا!

حد بندی کی دیواریں خاصی اونچی تھیں اس لئے وحید کو اپنے ارادے میں فوری طور پر کامیابی نہیں ہوئی لیکن تھوڑی دیر بعد ہی اسے ایک ایسا

درخت نظر آگیا جس کی شاخیں عمارت کے احاطے کے اندرونی حصہ تک پھیلتی چلی گئی تھیں!

وحید نے احتیاطی تدابیر کے پیش نظر اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیا پھر جوتے اتار کر پھینکے اور درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ ایک منٹ بعد ہی وہ احاطے کی طرف جھکی ہوئی شاخ کے ذریعے عمارت کے اندر کود گیا۔! احاطہ ویران ہی تھا لیکن وحید نے جلد بازی سے کام نہیں لیا۔ چند لمحات تک وہ زمین سے چپکا تاریکی میں ادھر ادھر گھورتا رہا پھر جب اسے مکمل یقین ہو گیا کہ احاطے میں اس کے علاوہ کوئی اور موجود نہیں ہے تو وہ تیزی سے اٹھا اور عمارت کی جانب بڑھنے لگا! اس کا رخ اب عمارت کے بائیں جانب تھا! پوری عمارت کی وہی ایک کھڑکی اسے روشن نظر آئی تھی جو دوسری منزل پر بائیں جانب کھلتی تھی!۔

وحید نے اوپر جانے کے لئے واٹر پائپ لائن کا سہارا لیا تھا لیکن کھڑکی تک پہونچنے کے لئے اسے اس کارنس پر سے بھی گذرنا پڑا جس کی چوڑائی بمشکل آٹھ انچ رہی ہوگی! پائپ لائن اور کھڑکی کا درمیانی فاصلہ بھی دس بارہ منٹ سے کم نہیں ہوگا۔ لیکن وحید کے پاس رسک لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا!۔ پائپ لائن چھوڑ کر وہ دیوار سے چپک گیا پھر آہستہ آہستہ روشن کھڑکی کی طرف رینگنے لگا! دس بارہ فٹ کا یہ مختصر فاصلہ طے کرنے کے لئے اسے پورے سات منٹ لگے تھے! بہرحال اس کی محنت رائیگاں نہیں گئی۔! کھڑکی کے قریب پہونچکر اندر جھانکتے ہی وہ چونکے بغیر نہ رہ سکا!

وہ کمرہ غالباً پروفیسر بختاور کی خوابگاہ تھی! ....

پروفیسر بختاور اپنے ڈریسنگ گاؤن میں ملبوس حیرت سے کھڑا اس غیر ملکی کو گھور رہا تھا۔ جسنے دروازے کے قریب پوزیشن لے رکھی تھی! صرف یہی نہیں بلکہ اس کے ہاتھ میں دبے ہوئے ریوالور کا رخ بھی پروفیسر کی طرف تھا! تیسری شخصیت موشے عنفران کے بجائے اس کے لڑکے آفاقی کی تھی جو پروفیسر کے دائیں جانب کھڑا اسے معنی خیز نگاہوں سے دیکھ رہا تھا!

وحید بدستور کھڑکی کے قریب عمارت کی بیرونی دیوار سے چپکا ہوا اندر کا جائزہ لیتا رہا۔!

خوابگاہ میں چند ثانیئے تک بوجھل سکوت طاری رہا پھر پروفیسر کی آواز سنائی دی۔

" اس بیہودگی کے لئے تم لوگوں کو پچھتانا پڑیگا۔" اس نے جھلائے ہوئے لہجے میں آفاقی کو مخاطب کیا۔ میں جانتا ہوں کہ موشے عنفران نے تمہیں یہاں کس مقصد سے بھیجا ہے لیکن وہ خود بھی آتا تو بھی میں اپنی زبان بند ہی رکھتا۔"

" غلط سوچ رہے ہو پروفیسر! ہم یہاں تم کو کوئی نقصان پہونچانے کے ارادے سے نہیں آئے ہیں۔" آفاقی ٹھنڈے لہجے میں بولا۔

" پھر! — اس چوکیداری اور ریوالور کے کیا مقصد ہیں۔"

پروفیسر نے غیر ملکی کو دوبارہ حقارت سے گھورتے ہوئے سوال کیا۔

" یہ محض اس لئے ہے کہ تم کسی قسم کی حماقت نہ کرنے پاؤ! —

اگر تم نے شرافت سے میرے سوال کے جواب دیئے تو میں تم پر کسی قسم کی سختی نہیں کروں گا! — دوسری صورت میں کیا ہوگا یہ تم بھی بہتر سمجھتے ہو"

میں تمہارے باپ کا ملازم نہیں ہوں جو تمہارے سوالات کے جواب دینے کے لئے آمادہ ہو جاؤں"۔ پروفیسر جھلائے ہوئے لہجے میں ہاتھ نچاتا ہوا بولا — "اس طرح تم تمام زندگی جھک مارتے رہو تو بھی میری زبان نہیں کھلوا سکو گے"۔

"کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے"۔

"ہاں!......" پروفیسر کا چہرہ غصہ سے تمتما اٹھا" اب تم اپنے ہتھکنڈے بھی آزما کر دیکھ لو"۔

"نہیں! — اب ہم دوستانہ ماحول میں گفتگو کرینگے"۔ خلاف توقع آفاقی نے نرم لہجے میں جواب دیا پھر اس نے دروازے پر کھڑے ہوئے غیر ملکی کو اشارہ کیا اور غیر ملکی نے اثبات میں سر ہلا کر ریوالور جیب میں ڈال لیا۔

پروفیسر بدستور جھلاہٹ اور غصے کے ملے جلے جذبے کے تحت اپنے ہونٹ چباتا رہا — !

"کیوں پروفیسر! کیا اب بھی تم مجھ سے ناراض ہو"۔ اس بار آفاقی کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ نرم ثابت ہوا۔

"کیا معلوم کرنا چاہتے ہو"۔

" پروفیسر نے ناگوار لہجے میں پوچھا"۔

یہی کہ لیڈی نصرت تم سے کس سلسلے میں ملی تھی ۔

" اوہ !...... " پروفیسر کی پیشانی یکلخت شکن آلود ہو گئی " اب میں سمجھ گیا کہ تم میرے پاس کیوں دوڑے چلے آئے ہو "

" آدم اسوان کا کانٹا نکل چکا ہے پروفیسر!..... اب صرف لیڈی نصرت باقی رہ جاتی ہے : میں صرف یہی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کیتیا کی بچی گمشدہ دزیرہ کے راز سے کس حد تک واقف ہے "

" میرا خیال ہے کہ اسے اس بارے میں کچھ زیادہ معلومات نہیں ہیں! ہو سکتا ہے آدم اسوان نے اسے کسی مصلحت کی بنا پر میرے پیچھے لگا دیا ہو اور ــــ ! لیکن ٹھہرو ! ــــ تم نے لیڈی نصرت کے بارے میں کہا تھا کہ اب صرف وہی باقی رہ جاتی ہے ! ــــ کیا موشے عفران کو میری جانب سے کوئی کھٹکا نہیں ہے "

" نہیں ــــ " آفاقی نے تیزی سے کہا " ڈیڈی کو یقین ہے کہ تم اس سلسلے میں اپنی زبان بند ہی رکھو گے "

" اس یقین کی وجہ پوچھ سکتا ہوں " پروفیسر نے خشک آواز میں سوال کیا ۔

وقت مت برباد کرو پروفیسر! ــــ میں اس وقت صرف لیڈی نصرت کے بارے میں معلومات چاہتا ہوں

" اس کا جواب تم براہ راست لیڈی نصرت ہی سے کیوں طلب نہیں کرتے !... کیا اس سے ٹکراتے ہوئے ڈر رہے ہو "

"پروفیسر بختاور ـــ!" اچانک آفاقی تیز لہجے میں بڑبڑایا "کیا تم سیدھی طرح میرے سوال کا جواب نہیں دے سکتے ؟"

"میں کہتا ہوں نکل جاؤ یہاں سے" پروفیسر سار حلق کے بل چلایا "ہوشیے عفران سے کہہ دینا کہ اگر اس نے مجھے تنگ کرنے کی دوبارہ کوئی کوشش کی تو یہ حرکت اسے بہت مہنگی پڑے گی !...... میں آدم اسوان نہیں ہوں جو آسانی سے تمہارے غلیظ ہتھکنڈوں میں آجاؤں گا۔"

آفاقی نے فوراً ہی کوئی جواب نہیں دیا۔!...... بہر حال وہ جن نظروں سے پروفیسر کو گھور رہا تھا اس سے کیپٹن وحید نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ اس کے تیور اچھے نہیں ہیں !

غیر ملکی بدستور دروازے پر جما کھڑا تھا ! وحید اس غیر ملکی کے سلسلے میں اسی نتیجے پر پہنچا تھا کہ اگر اس کے چہرے کو داڑھی اور مونچھ کی قید سے آزاد کر دیا جائے تو وہ سو فیصدی تصویر والے فرد سے مل سکتا ہے !

"الوؤں کی طرح دیدے پھاڑ پھاڑ کر میری شکل کیا دیکھ رہے ہو۔" پروفیسر دوبارہ دھاڑا "اگر ہمت ہو تو مجھے بھی اپنی گولی کا نشانہ بنا دو !۔ مگر یہ مت بھولنا کہ میرے مرنے کے بعد گمشدہ وزیر کا راز صرف تمہارے باپ کی حد تک محدود رہ جائیگا۔"

"تم جھوٹ بول رہے ہو پروفیسر! گمشدہ وزیر کا اصل راز سوائے ڈیڈی کے اور کوئی نہیں جانتا۔"

"کوئی نہیں جانتا" پروفیسر نے متحیرانہ انداز میں دیدے نچاتے ہوئے

آفاقی کے الفاظ دہرائے پھر قہقہہ لگاتے ہوئے بولا " یہ حربہ مجھ پر نہیں چلے گا صاحبزادے! ..... موشے عفران کے فرشتے بھی اصل راز سے واقف نہیں ہیں! — اگر ایسا ہوتا تو وہ اسے اب تک نہ جانے کب کا منہ مانگے داموں کے عوض فروخت کر چکا ہوتا "

" ہوں! — گویا تم کو اس کا راز معلوم ہے "

" ہاں! — میں جانتا ہوں کہ مختلف ممالک کے سربراہ کس لئے اس کو حاصل کرنا چاہتے ہیں " پروفیسر نے اپنی چھاتی ٹھونکتے ہوئے دبنگ آواز میں کہا " میرے علاوہ کوئی اس راز سے واقف نہیں ہے!

" آدم اسوان کے بارے میں کیا خیال ہے! کیا وہ بھی محض تاریکی میں تھا!

" ہاں! — وہ غریب مفت میں مارا گیا! — میں یہی کہوں گا کہ موشے عفران نے اس کے ساتھ غداری کی ہے ورنہ اس وزیر کو چور ثابت کرنے میں اس نے تمہارے باپ کی سب سے زیادہ مدد کی تھی!

آفاقی ہونٹ چبا کر رہ گیا!

موشے عفران کو میری جانب سے ایک پیغام اور دیدینا " پروفیسر بدستور حقارت بھرے انداز میں بولا " لیڈی نصرت کا خیال دل سے نکال دے ورنہ اسے پچھتانا پڑے گا "

" اوہ! — سمجھا! — گویا تم اس حرامزادے کی پشت پناہی کرو گے "

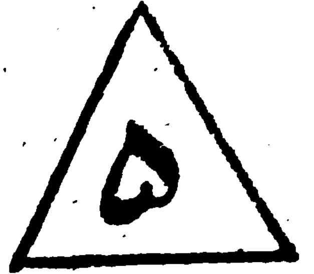
" میں کہتا ہوں دور ہو جاؤ میری نگاہوں کے سامنے سے ورنہ میں تمہاری بوٹیاں اڑا دوں گا " پروفیسر تڑپ کر چیخا — گٹ آؤٹ —

آفاقی کی نگاہوں میں درندگی ابھر آئی ۔۔۔ اس نے پروفیسر کو ایسی ہی نظروں سے دیکھا جیسے کچا چبا ڈالے گا لیکن پھر دوسرے ہی لمحے کسی خیال سے وہ غیر ملکی کی طرف متوجہ ہو کر جھلائے ہوئے لہجے میں بولا ۔

" چلو مارٹن ! ..... ہم پروفیسر سے پھر کسی وقت ملیں گے جملے کے اختتام کے ساتھ ہی وحید نے اسے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے دیکھا ! پھر وہ دونوں ہی انتہائی خاموشی کے ساتھ باہر نکل گئے ! ۔۔۔ پروفیسر کی شعلہ بار نگاہیں بدستور کھلے ہوئے دروازے کی طرف جمی ہوئی تھیں !

کیپٹن وحید کو آفاقی کے اس طرح اچانک نرم پڑ کر کے چلے جانے پر تعجب ہی ہوا تھا ۔ ویسے یہ بھی ممکن تھا کہ آفاقی نے پروفیسر کے نپٹنے کے لئے کوئی اور اسکیم بنائی ہو اور اس وقت مصلحتاً وہاں سے چلا گیا ہو !

وحید کے ذہن میں مختلف خیالات بڑی تیزی سے گڈمڈ ہو رہے تھے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ دوبارہ پائپ کی طرف کارنس پر رینگ رہا تھا ! ۔۔۔ غیر ملکی کا تعاقب کرنا اب اس کے لئے اور بھی ضروری ہو گیا تھا !



موشے غزان رات کے بارہ بج جانے کے باوجود اپنی خوابگاہ میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں غرق تھا!

صورت کے اعتبار سے اسے تنومند ہی کہا جا سکتا تھا! چہرے پر نظر آنے والے کھردرے تاثرات اس کی خشک مزاجی کی غمازی کر رہے تھے لیکن آنکھوں کی چمک اسکی دور اندیشی کا ثبوت تھی!.... بھاری بھرکم جسم کی مناسبت سے اس کا چہرہ بھی خاصا بڑا تھا! — عمر ساٹھ سے تجاوز کرتی نظر آ رہی تھی!

خوابگاہ میں اس وقت ایک سبز رنگ کا نائٹ بلب روشن تھا جس کی روشنی نے اسکے چہرے کو کچھ زیادہ ہی پراسرار بنا رکھا تھا!

تقریباً گذشتہ چالیس منٹ سے وہ ایک ہی پوزیشن میں کشن چیئر پر دھنسا ہوا کچھ غور کر رہا تھا لیکن پھر اس کی محویت مزید برقرار نہ رہ سکی!

دروازے پر ہونے والی دستک سن کر وہ اس طرح چونکا تھا جیسے وہ دستک براہ راست اس کے سر کے کسی نازک ترین حصے پر دی گئی ہو!.......

اس نے نظریں اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا پھر کشن چیئر چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا ــ!

قد کسی طرح بھی چھ فٹ سے کم نہیں رہا ہوگا!

دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے کچھ سوچا پھر بولٹ کھول دیئے۔ــ آنے والا آفاقی کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں تھا! موشے عفران نے اسے نظر بھر کر دیکھا پھر دوبارہ اپنی کشن چیئر پر جا کر بیٹھ گیا۔! چہرہ کسی قسم کے اندرونی جذبات کی ترجمانی سے یکسر عاری تھا لیکن اس کی بڑی بڑی چمکدار نگاہیں بدستور آفاقی کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں!

"کیوں!ــ کیا ہوا ــ" اس نے سپاٹ آواز میں اپنے لڑکے کو مخاطب کیا۔ آواز میں بپھرے ہوئے بادلوں جیسی گھن گرج تھی۔

پروفیسر کے بیان کے مطابق لیڈی نفرت حالات سے پوری طرح باخبر نہیں ہے۔

"کہتے رہو!ــ میں پوری تفصیل سننا چاہتا ہوں"

جواب میں آفاقی نے وہ تمام باتیں دہرا ڈالیں جو اس کے اور پروفیسر تحاور کے درمیان ہوئی تھیں! موشے عفران بڑی سنجیدگی سے سنتا رہا! اس کے چہرے کے تاثرات بدستور نارمل ہی نظر آرہے تھے!

آفاقی کے بیان کے اختتام پر وہ ایک گہری سانس لیکر چیئر سے

اٹھا اور کمرے میں ٹہلنے لگا! انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ کوئی جواب دینے سے پیشتر اس پر غور کرنا چاہتا ہو!

"ڈیڈی! — کیا یہ درست ہے کہ پروفیسر کے علاوہ کوئی دوسرا اس گمشدہ وزیر کے راز سے واقف نہیں ہے" آفاقی نے طویل خاموشی سے اکتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! — پروفیسر نے کسی حد تک ٹھیک ہی کہا ہے"

"اگر یہ بات ہے تو پھر مختلف ممالک کے افراد اس میں دلچسپی کس لئے لے رہے ہیں"

"یہی ایک مسئلہ ایسا ہے جس کا جواب ابھی تک میرے ذہن میں بھی نہیں آیا" مونشے عفران نے معنی خیز لہجے میں کہا" ویسے کوئی نہ کوئی اہم راز اس وزیر سے وابستہ ضرور ہے! ..... تمہیں شاید یہ سنکر تعجب ہوگا کہ ایک بار مجھے اس بیجان مہرے کے لئے پورے دو لاکھ کی آفر ملی تھی! —

"دو لاکھ —" آفاقی کی نگاہیں حیرت سے پھیل گئیں"

"ہاں! — دو لاکھ! ..... لیکن مینے انکار کر دیا تھا! دراصل میں وہ راز جاننے کا خواہشمند تھا جو اس مہرے کی ذات میں مضمر تھا مگر ہزاروں کوششوں کے باوجود میں اسے آجتک نہیں پا سکا!

لیکن اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ پروفیسر اس راز سے واقف ہی ہوگا! ہو سکتا ہے کہ اس نے محض اپنی اہمیت میں اضافہ کے لئے غلط بیانی سے کام لیا ہو"

"یہ بھی ممکن ہے لیکن میں پھر یہی کہوں گا کہ پروفیسر اس کے بارے میں ہم سب سے زیادہ جانتا ہے" مونشے عنفران نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا پھر تھوڑے سے توقف کے بعد بولا۔ "دو لاکھ کی آفر میرے لئے ایک بیجان ہیرے کے عوض بہت معقول تھی! مگر میں نے اسے ٹھکرا دیا"!

جانتے ہو کیوں! ــ مجھے اس کا مشورہ پروفیسر بختاور ہی نے دیا تھا! صرف یہی نہیں بلکہ اس نے یہاں تک کہا تھا کہ وہ اس کے لئے ڈھائی لاکھ بھی دے سکتا ہے"

"اور آپ نے اس کی پیشکش بھی ٹھکرا دی"!

"ہاں! ــ میں نے پروفیسر سے اس کی اہمیت کی وجہ دریافت کی تھی لیکن وہ اپنی بات پر اڑا رہا ــ! اسی بنا پر ہمارے تعلقات بھی بگڑ گئے ورنہ پروفیسر کبھی میرے بہترین دوستوں میں سے تھا"

"ہیرے کی چوری کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے" آفاقی نے پرخیال انداز میں پوچھا"

"میں تمہارا مقصد نہیں سمجھ سکا"

"کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ پروفیسر ہی نے کسی ذریعہ سے اسے غائب کرا دیا ہو"

"نہیں!" پروفیسر ایسا کبھی نہیں کر سکتا!...... میں دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ بختاور کا ہاتھ اس سازش میں نہیں ہوگا! وہ جھکی اور اپنی دھن کا پکا ضرور ہے لیکن دس کروڑ کے عوض بھی وہ اپنے اصولوں سے

کو نہیں توڑ سکتا!

"پھر! — آپ کا شبہ کس پر ہے"

"میرا شبہ — " موشے عفران کے چہرے پر پہلی بار جھلاہٹ کے اثرات ابھرے تھے۔ اس نے آفاقی کو معنی خیز نگاہوں سے گھورا پھر اپنے نچلے ہونٹ چبانے لگا۔"

کمرے میں دو منٹ تک مکمل سکوت طاری رہا۔ پھر گفتگو کی ابتدا اسی نے کی تھی!

"میرا شبہ کچھ ایسے افراد پر ہے جو انتہائی احمق ہیں"

"جی! — میں سمجھا نہیں" آفاقی نے حیرت سے پلکیں جھپکاتے ہوئے پوچھا "کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ مہرہ کس کے پاس ہے"

"ہاں! میں بخوبی جانتا ہوں لیکن اب تم مجھ سے اس بارے میں کوئی دوسرا سوال نہیں کرو گے" موشے عفران نے یکلخت سرد اور غصیلی آواز میں کہا "فی الحال میں تم کو صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ دو چار روز کے اندر اندر میرے شبہے کی تصدیق ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ میں اس آستین کے سانپ کو بھی ہمیشہ کے لیے ختم کر دوں"

"آفاقی نے کوئی سوال نہیں کیا! — اس کی نگاہیں بدستور موشے عفران کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں!

"بینی کے بارے میں مارٹن کا کیا خیال ہے" چند لمحات کے بعد موشے عفران نے پوچھا۔ اس کی آواز میں نرمی تھی"

اسے یقین ہے کہ منی کے اغوا میں بھی اسی نقاب پوش کا ہاتھ ہے جس نے اس پر فائر کیا تھا "

" ہم!..... کیا اس نے نقاب پوش کے بارے میں اپنا کوئی شبہ ظاہر کیا ہے "

" نہیں سر! وہ ابھی تک کسی نتیجے پر نہیں پہونچ سکا.

" تم اسے چوبیس گھنٹے کی مہلت اور دیدو اس کے بعد میں خود سامنے آکر حالات کا جائزہ لوں گا!

" بہتر ہے "

" ٹھیک ہے! تم اب جا کر آرام کرو "

آفاقی کے چہرے پر اچانک بیزاری کے تاثرات ابھر کر گہرے ہوتے چلے گئے!

" کیوں! — کچھ کہنا چاہتے ہو " موشے غفران نے تیزی سے پوچھا۔

" میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ جب آپ کو معلوم ہے کہ چور کون ہے تو پھر آپ "

" آفاقی — " یکلخت موشے غفران کسی زخمی درندے جیسے بھیانک انداز میں غرایا " میں ایکبار پہلے بھی تمہاری غلط سفارش کو مان کر پچھتا چکا ہوں — ! اگر آدم اسوان کو ہیرے کی وصولیابی کے فوراً بعد ہی ختم کر دیا جاتا تو یہ راز لیڈی نصرت تک کبھی نہ پہونچ سکتا!..... بہر حال!..... اتنا ہی بہت ہے کہ میں نے اس وقت تمہاری سفارش کسی مصلحت کی بنا پر

قبول کر لی تھی ۔ لیکن ہیرے کی گمشدگی کے بعد تم مجھے کسی بات کی دھمکی نہیں دے سکتے "۔

"ڈیڈی ۔"

"شٹ اپ!" موشے عفران غصے سے لرزتا ہوا بولا ۔ "میں اب تمہارے منہ سے مزید کوئی بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں! تم اب جا سکتے ہو "

آفاقی نے محض ایک تمسخر آمیز نظر باپ کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھا پھر ایڑی کے بل گھوما اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا!

موشے عفران تھوڑی دیر تک جھلائے ہوئے انداز میں کھڑا ہونٹ چباتا رہا پھر اچانک کسی فوری خیال کے تحت اس کی آنکھیں چمک اٹھیں! اس نے آگے بڑھ کر دروازے کو اندر سے بولٹ کیا پھر تیزی سے اس گول میز کی طرف لپکا جہاں فون موجود تھا! ۔ رسیور اٹھا کر اس نے کسی کے نمبر جلدی جلدی ڈائل کئے پھر جواب کا انتظار کرنے لگا!

اس کے ہونٹوں پر اس وقت شیطانی مسکراہٹ نظر آ رہی تھی!

"ہیلو!" ۔ ایک منٹ بعد ہی رسیور پر کسی کی ٹھوس آواز ابھری ۔

"میں موشے عفران بول رہا ہوں! ..... غور سے سنو! تمہیں فوری طور پر دو کام کرنے ہیں!"

"میں ہر خدمت کے لئے تیار ہوں باس "۔

"درمیان میں مت بولو" ہوشے عفران نے تیز سی لہجے میں کہا " تمہیں کل رات کسی وقت مارٹن کا پتہ صاف کر دینا ہے! ..... دوسری بات زیادہ اہم ہے! — میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح لیڈی نصرت کو اغوا کر لیا جائے لیکن یہ کام تمہیں بہت ہوشیاری سے کام کرنا ہوگا!

لیڈی نصرت آدم اسوان کی موت کے بعد سے بہت زیادہ محتاط ہو گئی ہے "

"آپ فکر مت کریں باس! — میں لیڈی نصرت کے لئے صرف دو روز کی مہلت چاہوں گا! ہو سکتا ہے کہ اس سے پہلے ہی اسے اٹھا لاؤں .....! لیکن مارٹن کے سلسلے میں ....."

" مجھے معلوم ہے کہ مارٹن سے تمہاری گاڑھی چھنتی ہے لیکن تمہیں میرے احکامات پر عمل کرنا پڑے گا!" ہوشے عفران نے سرد لہجے میں کہا پھر جواب کا انتظار کئے بغیر ریسیور رکھ دیا!



دوسری شام کیپٹن وحید کو میجر رضوان کی طرف سے مارٹن کو اغوا کر لینے کی ہدایت ملی تھی! لیکن یہ کام صرف اسی صورت میں کرنا تھا جب مارٹن اپنی زبان کھولنے سے انکار کر دیتا!

مارٹن کی بابت مکمل حالات وحید نے ہی میجر رضوان کو بتائے تھے! گمشدہ ونڈ بیگ کے اس خفیہ راز کی بابت بھی اس نے دریافت کیا تھا لیکن میجر رضوان اسے بڑی خوبصورتی سے ٹال گیا تھا! پروفیسر بختاور کے سلسلے میں بھی کوئی وضاحت نہیں کی گئی!

بہرحال وحید کو اتنا علم ضرور ہو گیا کہ لیڈی نفرت سے وقتاً فوقتاً ملنے کے احکامات کس لئے صادر کئے گئے تھے! قتل کی وہ واردات بھی اس کی سمجھ میں آ گئی جو پرنسٹن تھانے والوں کے لئے معمہ بنی ہوئی تھی!

میجر رضوان کی گفتگو نے کیپٹن وحید کو بہت دل برداشتہ کر دیا تھا! اسے امید تھی کہ پروفیسر بختاور کے مکان پر ہونے والی گفتگو کی تفصیل سننے کے بعد اس کا پراسرار چیف اسے حالات کی نوعیت سے مزید آگاہ کر دیگا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ میجر رضوان نے بڑے خشک الفاظ میں اسے محض احکامات کی پیروی کی ہدایت دی تھی۔!

وحید کی جھلاہٹ قدرتی امر تھی! وہ گھر سے یہ فیصلہ کر کے نکلا تھا کہ اپنے دماغ کے سارے بخارات مارٹن پر جھاڑ دے گا!۔ چنانچہ اس وقت اس کی موٹر سائیکل کیفے مون لائٹ کی طرف فراٹے بھر رہی تھی۔! مارٹن کی خفیہ رہائش کا علم اسے پروفیسر بختاور کے مکان سے اس کا تعاقب کرنے کے بعد ہی ہوا تھا!

موٹر سائیکل کی تیز رفتاری کے ساتھ ساتھ وحید کا ذہن بھی پرواز کر رہا تھا! گمشدہ وزیر اس کے لئے ایک اہم معمہ بن کر رہ گیا تھا! آفاقی اور پروفیسر بختاور کے درمیان ہونے والی گفتگو کے بعد وہ اسی نتیجہ پر پہونچا تھا کہ آدم اسوان جسے پراسرار طور پر قتل کیا جا چکا ہے گمشدہ وزیر کے اہم راز سے واقف رہا ہوگا!...... خود پروفیسر نے کہا تھا کہ آدم اسوان ہی نے اس مہرے کو چوری کیا تھا!۔۔۔ بعد میں موشے غفران اپنے وعدوں سے منحرف ہو گیا ہوگا اور پھر انتقامی کارروائی کے طور پر ہی آدم اسوان نے لیڈی نصرت سے گٹھ جوڑ کر ڈالی۔ بعد میں اسے بھی ختم کر دیا گیا۔ اب موشے غفران کے لئے صرف دو ہی

ہستیاں ایسی باقی رہ گئی تھیں جو پراسرار مہرے کے راز سے واقف تھیں ۔۔! پروفیسر مختاور جس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ گمشدہ وزیر کی اہمیت سے واقف ہے! دوسری شخصیت لیڈی نصرت کی تھی ! وحید کا ذہن حالات کے پیش نظر مختلف الجھی ہوئی کڑیوں کو آپس میں ملا کر کسی آخری نتیجے پر پہونچنے کے لیے کوشاں تھا لیکن کچھ سوالات اب بھی باقی رہ گئے تھے مثلاً ۔۔۔

"گمشدہ وزیر کی اہمیت کیا تھی جس کے لیے مختلف ممالک کے نمائندہ بڑی سرگرمی سے حصہ لے رہے ہیں ؟"

"پروفیسر مختاور اگر مہرے کی اہمیت سے واقف ہے تو پھر آفاقی نے اسے چھوڑ کیوں دیا ۔۔! وہ پروفیسر کو اغواء بھی کر سکتا تھا ؟"

"آدم اسوان کو کن لوگوں نے قتل کیا اور ہینی اسوان کا کیا بنا ؟"

"مارٹن کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے! ۔۔۔ کیا وہ بھی موجودہ معاملات سے واقفیت رکھتا ہوگا ؟"

وحید ان سوالات پر ذہنی جمنا سٹک کرتا ہوا کیفے مون لائٹ کے پارکنگ شیڈ تک پہونچ گیا! گاڑی اسٹینڈ پر کھڑی کر کے وہ سیدھا مین گیٹ کی طرف آیا پھر اندرونی ہال میں پہونچکر اس نے وہاں بیٹھے ہوئے افراد کا جائزہ لیا! ۔ مارٹن وہاں موجود تھا چنانچہ وحید رہائشی کمروں والے زینوں کو طے کرتا ہوا دوسری منزل تک آیا پھر اس نے بڑے دھڑلے کے ساتھ روم نمبر تھرٹی ٹو پر دستک دی تھی! حفظ ما تقدم کے طور پر

اس کا سیدھا ہاتھ پتلون کی جیب میں پڑے ہوئے امریکن کولٹ آٹومیٹک کے دستے پر مضبوطی سے جما ہوا تھا۔!

کمرے کے پیچھے سے کسی کے قدموں کی آہٹ ابھری پھر بولٹ کرنے کی آواز سنائی دی اس کے بعد دروازہ کھلا۔ مارٹن کے علاوہ وہ کوئی اور نہیں تھا۔ اس وقت بھی اس کے چہرے پر ڈاڑھی اور مونچھ نظر آ رہی تھی! وحید نے اس کی بائیں کنپٹی کو غور سے دیکھا لیکن اسے زخم کا کوئی معمولی سا نشان بھی نظر نہیں آیا!

"فرمائیے۔" مارٹن نے وحید کو گھورتے ہوئے پوچھا۔ "کس سے ملنا ہے آپ کو۔"

"میں آپ سے آدم اسوان کے سلسلے میں ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔" وحید نے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

"آدم اسوان!۔ معاف کیجئے گا مسٹر۔ آپ کو شاید غلط فہمی ہوئی ہے! میں اس نام کے کسی آدمی سے واقف نہیں ہوں۔"

"کیا تم ٹھیک کہہ رہے ہو مسٹر مارٹن۔"

"مارٹن!۔" غیر ملکی نے اس بار بھی انکاری کرتے ہوئے حیرت کا اظہار کیا۔ "یہ نام بھی میرے لئے۔"

"اندر چلو۔" وحید نے سخت آواز میں جواب دیا پھر اسے دھکا دیتا ہوا تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ آٹومیٹک والا ہاتھ باہر نکالنے میں بھی اس نے بڑی پھرتی کا مظاہرہ کیا تھا۔!

مارٹن کے تیور یکلخت خطرناک ہو گئے! اس کی نگاہیں وحید پر جمی ہوئی تھیں!

"کیا میں اس حرکت کا مطلب پوچھ سکتا ہوں"

"ضرور پوچھو لیکن اس سے پیشتر تمہیں یہ بتانا ہوگا کہ آدم اسوان کی موت میں تم نے کس کے حکم سے حصہ لیا تھا؟"

میں کسی آدم اسوان کو نہیں جانتا" مارٹن نے تیزی سے جواب دیا۔ لہجہ میں جھلاہٹ تھی۔

"میرے نام سے شاید واقف نہیں ہو" وحید سرد لہجے میں بولا پھر اس نے اپنا تعارف بھی کرا ڈالا" خاکسار کو کیپٹن وحید کہتے ہیں مسٹر مارٹن! کاغذی کارروائی کرنے سے پہلے مجرموں کا حلیہ تبدیل کر دینا میری ہوبی ہے کیا پتہ تم گرفتاری کے بعد کسی لیڈر کے سالے ثابت ہو؟"

"لیکن میں ابھی تک سمجھ نہیں سکا کہ آخر ان تمام باتوں کا مقصد کیا ہے" مارٹن نے احتجاج کیا" مجھے یقین ہے کہ کسی پرانے دشمن نے میرے خلاف پولیس کے کان بھر دیئے ہیں"

چلو مانے لیتا ہوں کہ تمہارا خیال ٹھیک ہے! لیکن کیا تم مجھے اب یہ بتا سکو گے کہ تمہارا وہ پرانا دشمن کون ہو سکتا ہے"

"مم!..... میں نہیں جانتا!..... لل..... لیکن اس میں ضرور کسی کی شرارت ہوگی" مارٹن سٹپٹا گیا۔"

"اداکاری کرنے کی کوشش مت کرو مارٹن؟" وحید کا لہجہ اچانک سرد ہو گیا" میں مجرموں کے ساتھ رعایت کرنے کا عادی نہیں ہوں!. سیدھی طرح راہ راست پر آجاؤ اسی میں تمہاری بھلائی ہے!

دوسری شکل میں تمہاری ہڈیوں کی ٹوٹ پھوٹ کی ذمہ داری مجھ پر نہیں ہوگی۔"

"کیا معلوم کرنا چاہتے ہو کیپٹن" مارٹن نے اُسی سپاٹ لہجے میں کہا لیکن اس کی نگاہوں سے جھلکنے والی عیاری وحید سے پوشیدہ نہ رہ سکی۔"

"پہلا سوال ___ ! تم نے آدم اسوان کو کس کی ایما پر قتل کیا تھا؟"

"اس کا جواب میں پہلے بھی دے چکا ہوں ! یہ نام میرے لئے بالکل نیا ہے۔"

"ہُم ___ ! دوسرا سوال !..... کیا یہ غلط ہے کہ اس وقت تمہارے چہرے پر میک اپ ہے؟"

مارٹن ایک ثانئے کے لئے چونکا لیکن دوسرے ہی لمحے خود پر قابو پاتا ہوا بولا

"ہاں ! ___ یہ ٹھیک ہے کہ میں اس وقت میک اپ میں ہوں ! لیکن یہ کوئی جرم نہیں ہے"

"شاید ! ___ تیسرا سوال !...... موشے عفران اور آفاقی سے تمہارے کیا تعلقات ہیں"

"میں یہ نام بھی پہلی بار سن رہا ہوں"

"اوہ ! ___ چوتھا سوال !...... تم آفاقی کے ساتھ گذشتہ رات گرے کلرکی امپالا میں پروفیسر بختاور کی رہائش گاہ پر کیوں گئے تھے"

"میں کسی پروفیسر بختاور سے واقف نہیں ہوں" مارٹن نے بدستور ناگوار لہجے میں جواب دیا۔

"گڈ ! ___ پانچواں سوال !..... اس گمشدہ وزیر کا راز کیا ہے جسکے

لئے آدم اسوان کو ٹھکانے لگا یا گیا تھا ؟"

مارٹن چونکا لیکن پھر اس نے اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پانے میں بھی بڑی خود اعتمادی اور جلد بازی کا مظاہرہ کیا تھا!

"گمشدہ وزیر!...... میں نہیں سمجھ سکا کہ آخر ـــ"

"مارٹن ـــ" اچانک وحید کی پیشانی شکن آلود ہو گئی ـــ وہ خطرناک انداز میں بولا "کیا تم یہ پسند کرو گے کہ میں اب زبان کے بجائے ہاتھ کا آزادانہ استعمال شروع کر دوں "

مارٹن بدستور کینہ توز نگاہوں سے وحید کو گھورتا رہا ـــ ایک لمحے کے لئے کمرے میں موت کی سی خاموشی طاری رہی پھر وہی ہوا جس کی توقع وحید کو پہلے سے تھی! ـــ مارٹن نے بجلی جیسی پھرتی سے چھلانگ لگائی لیکن وحید بڑی خوبصورتی سے ڈاج دے گیا پھر اس سے پیشتر کہ مارٹن پلٹتا" وحید نے آدمخور چیتوں جیسی پھرتی کا مظاہرہ کیا ـــ اس نے تیزی سے گھوم کر آٹومیٹک کے دستے سے مارٹن کے سر پر بھرپور وار کیا پھر جیسے ہی وہ زمین پر گرا وحید کی لات چل پڑی! یکے بعد دیگرے چہرے پر جوتوں کی نوک سے لگائی جانے والی کھوپڑی شکن ٹھوکروں نے مارٹن کے تمام کس بل ڈھیلے کر دیئے! وہ فرش پر تڑپ تڑپ کر ڈکراتا رہا لیکن وحید کی حرکتیں اس وقت تک جاری رہیں جب تک مارٹن نے زبان کھولنے کا وعدہ نہیں کر لیا!

"چلو! ـــ اب جلدی سے شروع ہو جاؤ ورنہ اس بار میں

زیادہ سختی سے پیش آؤنگا۔ وحید نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورتا ہوئے کہا۔

"مم!..... میں!..... تمہیں سب کچھ بتا سکتا ہوں کیپٹن لیکن ایک شرط پر۔" مارٹن نے آستین سے اپنے چہرے پر بہتے ہوئے خون کو پونچھتے ہوئے کہا۔ تمہیں میری زندگی کی ضمانت لینی ہوگی"! مجھے کسی ایسے محفوظ مقام پر پہونچانا ہوگا جہاں تک موشے عفران اور آفاقی کی نظریں نہ پہونچ سکیں ورنہ وہ مجھے ختم کردیں گے۔"

"ٹھیک ہے!..... لیکن اب وقت برباد کئے بغیر الف سے ے کر ٹری یے تک کہتے چلے جاؤ!۔ دروغ گوئی کی کوشش مت کرنا ورنہ میں تم کو بڑی اذیتناک موت ماروں گا!

مارٹن ایک لمحے کے لئے چپ چاپ پڑا اپنی اکھڑتی ہوئی سانسوں پر قابو پاتا رہا پھر اس نے اٹکتے اٹکتے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"آدم اسوان کو میں نے ہی گولی ماری تھی!..... اس کے احکامات مجھے موشے عفران کی طرف سے ملے تھے! اس نے مجھے پانچ ہزار دیئے تھے۔ میں اپنے مقصد میں بڑی آسانی سے کامیاب ہوگیا!..... لیڈی نصرت کے ایک ملازم کو بیہوش کرنے کے بعد میرا راستہ صاف ہوگیا مگر وہ نقاب پوش!..... اگر وہ نہ آگیا ہوتا تو میں بینی کو بھی ختم کرکے فرار ہوجاتا اور لیڈی نصرت پروگرام کے عین مطابق پھنس جاتی۔"

"کیا مطلب!۔" وحید نے جلدی سے پوچھا۔ "کیا آدم اسوان کو لیڈی نصرت کی رہائش گاہ پر مارا گیا تھا"

"ہاں!...... میرا خیال ہے کہ آدم اسوان کی لاش پرنسٹن کے تھانے پر پھنکوانے کی حرکت اسی نے کی ہو گی۔"

"گویا ابھی تک لیڈی نصرت اسی کے قبضے میں ہو گی! ـــ کیوں؟"

"میں نہیں کہہ سکتا!...... نقاب پوش کی نظروں سے بچ کر بھاگ نکلنے کے علاوہ میں نے کسی بات پر غور نہیں کیا تھا!...... مارٹن ہانپتے ہوئے بولا ـــ" ویسے میں اتنا جانتا ہوں کہ جس وقت میں نصرت منزل میں داخل ہوا تھا اس وقت وہ گھر پر نہیں تھی۔"

"ہُم! ـــ کہتے رہو! میں سن رہا ہوں۔"

"میرا خیال ہے کہ پہلے میں اس منحوس شطرنج کے گمشدہ وزیر کے بارے میں بتا دوں جس وجہ سے یہ سب سارا ڈرامہ اسٹیج کیا گیا ہے!...... دراصل موشے عفزان نے وہ شطرنج مصر کے میوزیم سے اڑائی تھی!...... کسی طرح اسے یہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ شطرنج کا وہ بیجان وزیر بہت قیمتی ہے! بہرحال موشے عفزان نے آدم اسوان کے ساتھ مل کر اسے میوزیم سے غائب کر دیا پھر وہ بھاگ کر یہاں آ گیا اس لئے کہ مختلف ممالک کے نمائندے بھی اسی پھیرے میں دلچسپی لے رہے تھے۔"

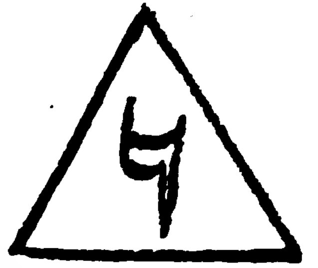
مارٹن ایک لمحے کے لئے رکا پھر اس نے چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے کہنا شروع کیا ـــ

"یہاں آنے کے بعد بھی موشے عفزان کو اس بات کا خطرہ لاحق تھا کہ کچھ پارٹیاں اس کا تعاقب ضرور کریں گی ـــ چنانچہ اس نے شطرنج کے اس

منحوس وزیر کو اپنی خوابگاہ کے ایک خفیہ حصے میں چھپا دیا مگر کسی طرح وہ منحوس وزیر...... پہنچ ! ...... آ آ...... آ...... حق ؟

کیپٹن وحید کچھ اتنا ہی محو تھا کہ اس نے بیرونی دروازہ کھلنے کی ہلکی سی آہٹ بھی نہیں سنی ! چونکا تو وہ اسی وقت تھا جب اس نے مارٹن کی پیشانی سے خون کا فوارہ ابلتے دیکھا ! ـــــ دوسرے ہی لمحے وہ تیزی سے دروازے کی طرف جھپٹ پڑا ـــــ ! بس اس نے محض اتنا ہی دیکھا تھا کہ ایک انسانی ہاتھ دروازے سے باہر ہوا پھر دروازہ بند کرنے میں بھی حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ کیا گیا !

وحید نے کچھ سوچے سمجھے بغیر ہی بند دروازے کو پوری قوت سے پیٹنا شروع کر دیا !



خوابگاہ میں رکھے ہوئے فون کی گھنٹی جیسے ہی بجی لیڈی نصرت نے ہاتھ میں دبے ہوئے انگریزی رسالے کو بند کیا پھر مسہری سے تیزی سے اٹھ کر فون کے قریب آ گئی!

"ہیلو! ۔۔۔ لیڈی نصرت اسپیکنگ ۔۔۔" اس نے ریسیور اٹھا کر ماؤتھ پیس میں کہا۔

"میں ہوشنگ بول رہا ہوں لیڈی صاحبہ" دوسری جانب سے ہوشنگ کی آواز ابھری ۔۔۔

"کوئی خاص خبر ۔۔۔"

"ہاں! ۔۔۔ میرے آدمیوں نے خبر دی ہے کہ گذشتہ رات آفاقی کسی غیر ملکی کے ساتھ پروفیسر بختاور سے ملا تھا! ۔۔۔ ان کے درمیان تھوڑی دیر تک

نگرما گرمی ہوئی پھر آفاقی چپ چاپ وہاں سے واپس لوٹ آیا۔

"تفصیل بیان کرو۔" لیڈی نصرت نے تیزی سے کہا۔ لہجے میں ہیجانی کا عنصر بھی شامل تھا!

تقریباً تین منٹ تک وہ خاموشی سے بیان کی جانے والی تفصیل سنتی رہی! اس عرصے میں اس کے چہرے پر یکے بعد دیگرے مختلف تاثرات ابھرے تھے!

"ہونہہ ۔۔۔" دوسری جانب سے گفتگو ختم ہونے کے بعد اس نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔ "اگر آفاقی یا اس کا غیر ملکی ساتھی پروفیسر کو گولی مار دیتا تو کیا ہوتا!...."

"ایسا ناممکن تھا! میرا آدمی اس وقت کمرے کے باہر راہداری میں کھلنے والی کھڑکی کے قریب تھا! آفاقی یا غیر ملکی کی ایک معمولی سی حرکت بھی انہیں جہنم رسید کر دینے کے لئے کافی ہوتی۔"

"اس کے باوجود تم آئندہ سے اپنی حماقت کا ثبوت نہیں دو گے! میں نے پہلے بھی یہی حکم دیا تھا کہ پروفیسر کی نگرانی تمہارے ذمہ ہوگی۔"

"ٹھیک ہے لیڈی صاحبہ! ۔۔۔ مگر میرا وہ آدمی بھی۔"

"شٹ اپ! ۔۔۔ میں بحث نہیں کرتی!...." لیڈی نصرت نے غصیلی آواز میں کہا۔ "آئندہ سے تم صرف وہی کرو گے جو میں کہوں گی۔"

"بہتر ہے۔"

"بینی کے سلسلے میں کیا بنا؟"

"میں نے اپنے آدمیوں کو لگا دیا ہے! وہ بہت جلد اسے ڈھونڈ نکالیں گے ۔"

"پروفیسر کی طرف سے غفلت مت برتنا ورنہ سارا کھیل چوپٹ ہو جائے گا ۔"

"ٹھیک ہے! ـــ اب میں بذات خود ہی اسے دیکھوں گا ۔"

"پرنسٹن تھانے کی کیا رپورٹ ہے"

"پولیس ابھی تک کسی آخری نتیجے پر نہیں پہنچ سکی ۔"

"ٹھیک ہے! ـــ مجھے ایک ایک منٹ کی رپورٹ ملتی رہنا چاہیئے۔"

لیڈی نصرت نے کہا پھر ریسیور رکھ کر اٹھی اور کمرے میں ٹہلنے لگی!

چہرے پر تفکرات کے اثرات صاف طور پر نظر آ رہے تھے! ـــ آدم اسوان کی موت اور بیٹی کے اغوا کے بعد سے وہ محض نصرت منزل تک محدود ہو کر رہ گئی تھی! ..... احتیاط کے طور پر اس نے یہی مناسب سمجھا تھا کہ جب تک اسے ہوشے غفران کے آئندہ اقدامات کے بارے میں مکمل علم نہ ہو جائے باہر نکلنا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے! ظاہر ہے کہ آدم اسوان کو ختم کرنے کے بعد مجرم اب اس میں بھی دلچسپی لینے سے گریز نہیں کر سکتے تھے ۔!

تھوڑی دیر تک وہ کچھ سوچتی رہی پھر کسی خیال کے تحت اس نے فون کے قریب آ کر ریسیور اٹھایا اور پروفیسر کے گھر کے نمبر گھمانے لگی! ....

اس وقت شام کے پانچ کا عمل رہا ہوگا! اسے امید تھی کہ پروفیسر ابھی اپنی

لیباٹری کے لئے روانہ نہیں ہوا ہوگا! — خیال غلط نہیں ثابت ہوا — ! ایک منٹ بعد دوسری جانب سے خود پروفیسر ہی نے کال ریسیو کی تھی!

"میں لیڈی نصرت بول رہی ہوں پروفیسر! — کیا یہ اطلاع ٹھیک ہے کہ گذشتہ رات تمہارے اور آفاقی کے درمیان گرماگرمی ہوگئی تھی" —

"ہاں! — لیکن تم کون ہوتی ہو میرے نجی معاملات میں دلچسپی لینے والی" پروفیسر نے جھلائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"ناراض مت ہو مائی ڈیئر پروفیسر" — لیڈی نصرت نے تیزی سے کہا — "آدم اسوان کی موت کے بعد اب صرف ہم دونوں کی شخصیت ایسی باقی رہ گئی ہے جو موشے عفران کے لئے خطرے کا باعث بن سکتی ہے"

"ختم کرو اس منحوس ٹاپک کو — ! مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے" دوسری جانب سے کہا گیا — "موشے عفران کے فرشتے بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"

"مجھے معلوم ہے لیکن اس کے باوجود احتیاط لازم ہے"

"مطلب کی بات کرو لیڈی نصرت! — تم کیا چاہتی ہو"

"میں صرف موشے عفران سے آدم اسوان کی موت کا انتقام لینا چاہتی ہوں اور اس سلسلے میں صرف تم میری مدد کر سکتے ہو"

"ٹھیک اسی وقت جب لیڈی نصرت نے یہ جملے ادا کئے تھے خوابگاہ کی اس کھڑکی سے جو باہر کی جانب کھلتی تھی — ایک سیاہ پوش بڑی آہستگی سے خوابگاہ میں آگیا — اس کے پورے جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس

تھا! چہرے پر محض دو چمکتی ہوئی آنکھیں نظر آ رہی تھیں باقی حصہ نقاب میں چھپا ہوا تھا — !

خوابگاہ میں داخل ہو کر سیاہ پوش نے ایک نظر لیڈی نصرت پر ڈالی پھر دبے قدموں چلتا ہوا اس کی عین پشت پر پہونچکر کھڑا ہو گیا — ! لیڈی نصرت کے فرشتوں کو اس کا علم نہیں ہو سکا۔

" آئی ایم سوری لیڈی نصرت ! — میں اس سلسلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔" ریسیور پر پروفیسر کی آواز ابھری " ویسے میرا مشورہ اگر قبول کرو تو موشے عفران اور گمشدہ وزیر کے راستے سے ہٹ جاؤ ورنہ حالات تمہارے حق میں خطرناک ہی ثابت ہونگے "

" پلیز پروفیسر! — کیا تم کو اس بات کا احساس بھی نہیں ہے کہ آدم اسپائن عزیب مفت میں مارا گیا ہے "

" اسے اپنی حماقت کی سزا ملی تھی اس لئے مجھے اس کی موت پر کوئی افسوس نہیں ہے "

" کیا تم آفاقی سے اپنی بے عزتی کا بدلہ بھی نہیں لینا چاہتے "

" نان سنس ! ..... میرے نجی معاملات سے تمہیں کوئی غرض نہیں ہونی چاہئیے " پروفیسر نے جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم کر دیا گیا !

لیڈی نصرت ایک ثانئیے تک کریڈل کو ٹیپ کرتی رہی پھر اس نے بھی ریسیور رکھ دیا اس کے بعد وہ تیزی سے اٹھی لیکن دوسرے ہی لمحے

وہ اچھل پڑی پشت پر کھڑے ہوئے نقاب پوش نے بڑی خوبصورتی سے اس کے بلاؤز میں رکھا ہوا لیڈیز آٹومیٹک اچک لیا تھا!

لیڈی نصرت تیزی سے گھوم کر اسے خوفزدہ نظروں سے گھورنے لگی!

اسے حیرت تھی کہ وہ اس کی خوابگاہ میں کسی طرح پہونچ گیا جبکہ کھلی ہوئی کھڑکی دوسرے فلور پر واقع تھی اور اس کے اپنے خیال کے مطابق اس کے ملازم پورے احاطے کی نگرانی پر تعینات تھے!

"میرا خیال ہے کہ اب ہم دوستانہ فضا میں گفتگو کر سکتے ہیں" سیاہ پوش نے لیڈیز آٹومیٹک کو مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا پھر اسے چست پتلون کی جیب میں ڈال لیا۔

"کون ہو تم" لیڈی نصرت نے تھوک نگلتے ہوئے سوال کیا۔ چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں! ابھی تک وہ اپنے بگڑے ہوئے تنفس پر بھی قابو پانے میں بری طرح ناکام رہی تھی!

"تمہارا کیا خیال ہے میڈم"

"تم! ۔ میں! ۔" میں نہیں سمجھ سکتی کہ تم یہاں کس مقصد سے آئے ہو"

"بہر حال! تمہیں کسی نہ کسی غیر متوقع مہمان کے آنے کی امید ضرور تھی! دوسری شکل میں تمہارے ملازمین احاطے کی نگرانی نہ کر رہے ہوتے" سیاہ پوش ٹھوس آواز میں بولا "کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تمہیں آجکل کس قسم کا خطرہ لاحق ہے"

"مم! ــــ مجھے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے" لیڈی نصرت نے بسہار کسی حد تک اپنی بے بسی پر قابو پاتے ہوئے جواب دیا۔"

"غلط بیانی سے کام لے رہی ہو میڈم! ...... کم از کم پرانے واقف کاروں سے تمہیں جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے"

"میں نہیں جانتی کہ تم کون ہو"

"ذہن پر زور دیکر دیکھو! ــــ ممکن ہے تم مجھے پہچان لو"

جواب میں لیڈی نصرت نے اپنے ذہن کو کریدا لیکن اسے مایوسی ہی ہوئی! ویسے اس کی نگاہیں بدستور سیاہ پوش کی آنکھوں میں جھانک رہی تھیں ــــ!

"آئی ــــ سی! ...... میرا خیال ہے کہ تمہارا ذہن آج کل محض شطرنج کے ایک بیجان مہرے میں الجھا ہوا ہے! ...... کیوں! میرا اندازہ غلط تو نہیں ہے"

مہرے کے نام پر لیڈی نصرت بری طرح چونکی ــــ لیکن اس سے پیشتر کہ وہ کوئی جواب دیتی سیاہ پوش نے دوسرا وار بھی کر دیا۔

"ویسے میں تمہاری دور اندیشی کی داد ضرور دوں گا! .... تم نے جس خوبصورتی سے پولیس سے گلو خلاصی کے پیش نظر آدم اسوان کی لاش کو پرنسٹن کے تھلنے کے قریب پھنکوایا ہے وہ صرف تمہارا ہی حصہ تھا! ــــ کیسی رہے گی میڈم اگر میں تھانہ انچارج کو اس حقیقت سے آگاہ کر دوں"

"یہ سراسر غلط ہے" لیڈی نصرت نے سنبھالا لینے کی ناکام کوشش

کرتے ہوئے کہا "میں نے آدم اسوان کا نام اور اس کے پراسرار قتل کے بارے میں اخبار میں ضرور پڑھا تھا! — لیکن میں"......

"مجھ سے نہیں چھپے گی میڈم اس لئے بیکار اپنی انرجی مت برباد کرو"

سیاہ پوش نے اس کا جملہ کاٹتے ہوئے کہا "میرے پاس آدم اسوان کے قاتل کی وہ تصویر بھی موجود ہے جو تمہارے ڈرائنگ روم میں اتاری گئی ہے۔! کیا تم بتا سکو گی کہ وہ غیر ملکی اور آدم اسوان اور اس کی لڑکی بینی اسوان تمہارے ڈرائنگ روم میں کس مقصد سے اکٹھا ہوئے تھے"

لیڈی نصرت نے سیاہ پوش کو پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھا پھر ہونٹ چبانے لگی! — چہرے کی رنگت کسی خطرے کے احساس سے زرد پڑ گئی!

"مجھے افسوس ہے کہ تمہاری خوابگاہ تک پہونچنے کے لئے مجھے تمہارے ایک ملازم کو بیہوش کرنا پڑا ہے لیکن یہی طریقہ موشے عفران کا کوئی نمائندہ بھی اختیار کر سکتا تھا"

"گ!..... کیا!..... تم....."

"گھبراؤ نہیں میڈم!..... میں موشے عفران کا کوئی نمائندہ نہیں ہوں"

سیاہ پوش نے معنی خیز انداز میں کہا "میں تنہا رہ کر اپنا مقصد پورا کرنے کے اصول کا پابند ہوں"

"تم!..... مجھ سے کیا چاہتے ہو"

"صرف اتنا کہ تم خاموشی سے میرے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو جاؤ!... دوسری شکل میں بھی تمہیں بہرحال میرے ساتھ ہی جانا ہوگا! ویسے تمہاری

اطلاع کیلئے فی الحال صرف اتنا بتا سکوں گا کہ کچھ روز تمہیں مہمان کی حیثیت سے رکھکر واپس پہونچا دیا جائے گا! — بولو! کیسا خیال ہے "

" میں یہاں بھی تمہارے کام آسکتی ہوں "

" شٹ اپ " یکلخت سیاہ پوش سخت آواز میں غرایا " مجھے پچھڑی ہوئی ہڈیوں سے کبھی بھی کوئی دلچسپی نہیں رہی! ...... میرے سوال کا جواب دو ..... کیا تم خوشی سے میرے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو "

" کک! — کہاں .....؟ "

" یہ میری مرضی پر منحصر ہے میڈم " سیاہ پوش دوبارہ نرم مگر معنی خیز انداز میں بولا " اپنے ذہن سے یہ خیال نکال دو میڈم کہ میں عوشے عفران کا آدمی ہوں! — اگر ایسا ہوتا تو میرا ٹریٹمنٹ بھی مختلف ہی ہوتا! اب شاید تم یہ دریافت کرو گی کہ میں تم کو کہاں اور کیوں لیجانا چاہتا ہوں؟ کہاں کا جواب میں نہیں دے سکتا لیکن کیوں کا جواب تمہیں میرے ساتھ چلنے کے بعد معلوم ہو جائیگا "

لیڈی نصرت نے اسبار فوراً ہی کوئی جواب نہیں دیا! چند لمحات تک وہ کسی ذہنی الجھاوے میں پھنسی ہونٹ چباتی رہی پھر فیصلہ کن آواز میں بولی —

" میں تیار ہوں — ! کیا اب بھی تم مجھے اپنے بارے میں کچھ بتانا پسند نہیں کرو گے؟ "

" وقت مت ضائع کرو میڈم! — میں کون ہوں تمہیں اس کا جواب

بھی جلد مل جائے گا! ...... ویسے کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ تم چلنے سے پیشتر ہوشنگ کے نام ایک خط چھوڑ دو جس میں اس بات کا اظہار ہو کہ کسی خاص مصلحت کی بنا پر تم کچھ روز کے لئے پوشیدہ رہو گی؟

لیڈی نصرت کوئی جواب دیئے بغیر ہی مغربی گوشے میں رکھی ہوئی رائٹنگ ٹیبل کی طرف گھوم گئی!



سیاہ رنگ کی ڈیلیوری ویم برکلے اسٹریٹ کی چھیانوی عمارت کے سامنے پہونچکر رکی تھی پھر اس کا دروازہ کھلا اور ایک بھاری بھرکم

آدمی اچھل کر باہر آگیا ۔ قد کے اعتبار سے اسے ٹھنگنا ہی کہا جا سکتا تھا لیکن بدن کے لحاظ سے وہ بھاری بھر کم تھا! جسم پر پتلون اور آدھی آستین کی شرٹ موجود تھی جس میں سے اسکے بازوؤں کی ٹھوس مچھلیاں صاف نظر آرہی تھیں ۔ سر بھی جسم کے اعتبار سے موٹا ہی تھا ۔ گردن نہ ہونے کے برابر تھی!

بند پھاٹک کے اندر کھڑے ہوئے یہودی چوکیدار نے اسے معنی خیز نگاہوں سے گھورا ۔

"کس سے ملنا ہے" اس نے آنے والے کو سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے خشک آواز میں پوچھا ۔

"موشے عفران سے! انہیں میری آنے کی اطلاع کر دو" نووارد نے دائیں بائیں دزدیدہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا" لہجہ ٹھوس کرخت اور وزن دار تھا"

"تمہارا نام"

"ریگی براؤن" ٹھنگنے قد جسم والا غرایا" جلد کرو مکھی چوس کی اولاد ۔ میرا وقت بہت قیمتی ہے"

یہودی کی کنپٹیاں کسی خطرناک ارادے سے پھڑپھڑا اٹھیں ۔ اس بار اس نے آنے والے کو بگڑے ہوئے تیور سے گھورا پھر کسی خیال سے پلٹ کر احاطے کی طرف ہو لیا ۔!

"آنے والا پھاٹک پر کھڑا رہا لیکن اسے زیادہ دیر انتظار نہیں

کرنا پڑا ـــ دو منٹ بعد ہی یہودی چوکیدار دوبارہ اس کے سامنے موجود تھا۔!

"کیوں! ـــ کیا بات ہے" ریگی نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"جا سکتے ہو اندر ـــ" یہودی نے سرد لہجے میں جواب دیا "باس کا یہی حکم ہے! لیکن ذرا محتاط ہو کر جانا" اگر احاطے کی نگرانی کرنے والے کتوں میں سے کسی نے تمہاری خیریت پوچھ لی تو اس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں ہوگی"۔

"کیا مطلب! ـــ کیا تمہارے علاوہ یہاں دوسرے کتے بھی نگرانی کے لئے موجود ہیں" ریگی کے چہرے کے جوڑ بھی مچلنے لگے ـــ وہ یہودی کو ایسی ہی خطرناک نظروں سے گھور رہا تھا جیسے کچا چبا ڈالنے کے امکانات پر غور کر رہا ہو۔ پھر وہ انتہائی خشک لہجے میں بولا تھا۔

"ریگی سے شاید ناواقف ہو سور کی اولاد! ..... آئندہ خیال رکھنا ورنہ ٹانگیں چیر کر تمہارے وجود کو دو حصوں میں منقسم کر دینا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہوگا! ـــ سمجھے .....؟

پھر اس سے پہلے کہ چوکیدار جواب میں کچھ کہتا ریگی مشینی انداز میں گھوما اور عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا ایک منٹ بعد ہی وہ موشے عفران کی خوابگاہ میں اس کے سامنے موجود تھا لیکن اس وقت وہ کسی بھیگی بلی کی طرح نظریں جھکائے کھڑا تھا!

موشے عفران اس وقت بھی کیشن چیئر پر جما بیٹھا تھا۔ جسم پر

نائٹ گاؤن موجود تھا! چند ثانیئے تک وہ ریگی کو سپاٹ انداز میں دیکھتا رہا پھر اس نے نظر اٹھا کر دیوار گیر کلاک کو دیکھا جو رات کے گیارہ کا اعلان کر رہی تھی!

ریگی بدستور نظریں جھکائے کھڑا رہا۔!

"کیا خبر لائے ہو۔" موشے غفران کی بھاری آواز خوابگاہ میں گونجی۔

"میں نے مارٹن کو رستے سے ہٹا دیا ہے باس۔" ریگی نے پہلی بار نگاہیں اوپر کرتے ہوئے گہری سنجیدگی سے کہا۔ "آپ نے مارٹن کے کانٹے کو ٹھیک وقت پر نکال پھینکنے کا ارادہ کیا تھا۔"

مجھے اس بات کی اطلاع مل چکی ہے تم نے مارٹن کو ختم کر دیا۔

"لیکن باس! ۔ آپ کو شاید یہ نہیں معلوم ہوا ہوگا کہ اس وقت مارٹن کے کمرے میں اور کون موجود تھا۔"

"کون تھا۔" موشے غفران نے اس بار بھی چونکے بغیر پوچھا۔

"وہ سی۔ آئی۔ ڈی کا پرانا اور تجربہ کار انسپکٹر جمشید تھا۔" ریگی نے تیزی سے جواب دیا۔ "اس نے مارٹن کو زدوکوب کر کے گمشدہ وزیر کے راز اگلنے پر مجبور کر دیا تھا۔"

"ریگی ۔" یکلخت موشے غفران کا چہرہ غصہ سے تمتما اٹھا۔ "تفصیل بیان کرو۔"

جواب میں ریگی نے وہ تمام باتیں دہرا دیں جو اس نے چھپ کر سنی تھیں "لیکن مجھکو یقین ہے کہ مارٹن نے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں بتایا ہوگا۔"

"میں وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتا باس! لیکن میں نے جو کچھ سنا تھا وہ صرف اتنا ہی تھا۔"

"ہم ـــــ" موشے عفران نے ہونٹ چباتے ہوئے مدھم آواز میں کہا پھر کشن چیئر سے اٹھ کر فرش پر بچھے ہوئے دبیز قالین پر چہل قدمی کرنے لگا! چہرے پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات تھے!

"ریگی! ـــــ" اچانک اس نے رک کر ریگی کو گھورتے ہوئے پوچھا ـــــ "کیا مارٹن نے تم سے بھی کبھی گمشدہ ہیرے کے بارے میں کچھ کہا تھا۔"

"نہیں ـــــ" ریگی نے سہمے ہوئے لہجے میں جلدی سے کہا "اس بارے میں ہمارے درمیان کبھی بھی کوئی بات نہیں ہوئی۔"

"اوہ! ـــــ مجھے تعجب ہے!" موشے عفران کا لہجہ معنی خیز تھا۔ "حالانکہ مارٹن اور تم ایک دوسرے کے گہرے دوست تھے۔"

"قسم لے لیجئے ـــــ! مارٹن نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔" ریگی نے اس بار بھی جواب دینے میں بڑی جلدی کی تھی لیکن اس کے ساتھ کسی انجانے خوف نے اس کے چہرے سے زندگی کے اثرات یکلخت مٹا ڈالے تھے۔

"ہو سکتا ہے تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" موشے عفران کے ہونٹوں پر سفاکانہ مسکراہٹ ابھری پھر دوسرے ہی لمحے وہ سنجیدگی سے بولا "مارٹن کے علاوہ میں نے تمہارے ذمہ ایک اور کام بھی سونپا تھا؟"

"لل!"... لیڈی المغرت۔"

"ہاں ہاں ـــــ کیوں! کیا ابھی تم کو کچھ اور مہلت درکار ہے؟"

- یہ بات نہیں ہے باس!..... آپکے حکم پر میں بڑے سے بڑے سورما کو بھی بھرے بازار میں للکار کے مار سکتا ہوں لیکن ___ ریگی کچھ کہتے کہتے خاموش ہوگیا ۔

"لیکن کیا! ___ تم لیڈی نصرت کے تذکرے پر ہچکچا کیوں رہے ہو؟"

"مجھے افسوس ہے جناب! وہ بات دراصل یہ ہے کہ لیڈی نصرت اپنی رہائش گاہ کو چھوڑ کر کہیں روپوش ہوگئی ہے۔"

"کہاں کی ہانک رہے ہو ریگی؟"

"مم! ___ میں غلط بیانی سے کام نہیں لے رہا ہوں جناب" ریگی نے کہا پھر جیب سے کاغذ کا مڑا تڑا ٹکڑا نکال کر موشے غفران کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا "ہوشنگ کے نام یہ پیغام مجھے ابھی کچھ دیر پیشتر اس کی خوابگاہ سے ملا ہے"

"تم اس وقت سیدھے نصرت منزل سے آرہے ہو"

"یس باس"

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارا پیچھا نہیں کیا گیا ہوگا؟"

"ریگی آنکھ کھلی رکھکر کام کرنے کا عادی ہے باس!"

جواب میں موشے غفران نے نظر بھر کر اس کے چہرے کا جائزہ لیا پھر وہ کاغذ کھول کر پڑھنے لگا ___! مضمون مختصر مگر معنی خیز ثابت ہوا ___! لیڈی نصرت نے اپنے رائٹنگ پیڈ پر ہوشنگ کے نام صرف اتنا ہی پیغام چھوڑا تھا کہ وہ انتہائی اہم حالات اور خاص مصلحت کی بنا پر نصرت منزل چھوڑ کر کچھ دنوں کے لئے کسی محفوظ مقام پر منتقل ہو رہی ہے اس لئے اس کی غیر موجودگی

میں کسی قسم کی پریشانی کا اظہار نہ کیا جائے! ... وہ بذات خود ہی اسے وقتاً فوقتاً حالات کے سلسلے میں فون پر احکامات دیتی رہیگی!۔
آخر میں لیڈی نصرت کے دستخط بھی موجود تھے!

پیغام کو پڑھ کر موشے غفران کی پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئیں۔ چند لمحات تک وہ کچھ سوچتا رہا پھر ریگی سے مخاطب ہوا۔

"کیا تم اس پیغام کو پڑھ چکے ہو"

"یس باس! ...... میں نے نصرت منزل ہی میں اسے دیکھ لیا تھا"

"پھر! — تمہارا کیا خیال ہے"

"ممکن ہے لیڈی نصرت کو اس بات کا احساس ہو گیا ہو کہ اسکے سامنے رہنے میں خطرہ ہو چنانچہ"

"نہیں! — میں اسے نہیں مان سکتا" — موشے غفران نے ریگی کے جملے کو درمیان سے اچکتے ہوئے کہا" میں یہ بات بڑے دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ اس حرامزادی کو اغوا کیا گیا ہے"

"اغواء" ریگی نے حیرت سے منہ پھاڑ کر پوچھا۔

"ہاں! — اغواء! اور اس اغواء میں بھی انہیں لوگوں کا ہاتھ ہوگا جنہوں نے میری اسوان کو غائب کیا ہے"

"اوہ! — کیا آپ انہیں جانتے ہیں۔

"شاید" موشے غفران نے زہر خند سے کہا پھر سنجیدہ ہو گیا کیا تم ہوشنگ سے واقف ہو"

"صرف اسی حد تک کہ وہ ایک دوغلا چینی ہے اور لیڈی نصرت کے تمام جائز و ناجائز کاروبار کی دیکھ بھال وہی کرتا ہے۔"

"ریگی! ۔۔ میں اسی لئے بھی تم کو دو اہم کام سونپ رہا ہوں لیکن یہ اچھی طرح سوچ لو کہ اگر ناکامی ہوئی تو اس کا انجام اچھا نہیں ثابت ہوگا! ۔۔ کیا تم میرا مطلب سمجھ رہے ہو۔"

"سس! ...... سمجھ رہا ہوں باس۔"

"یہ خط واپس لیڈی نصرت کی خوابگاہ میں چھوڑ آؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ ہوشنگ اسے حاصل کر لے لیکن تم اسے ٹیلیفون کے ذریعہ یہ باور کرانے کی کوشش کرو گے کہ حقیقت کیا ہے! ۔۔ اس کے بعد تمہیں ہوشنگ کی ایک ایک نقل و حرکت پر نظر رکھنی ہوگی لیکن یہ سب کچھ تم اسطرح کرو گے کہ اسے تمہاری شخصیت کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیئے۔"

"میں ایسا ہی کروں گا کہ اس کے فرشتوں کو بھی کوئی علم نہ ہو سکے"

"دوسرا کام ہو سکتا ہے کہ تمہارے لئے مشکل ہو۔"

"ریگی کے لئے دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔" ریگی نے دبنگ آواز میں کہا۔

"ایک بار پھر سوچ لو ۔۔ ممکن ہے کہ بعد میں تمہیں شرمندگی اٹھانی پڑے اس لئے کہ ناکامی کی شکل میں ۔۔۔۔" موشے عفران جملہ نامکمل چھوڑ کر اسے معنی خیز نگاہوں سے گھورنے لگا۔

"میں ہر خدمت کے لئے تیار ہوں باس! ۔۔ آپ حکم دیجیئے۔"

"تمہیں کسی طرح اب کیپٹن وحید کو اغوا کرنا ہوگا! مجھے یقین ہے کہ وہ سید علی نصرت اور بینی اسمان کے سلسلے میں کارآمد ثابت ہوگا"

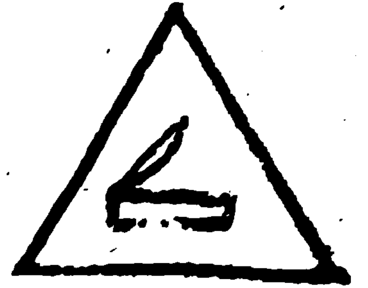
ریگی سٹپٹا کر ہونٹ چبانے لگا"

"میں کیپٹن وحید کے سلسلے میں تم کو تین روز سے زیادہ کی مہلت نہیں دے سکتا! کیا سمجھے"

"ٹھ ٹھ ٹھیک ہے" ریگی نے تھوک نگلتے ہوئے جواب دیا"

"جاؤ! تم اب جا سکتے ہو! لیکن ایک بار پھر سوچ لو کہ میں مجبوری اور ناکامی کی وجہ نہیں سنوں گا" موشے غزان کا لہجہ سرد ہی تھا! —

ریگی نے محض ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا پھر خاموشی سے واپسی کیلئے گھوم گیا —!



کیپٹن وحید کی بوکھلاہٹ قابل دید تھی۔!
مارٹن کی اچانک موت کے بعد سے اب تک وہ ایک لمحے کے لئے بھی پرسکون نظر نہیں آیا تھا! حالات نے جس تیزی سے پلٹا کھایا تھا وہ اس کے لئے حیرت انگیز تھا! ۔ ویسے اسے اپنی حماقت کا احساس بھی تھا! اگر وہ لائٹ کیفے میں مارٹن کے کمرے میں داخل ہونے کے بعد دروازہ اندر سے بولٹ کر لیتا تو شاید سچویشن اس کے حق میں ہوتی!..... مارٹن جب مجرموں کے لئے ایک اہم رول ادا کر رہا تھا تو یہ بات بھی قرین قیاس تھی کہ خود اس کی نگرانی بھی کی جا رہی ہوگی۔!
لیکن یہ تمام باتیں مارٹن کی موت کے بعد ہی اس کے ذہن میں آئی تھیں ۔ پہلے بھی آ سکتی تھیں لیکن میجر رمنوان نے جس انداز میں اسے حالات بتانے سے ٹالنے کی کوشش کی تھی وہ اس کے ذہن کو جھلا دینے کیلئے بہت

کافی تھا! اسی جھلاہٹ میں وہ مارٹن پر چڑھ دوڑا تھا اور پھر غلطیاں سرزد ہوتی گئیں ۔۔۔!

کیفے مون لائٹ میں اسنے پورے ڈیڑھ گھنٹے برباد کئے تھے! مجبوری تھی! دروازہ چونکہ باہر سے بند کر دیا گیا تھا ۔ اس لئے وحید اسے اس وقت تک پیٹتا رہا جب تک کہ کیفے کے عملے کے افراد بوکھلا کر اس کی طرف متوجہ نہیں ہو گئے! بیروں کے ساتھ خود منیجر بھی وہاں بھاگا آیا تھا پھر جیسے ہی اس نے کمرے میں مارٹن کی خون میں لتھڑی ہوئی لاش دیکھی ۔ خون خون چلاتا ہوا نیچے کی طرف پلٹ پڑا ۔۔ ملحقہ تھانے کو بھی شاید اسی نے حالات سے آگاہ کیا تھا!

پھر ظاہر تھا کہ پولیس نے وہاں پہونچکر ضروری تفتیش شروع کر دی ۔!

وحید حالات سے بے بس ہو کر ہی وہاں رکا تھا! ویسے یہ دیگر بات تھی کہ وہ پولیس کی کارروائی اور اپنے اوپر کئے جانے والے اقدام قتل کے شبہے سے زیادہ اس بات پر پریشان تھا کہ وہ کھل کر سامنے آ گیا جبکہ میجر رضوان کو اسسٹ کرنے والوں کو اس کی سختی سے ہدایت ہوتی تھی کہ وہ سامنے آنے سے پرہیز کریں!

میجر رضوان کی سخت طبیعت کا اندازہ اسے بخوبی تھا! لاپرواہی کو نظر انداز کر دینا اس کے اصول کے خلاف تھا! ایسے ماتحتوں کو جو کسی احکام کی پیروی میں جلد بازی یا لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے تھے میجر رضوان کے اچانک نازل ہونے والے عتاب کا شکار ہونا لازمی تھا ۔۔! وحید بھی اس وقت یہی سوچ کر گڑبڑا گیا تھا! ۔۔۔

بہر حال پولیس کی کارروائی ختم ہونے تک تو اس کے فرشتے بھی وہاں رکنے پر مجبور تھے۔! منیجر سے حالات کا علم ہو جانے کے بعد ملحقہ تھانے کے انسپکٹر نے وحید پر دو پولیس والے تعینات کر دیئے تھے تاکہ وہ فرار نہ ہونے پائے!

وحید دل ہی دل میں کھڑا پیچ و تاب کھاتا رہا۔!

انسپکٹر نے ضروری کارروائی کے بعد لاش اٹھوا دی پھر منیجر اور دوسرے عینی شاہدوں کے بیانات قلم بند کئے گئے! اس کے بعد وحید کی باری تھی!

کمرے میں اس وقت انسپکٹر اور اس کے علاوہ ہوٹل کا بوکھلایا ہوا منیجر اور دو مسلح سپاہی بھی موجود تھے! کیپٹن وحید کو صرف ایک بات کی خوشی تھی کہ انسپکٹر اسے نہیں جانتا تھا! ہوٹل بازی چونکہ شروع ہی سے وحید کے ذاتی اصولوں کے خلاف تھی اس لئے منیجر بھی اس سے ناواقف ہی تھا!

"تمہارا نام ہے؟" انسپکٹر نے اسے قہر آلود نگاہوں سے گھورتے ہوئے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"رحمت علی" وحید نے لاپرواہی کا مظاہرہ۔ اسے فوری طور پر یہی سوجھی تھی کہ غلط بیانی سے کام لے۔ اس طرح ایک فیصد ہی صحیح لیکن بچ نکلنے کے امکانات ضرور تھے! ممکن تھا میجر رضوان حالات سے باخبر ہو گیا ہو اور ایسی صورت میں یہ یقینی بات تھی کہ وہ اس کے بچاؤ کے لئے کوئی نہ کوئی کارروائی ضرور کرتا۔!

"کیا کام کرتے ہو؟"

"قانون کے آخری سال کا طالب علم ہوں"

اوہ — انسپکٹر کی بھنویں سکڑ گئیں ۔ جبھی اتنے لاپرواہ نظر آ رہے ہو ۔

وحید نے کوئی جواب نہیں دیا

"مقتول سے تمہارا کیا تعلق تھا ؟" انسپکٹر گرجا ۔

"کچھ بھی نہیں ۔" وحید سپاٹ آواز میں بولا ۔ "میں نے اس کی شکل آج پہلی بار دیکھی تھی ۔"

"پھر یہاں کس مقصد سے آئے تھے ؟"

"قسمت کی بدنصیبی کھینچ لائی تھی ۔"

"وہاٹ ۔" انسپکٹر افسرانہ شان سے غرایا ۔ "میرے سوال کا ٹھیک ٹھیک جواب دو ورنہ چمڑی ادھیڑ کر رکھ دوں گا ۔"

"میں نے غلط نہیں کہا ہے مسٹر انسپکٹر ۔" وحید نے جھلا کر جواب دیا ۔ "اگر یہ قسمت کی بدنصیبی نہ ہوتی تو میں بھی قاتل کی طرح بڑی آسانی سے فرار ہو گیا ہوتا ۔"

"قاتل کون تھا ۔"

"یہ معلوم کرنا آپ کا کام ہے ! — ویسے کیا منیجر نے آپ کو یہ نہیں بتایا کہ مقتول کے کمرے کا دروازہ باہر سے بند ملا تھا ۔"

"بکواس ! — وہ تمہارا کوئی دوسرا ساتھی رہا ہوگا ! — پولیس کو دھوکہ دینے کے لئے تم نے وہ چال چلی ہو گی ۔"

"پھر مجبوری ہے ۔" وحید نے لمبی سانس لیتے ہوئے کہا اور اپنے

ہونٹ چبانے لگا!

انسپکٹر اسے بدستور قہر آلود نگاہوں سے گھور رہا تھا!

"تم مقتول سے کس لئے ملے تھے!"

ایک پرانا قرض وصول لینے کی غرض سے" وحید نے سوچی سمجھی اسکیم کے تحت کہنا شروع کیا" مجھے آج صبح ڈان کے ذریعہ ایک پیغام ملا تھا! پیغام میں یہی تحریر تھا کہ مقتول جس کا نام مارٹن ہے ایک شخص کا مقروض ہے! رقم خاصی بڑی تھی! مجھ سے یہی خواہش ظاہر کی گئی تھی کہ اگر میں کسی طرح قانون کی دھونس دیکر مقتول سے رقم وصول کر لوں تو فیس کی طور پر آدھی رقم کا حقدار ہو سکتا ہوں"

"پیغام بھیجنے والے کا نام کیا تھا"

"اللہ بچائیو" لیکن اس میں کوئی پتہ درج نہیں تھا"

"اور تم اسی غرض سے یہاں تک دوڑے چلے آئے! کیوں" انسپکٹر نے اسے مشکوک انداز میں گھورتے ہوئے پوچھا۔

"یہ اطلاع آپ کو غلط ملی ہے! میں دوڑتا ہوا نہیں بلکہ ٹیکسی پر آیا تھا"۔

"شٹ اپ" انسپکٹر اس جواب پر تلملا کر حلق کے بل چلایا "تمہارے باپ بھی حقیقت اگلنے پر مجبور کر دیئے جائینگے! تھرڈ ڈگری کا استعمال تمہارے سارے کس بل نکال دیگا! کیا سمجھے"

جواب میں وحید نے اسے اچھے تیور سے نہیں دیکھا! حالات ہی ایسے تھے جو وہ چپ رہنے پر مجبور تھا ورنہ دوسری صورت میں وہ انسپکٹر کو کوئی

اچھا سبق دینے سے دریغ نہ کرتا!

"قتل کی واردات کس طرح عمل میں آئی تھی؟"

"میں یقینی طور پر نہیں بتا سکونگا! لیکن میرا اندازہ یہی ہے کہ فائر سائلنسر لگے ہوئے کسی آتشی اسلحے سے کیا گیا ہے ورنہ گولی چلنے کی آواز دوسرے بھی ضرور سنتے! — اس وقت دروازے کی طرف میری پشت تھی اس لئے میں قاتل کی نشاندہی بھی نہیں کر سکتا! بہرحال سچویشن کا اندازہ ہوتے ہی میں باہر کی طرف لپکا تھا لیکن قاتل نے کمال ہوشیاری سے دروازہ باہر سے بند کر دیا اور اس کے بعد کیا ہوا وہ غالباً آپ کو کیفے کے منیجر اور بیروں سے معلوم ہو چکا ہے"

"ہُم —" انسپکٹر نے بدستور اسے غیر یقینی نگاہوں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔ "تمہارے اور مقتول کے درمیان کیا باتیں ہوئیں تھیں"

"روپیوں کی ادائیگی سے متعلق" — وحید نے لاپرواہی سے کہا "مجھے یقین نہیں تھا کہ مقتول اتنی جلدی اپنے مقروض ہونے کا اقرار کر لیگا! بہرحال اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر وہ رقم مجھے واپس کر دیگا"

"بہت خوب! — بعد میں تم اس رقم کا کیا کرتے۔"

"یہ بعد کی بات تھی انسپکٹر! فی الحال میں کوئی خیال ظاہر نہیں کر سکتا" وحید نے اس بار جھلائے ہوئے انداز میں جواب دیا "یہ بھی ممکن تھا کہ میں پوری رقم تنہا ہی ہڑپ کر جاتا"

"تلاشی لو اس حرامزادے کی" انسپکٹر نے ڈپٹ کر ایک سپاہی کو اشارہ کیا۔

"انسپکٹر" وحید کا چہرہ غصہ سے لال ہو گیا "قانون کی حد سے باہر نکلنے کی کوشش مت کرو!... تم جب تک اپنی تفتیش مکمل نہ کر لو مجھے گالی دینے کے مجاز نہیں ہو"

"بکواس بند کرو ورنہ حلیہ بگاڑ دیا جائیگا" انسپکٹر گرجتا ہوا اٹھا تھا پھر اس نے دوبارہ سپاہی کو مخاطب کیا "چلو!" "تلاشی لو"

"نہیں" وحید بھی تیز ہو گیا" اسے خطرہ تھا کہ اگر تلاشی کے دوران بی۔ فور کے ٹرانسمیٹر کا راز کھل گیا تو میجر رضوان اسے کسی قیمت پر بھی معاف نہیں کریگا — چنانچہ وہ اکڑ کر بولا — قانون کی رو سے میں اس بات کی درخواست کر سکتا ہوں کہ میری تلاشی کسی مجسٹریٹ کے سامنے لی جائے!"

"زبان بند ہی رکھو مسٹر ورنہ اب میں بہت بری طرح پیش آؤں گا" انسپکٹر کے لہجے میں اسے بپھرے ہوئے بادلوں جیسی گھن گرج تھی۔

لیکن بات آگے نہ بڑھ سکی! کمرے میں فون کی گھنٹی کی آواز سنتے ہی انسپکٹر تیزی سے اس کی طرف لپکا تھا!

"ہیلو" اس نے قدرے بدلی ہوئی آواز میں کہا"

"انسپکٹر صاحب کی کال ہے جناب" دوسری جانب سے کیفے کی لیڈی آپریٹر کی آواز ابھری" ڈی آئی جی صاحب بات کریں گے"

"اوہ! — میں بول رہا ہوں! — لائن کنکٹ کر دو" انسپکٹر نے سنجیدگی

سے کہا ۔

"ہیلو! ۔۔۔ انسپکٹر جنید ۔۔۔"

"یس سر! ۔۔۔ میں بول رہا ہوں" ڈی آئی جی کی آواز پہچانتے ہی انسپکٹر اٹنشن پوزیشن میں آگیا۔

"مارٹن کے قتل کے سلسلے میں کیا رپورٹ ہے؟"

"وہ شخص اس وقت میرے سامنے ہی موجود ہے جناب جو مقتول کے کمرے سے برآمد ہوا تھا" انسپکٹر نے تیزی سے کہا پھر پوری کارروائی دہراتا چلا گیا!

"رحمت علی" دوسری آواز سے حیرت کا اظہار کیا گیا "میرا خیال ہے اس نے اپنا نام غلط بتایا ہے! ۔۔۔ حلیہ کیا ہے؟"

اسپکٹر انسپکٹر نے وحید کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا تفصیلی حلیہ دہرا دیا۔ وحید کسی خیال کے تحت معنی خیز انداز میں مسکرا رہا تھا! منیجر بدستور منہ پھاڑے کھڑا اسے گھورے جا رہا تھا!

"ٹھیک ہے! ۔۔۔ حلیے کے اعتبار سے وہی ہو سکتا ہے جس کے لئے اوپر سے احکامات موصول ہوئے ہیں"

"مجھے بھی یقین ہے جناب کہ قتل میں اسی کا ہاتھ ۔۔۔"

"انسپکٹر" دوسری طرف سے ڈی۔ آئی۔ جی نے اس کا جملہ کاٹتے ہوئے کہا "کیا تم نے ابھی تک اس پر کوئی سختی تو نہیں کی؟"

"جی نہیں جناب"

"ٹھیک ہے!..... تم اسے خاموشی سے اپنے ساتھ کیفے سے باہر لیجا کر چھوڑ دو! اس سے مزید قسم کے سوال جواب کی ضرورت نہیں ہے! اس بات کا خاص خیال رکھنا کہ دوسروں کو اس حکم کی خبر نہ ملنے پائے!۔ یہ احکامات اوپر سے ملے ہیں"

"بہتر ہے جناب" انسپکٹر نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا پھر دوسری طرف سے سلسلہ چونکہ منقطع کر دیا گیا تھا اس لئے اس نے رسیور کریڈل پر رکھا! پھر وحید کے قریب آکر اسے معنی خیز نظروں سے گھورنے لگا!"

"تمہیں میرے ساتھ تھانے چل کر بیان دینا ہوگا!

"ٹھیک ہے!۔ مجھے اس کی توقع پہلے ہی سے تھی" وحید نے اسی طرح معنی خیز لہجے میں کہا پھر انسپکٹر کے ساتھ قدم ملاتا ہوا کمرے سے باہر آگیا!

نتیجہ اس کی مرضی کے عین مطابق ہی ثابت ہوا" انسپکٹر نے اسے تھانے لیجاتے ہوئے راستے میں ایک ایسی جگہ اتار دیا جہاں زیادہ ہجوم نہیں تھا پھر وہ وحید سے کچھ کہے بغیر اپنی جیپ آگے لے گیا۔! وحید کو یقین تھا کہ یہ سب کچھ میجر رضوان ہی کے حکم پر ہوا ہوگا! اس کا اندازہ غلط نہیں نکلا!۔ ٹھیک آدھے گھنٹے بعد اس کے گھر پہونچتے ہی بی۔ فور پر سگنل موصول ہوا تھا! وحید نے سہمے ہوئے انداز میں تکونہ پیرویٹ نما ٹرانسمیٹر جیب سے نکال کر منہ کے قریب کر لیا۔! اس کا دل بڑی تیزی سے دھڑک رہا تھا!

"ہیلو!۔ کیپٹن وحید!۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو؟"

"یس پلیز!" وحید نے تھوک نگلتے ہوئے جواب دیا؟

"گھبراؤ مت کیپٹن! — مجھے علم ہے کہ تم کن حالات کا شکار ہوئے تھے! ویسے دروازے کو بولٹ نہ کر کے تم نے حماقت ہی کا ثبوت دیا تھا"۔

"مم!...... مجھے بیحد شرمندگی ہے جناب"۔

"کوئی فرق نہیں پڑتا! — دوسری صورت میں بھی مارٹن کو ہر قیمت پر ختم کر دیا جاتا"۔ میجر رضوان نے لہرائی ہوئی آواز میں جواب دیا۔ "ممکن تھا مارٹن کو اغوا کرتے وقت کوئی گولی تمہارا بھیجہ بھی چاٹ جاتی اس لئے جو بھی ہوا اچھا ہی ہوا — ! مارٹن اور تمہارے درمیان ہونے والی گفتگو سے میں نے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ وہ گمشدہ مہرے کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتا تھا"۔

"کک! — کیا آپ بھی کیفے میں موجود تھے"۔ وحید نے حیرت سے دیدے نچاتے ہوئے سوال کیا"۔

"کیپٹن وحید! — اس چکر میں مت پڑو!...... ویسے تمہاری اطلاع کے لئے ایکبار پھر بتا رہا ہوں کہ میں اپنے ماتحتوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ ان کے قریب رہتا ہوں"۔

"آئی ایم ایکسٹریملی سوری سر"۔

"تمہارے ذمہ اب صرف ایک اہم کام باقی رہ جاتا ہے! — پروفیسر مختار کی نگرانی لیکن یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ اب صرف پروفیسر ہی ہماری بساط کا آخری مہرہ رہ گیا ہے اگر تم نے اس سلسلے میں کوئی حماقت یا لاپرواہی کی تو تمہارے ساتھ بہت سختی سے پیش آؤں گا"۔

"میں اس کا خیال رکھوں گا جناب"۔ وحید سنجیدگی سے بولا پھر گفتگو کا

رخ بدل دیا۔ "ہوشے غفران اور آفاقی کے سلسلے میں میرے لئے کیا حکم ہے؟"
"تم صرف پروفیسر کا خیال رکھو! ..... باقی کام میں خود کرلوں گا۔" میجر رضوان نے خشک آواز میں کہا پھر بی ۔ فور پر سگنل موصول ہونا بند ہو گئے!



لیڈی نصرت نے کمرے میں قدم رکھتے ہی حیرت سے تاریک ماحول کا جائزہ لینا شروع کردیا لیکن وہ سوائے اس میز کے کچھ اور نہیں دیکھ پائی جس پر روشنی پڑ رہی تھی! میز پر دو انسانی ہاتھ بھی موجود تھے لیکن وہ ہاتھ کس کے تھے اس کا علم شاید اس کے فرشتوں کو بھی نہیں تھا! ـــــ ہوتا بھی کیسے جبکہ اس کا باقی چہرہ گھپ اندھیرے میں تھا! ہائی پاور کی فلورسنٹ

واسطے اور تیز پاور کے دوسرے بلب ایسے ہی زاویوں سے نصب کئے گئے تھے کہ روشنی کے اس پار دیکھنا قریب قریب ناممکن ہی تھا! کمرے میں ویران سناٹا طاری تھا!

لیڈی نصرت اس دروازے کے قریب ہی کھڑی رہی جو اس کے اندر داخل ہونے کے فوراً بعد ہی بند ہوگیا تھا! اس کی نگاہیں بدستور اس روشن میز پر مرکوز تھیں جس پر نظر آنے والے دو انسانی ہاتھ انگلیوں کے ذریعہ شیشے پر طبلہ بجانے والے انداز میں متحرک تھے۔ اس کا ذہن بڑی تیزی سے اندھیرے میں بیٹھے ہوئے فرد کے بارے میں سوچ رہا تھا!

"وہ کون ہوسکتا ہے" یہی ایک سوال بار بار اس کی کھوپڑی میں گونج رہا تھا

"لیڈی نصرت" گھپ اندھیرے سے ایک مردانہ آواز ابھری۔ لہجے میں جنگلی درندوں جیسی غراہٹ تھی! "کیا تم روشن کرسیوں میں سے کسی ایک پر بیٹھنا پسند نہیں کروگی"۔

جواب میں لیڈی نصرت قدم بڑھاتی ہوئی آگے آئی پھر ان کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی جو روشنی کے زاویوں کے حدود کے اندر تھیں!..... اس کے چہرے سے اب لاپرواہی کے تاثرات مترشح تھے! نگاہیں اس وقت بھی روشنی کے دوسری جانب دیکھنے کی کوشش میں مصروف تھیں!

"بیکار اپنی آنکھوں پر زور دے رہی ہو میڈم! تم میرے چہرے کو نہیں دیکھ پاؤگی"۔ اندھیرے میں بیٹھے ہوئے شخص نے کہا۔ آواز میں بدستور سختی اور کھردرا پن تھا!

مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے ؟" لیڈی نصرت نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے سوال کیا۔

" محض اس لئے کہ تم بدشتے عفران کی دسترس سے محفوظ رہ سکو! دوسری شکل میں آدم اسوان کی طرح اس کے آدمی تمہیں بھی ختم کر دیتے!........ دوسری بات یہ کہ میں تم سے گمشدہ مہرے کے بارے میں تفصیلات بھی معلوم کرنا چاہتا ہوں ؟"

" مجھے سوائے اس کے اور کچھ بھی نہیں معلوم کہ وہ ایک قیمتی مہرہ ہے جسے منہ مانگی قیمت کے عوض فروخت کیا جا سکتا ہے ؟"

" آئی ۔ سی! ۔۔۔ کیا آدم اسوان نے تمہیں صرف اتنا ہی بتایا تھا؟"

" ہاں! ۔۔۔ ہمارے درمیان یہ طے ہوا تھا کہ شطرنج کے اس گمشدہ وزیر کو حاصل کر کے فروخت کر دیا جائے اور وہ رقم جو حاصل ہو اسے دو برابر حصوں میں بانٹ لیا جائے ؟" لیڈی نصرت نے کرسی پر سیدھے ہو کر پہلو بدلتے ہوئے جواب دیا! ۔۔۔ اس کی نگاہوں میں اب بے چینی اور تجسس کے ملے جلے اثرات ابھر آئے تھے!"

" اور کچھ ۔۔۔ !"

" آدم اسوان نے اس بات کا خیال ظاہر کیا تھا کہ پروفیسر بخت اور اس وزیر کے راز سے واقف ہے! چنانچہ میں اسی رات پروفیسر سے ملنے کے لئے کریک (CREEK) پر واقع اس کی لیبوٹری پہونچی تھی لیکن پروفیسر نے مجھے کچھ بتانے سے انکار کر دیا! واپسی پر مجھے اپنا وہ ملازم بیہوش ملا تھا جو آدم اسوان

اور اس کی لڑکی کی نگرانی پر مامور تھا! بعد میں ڈرائنگ روم میں مجھے آدم اسوان کی لاش ملی لیکن بینی اسوان وہاں موجود نہیں تھی!

"گڈ! — مجھے تم سے یہی توقع ہے کہ تم غلط بیانی سے کوئی کام نہیں لوگی"

سپاٹ لہجے میں جواب ملا "ویسے کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ تم نے آدم اسوان اور اس کی لڑکی پر اپنا کوئی آدمی کس مقصد سے تعینات کیا تھا"

"مجھے اس لڑکی پر شبہ تھا" لیڈی نصرت بولی "وہ اس بات کے حق میں نہیں تھی کہ اس کا باپ گمشدہ مہرے کے بارے میں مجھ سے کوئی سودا طے کر لے! ہو سکتا تھا کہ میری واپسی سے پہلے وہ اپنے باپ کو آئندہ کے لئے زبان بند رکھنے پر مجبور کر لیتی! یا پھر وہ دونوں کہیں روپوش ہو جاتے"

"میں سمجھ رہا ہوں میڈم!...... لیکن کیا اس قیمتی وزیر کی وصولیابی اور فروخت کے بعد تم آدم اسوان کو طے شدہ سودے کے عین مطابق آدھی رقم دینے پر آمادہ ہو جاتیں"

"ہاں! — ہاں" لیڈی نصرت نے چونکتے ہوئے جلدی سے کہا "ہمارے درمیان یہی طے ہوا تھا!

"مجھ سے اڑنے کی کوشش فضول ہے میڈم" اندھیرے سے تلخ آواز میں کہا گیا "میں تمہارے ٹائپ سے اچھی طرح واقف ہوں! بہر حال مجھے ان باتوں سے کوئی غرض نہیں ہے! — اب میں تم سے یہ پوچھوں گا کہ مہرہ حاصل کر لینے کے بعد تم اسے کس کے ہاتھوں فروخت کرتیں! — سوچ سمجھ کر جواب دینا لیڈی نصرت! — میں کسی قیمت پر اس بات کو تسلیم نہیں کروں گا کہ سوط

طے کرنے سے پیشتر تم نے آدم اسوان سے یہی بات نہ دریافت کی ہو گی "۔

لیڈی نصرت نے ایک بار پھر اندھیرے کی دوسری جانب دیکھنے کی کوشش کی پھر ہونٹ چبانے لگی!

"کیا سوچ رہی ہو میڈم "۔

"آدم اسوان اور میرے درمیان اس قسم کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

"تمہیں اپنی زبان کھولنی پڑے گی "۔ اندھیرے میں گونجنے والی گرجدار آواز بڑی خطرناک تھی۔ "میرے پاس رحم کی کوئی گنجائش نہیں ہے! ویسے تمہاری اطلاع کے لئے یہ بھی بتا دوں کہ بینی اسیان کو بھی میرے ہی آدمیوں نے تمہارے گھر سے اٹھایا تھا! وہ اس وقت بھی اسی عمارت میں موجود ہے اور اس کی زبانی مجھے بہت کچھ معلوم ہو چکا ہے "۔

"پ!...... پھر!...... مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو "۔ لیڈی نصرت نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تمہاری زبان سے سننا چاہتا ہوں میڈم اور تمہیں میرے سوال کا جواب دینا پڑیگا۔ دوسری صورت میں "۔ جملہ یہی نامکمل چھوڑ دیا گیا پھر روشنی میں نظر آنے والے ہاتھ میں سے ایک تاریکی میں رینگ گیا! دوبارہ جب وہ روشنی کے دائرے میں آیا تو اس میں اعشاریہ تین آٹھ کا سائیلنسر لگا ہوا ایک پستول بھی تھا!

لیڈی نصرت خوفزدہ نظروں سے آنکھیں پھاڑے ریوالور کو دیکھ رہی تھی! ادھورا چھوڑا ہوا جملہ اس کے ذہن میں مکمل ہو گیا! جس انداز میں وہ کہا گیا تھا اس سے یہی اندازہ ہوا تھا کہ جملہ کہنے والا اسے کر گزرنے کی ہمت بھی رکھتا ہے!

"جواب دو! — تم وہ مہرہ کس کے ہاتھوں فروخت کرتیں!

"کیا تم وعدے کی خلاف ورزی نہیں کر رہے ہو" لیڈی نصرت نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے تیزی سے کہا "تم نے کہا تھا کہ میرے ساتھ مہمانوں جیسا سلوک کیا جائیگا!

"ہاں! — میں اب بھی اپنے وعدے پر قائم رہ سکتا ہوں لیکن اسی صورت میں جبکہ تم بھی اپنے میزبان سے جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرو"

لیڈی نصرت ایک ثانئے تک خاموشی سے بیٹھی ہونٹ چباتی رہی پھر بولی۔

"آدم اسوان نے مجھے صرف ایک ہی نام بتایا تھا!..... اس کا خیال تھا کہ اسرائیلی سفارتخانے والے اس مہرے کو ہاتھوں ہاتھ لے لینگے —

"میرا بھی یہی خیال ہے" اسبار اندھیرے سے قدرے نرم لہجے میں جملہ پھر گفتگو کا رخ بدل دیا گیا "کیا تمہیں امید ہے کہ ہوشنگ اس پیغام سے مطمئن ہو کر چپ بیٹھا رہیگا جو تم نے اس کے لئے چھوڑا ہے"

"ہاں!" وہ میرے حکم کی خلاف ورزی کی جرأت نہیں کریگا"

"لیکن میں اس کے برعکس چاہتا ہوں!" میرا پروگرام اب بدل گیا ہے میڈم! — میں چاہتا ہوں کہ ہوشنگ اور موشے عفران کے درمیان اب باقاعدہ ٹھن جائے"

"کیا" لیڈی نصرت اسطرح اچھلی تھی جیسے اب تک وہ کرسی کے بجائے کسی الیکٹرک ہیٹر پر بیٹھی رہی ہو"

"ہاں میڈم! — تمہیں ہوشنگ کو فون کر کے یہ بتانا ہوگا کہ تمہیں

موشے غفران کے آدمیوں نے اغوا کیا ہے! اس کے ساتھ ہی تم اسے یہ احکام بھی دو گی کہ وہ موشے غفران کو اڑا دینے کی کوشش شروع کر دے ۔۔۔! میرا خیال ہے کہ اس طرح کچھ اور شخصیتیں بھی سامنے آ جائیں گی جو ابھی تک پوشیدہ ہیں "۔

لیڈی نصرت منہ پھاڑے اندھیرے کی طرف گھورتی رہی تھی!

"فون حاضر ہے میڈم "۔ روشنی میں نظر آنے والے ہاتھ نے فون سیٹ کو اس کے نزدیک کھسکاتے ہوئے تحکمانہ انداز میں کہا "میرے مشورے پر عمل کر کے تم گھاٹے میں نہیں رہو گی! ۔۔۔ یہ میرا وعدہ ہے"۔

لیڈی نصرت نے ایک لمحے کچھ تامل کیا پھر ریسیور اٹھا کر ہوشنگ سے رابطہ قائم کیا اور وہی سب کچھ کہہ ڈالا جو اسے حکم دیا گیا تھا! ۔۔۔ ریسیور رکھتے وقت اس نے فون سیٹ کے اس حصے کو دیکھنا چاہا تھا جہاں نمبر کارڈ ہوتا ہے لیکن اسے مایوسی ہی ہوئی! نمبر کارڈ کا کھانچہ خالی تھا۔!

"شکریہ میڈم! "تم اب جا سکتی ہو"۔ اندھیرے سے سپاٹ آواز میں کہا گیا پھر اس کے ساتھ ہی کسی سوئچ کو استعمال کرنے کی آواز ابھری تھی! لیڈی نصرت نے پلٹ کر دیکھا۔ اس کی پشت پر تھوڑے فاصلے پر EXIT کے حروف سرخ اور مدھم روشنی میں نظر آ رہے تھے! مطلب ظاہر تھا! باہر جانے کے لئے وہ حروف اس کی رہنمائی کے لئے روشن کئے گئے ہونگے! ۔۔۔ لیڈی نصرت نے ایک بار پھر روشنی کی دوسری جانب دیکھنے کی آخری کوشش کی پھر خاموشی سے اٹھ کر اندھیرے میں گم ہو گئی! اندھیرے میں قدموں کی آہٹ کے بعد دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی پھر خاموشی طاری ہو گئی۔!

روشنی میں نظر آنے والے ہاتھوں نے فون سٹ اپنے قریب کیا گیا پھر ریسیور اٹھا کر اندھیرے میں کر لیا گیا ـــ دوسرا ہاتھ ڈائل پر کسی کے نمبر گھما رہا تھا! ریوالور ابھی تک شیشے پر موجود تھا!

"ہیلو! ـــ کیا میں موشے عفران سے بات کر سکتا ہوں" اندھیرے سے غالباً رابطہ قائم ہونے کے بعد کہا گیا تھا" آئی ایم اسپیکنگ فرام ـ ایکسی ـ"

"ہولڈ کیجئے ـــ" دوسری جانب سے جواب ملا پھر دس پندرہ سکنڈ بعد ہی ریسیور پر ایک بھاری اور ٹھوس آواز ابھری ـ

"یس! ـــ میں موشے عفران بول رہا ہوں"

"موشے عفران" اس بار اندھیرے میں بیٹھے ہوئے فرد نے بدلی ہوئی سے آواز اور رازدارانہ لہجے میں کہا" مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گمشدہ مہرہ پروفیسر نحادر کی تحویل میں پہنچ چکا ہے"

"گمشدہ مہرہ! ـــ میں نہیں سمجھ سکا کہ تم کیا کہہ رہے ہو"

"وقت کم ہے مائی ڈیر! ..... ہو سکتا ہے کہ پروفیسر اپنی خبطی طبیعت کی وجہ سے اسے حکومت کی تحویل میں دیدے! اس لئے تم جلد از جلد اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو ـ! ویسے میں اپنے باس کی طرف سے پچھلی آفر میں مزید پچاس ہزار کا اضافہ کر سکتا ہوں"

"کون ہو تم" ریسیور پر غراتی ہوئی آواز ابھری لیکن لہجے میں پہلی جیسی سختی نہیں تھی"

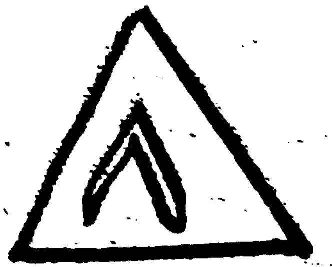
"پلیز مائی ڈیر" ! میں فون پر تم کو اپنا نام نہیں بتا سکتا لیکن میں جو کچھ

کہہ رہا تھا وہ حرف بحرف صحیح ہے!...... ویسے باس نے اس بات کا خیال بھی ظاہر کیا ہے لیڈی نصرت کے اغوا میں بھی پروفیسر ہی کا ہاتھ ہوگا۔!

"کیا تم اپنا نام کوڈ ورڈس میں بھی نہیں ظاہر کر سکتے؟"

"اس وقت نہیں! ــــ میں تمہیں آج رات یا کل صبح کسی وقت دوبارہ فون کروں گا۔ لیکن جو کچھ میں نے کہا ہے اس کا خیال رکھنا" ــــ پھر اس جملے کے ساتھ ہی ریسیور کریڈل پر رکھ دیا گیا۔

کمرے میں دوبارہ بھیانک خاموشی طاری ہو چکی تھی!



ہوشنگ ہیلن بار کے پرائیویٹ آفس میں بیٹھا ہوا بے تحاشہ پی رہا ہے۔ دوسرا موقع ہوتا تو شاید اس کے فرشتے بھی شراب کی طرف نظر اٹھا کر نہیں

دیکھ سکتے تھے لیکن لیڈی نصرت کی طرف سے یہ اطلاع مل جانے کے بعد وہ موشے غفران کے آدمیوں کے ہاتھ لگ گئی ہے وہ قطعی آزاد تھا! اب تک وہ یکے بعد دیگرے چار طویل پیگ حلق میں نیچے لڑھکا چکا تھا لیکن ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے شراب اس کیلئے پانی سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی! پانچواں پیگ بنانے کے بعد وہ چپس کی پلیٹ کی طرف متوجہ ہو گیا۔!

چہرے پر تفکرات کے گہرے تاثرات موجود تھے! پیشانی پر بار بار ابھرنے والی آڑی ترچھی لکیریں اسبات کا کھلا ہوا ثبوت تھیں کہ وہ اس وقت کسی ذہنی پریشانی میں مبتلا ہے! حقیقت بھی یہی تھی!

وہ اس وقت بڑی سنجیدگی سے لیڈی نصرت کی اس فون کال کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اسے ابھی کچھ دیر پہلے موصول ہوئی تھی!...... اس کو مختصر طور پر یہی بتایا گیا تھا کہ موشے غفران کے آدمیوں نے لیڈی نصرت کو اغوا کیا ہے! آواز سو فیصدی لیڈی نصرت ہی کی تھی! لہجے میں ایسی ہی پریشانی مضمر تھی جیسے اس نے بہت گھبراہٹ اور جلدی میں فون کیا ہے! ہوشنگ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ کسی بھی قیمت پر موشے غفران کو اپنے قبضے میں کر کے اسے اغوا کے سلسلے میں زبان کھولنے پر مجبور کر دے! اس کے بعد اچانک لائن کاٹ دی گئی تھی!

"ہوشنگ نے پانچواں گلاس اٹھا کر منہ سے لگایا اور ایک ہی گھونٹ میں اسے معدے میں اتارتا چلا گیا پھر گلاس میز پر رکھکر وہ اٹھا اور کمرے میں ٹہلنے لگا۔!

اس کے ذہن میں متعدد سوالات ابھر رہے تھے!

"لیڈی نصرت کو اغوا کس طرح کیا ہوگا جبکہ وہ موشے غفران کی طرف

سے احتیاط برتنے کی غرض سے ہی گوشہ نشین ہو گئی تھی۔

اغوا کرنے والے افراد ان ملازموں کی نظروں سے کس طرح بچ گئے جو نصرت منزل پر تعینات کئے گئے تھے!"

"لیڈی نصرت کو اغوا کے بعد اتنا موقع کس طرح مل گیا کہ وہ کسی کو فون کر کے اپنی پوزیشن کے بارے میں بتا سکے!"

کیا موشے عفران اتنی حماقت کا ثبوت پیش کر سکتا تھا"

یا پھر لیڈی نصرت نے اپنی نگرانی کرنے والوں کو بھی اپنے جسم کی رشوت پیش کی ہو گی۔

اچانک اس خیال کے ذہن میں ابھرتے ہی ہوشنگ کا تنفس تیز ہو گیا! اس کی آنکھوں میں سرخ سرخ ڈورے پیدا ہو گئے! اس نے آنکھیں بند کیں اور زبان باہر نکال کر ہونٹوں پر پھیرنے لگا! سینہ دھونکنی کی طرح چل رہا تھا لیکن یہ کیفیت زیادہ دیر تک برقرار نہ رہ سکی! فون کی گھنٹی کی آواز نے اسے چونکا دیا!

"آنکھ کھول کر اس نے فون سیٹ کو حقارت سے دیکھا پھر منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتا ہوا آگے بڑھا اور ریسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا! — تیور بگڑے ہوئے تھے۔

"ہیلو! — ہیلن باہ" — اس نے خشک آواز میں گھسے پٹے جملوں کو ادھ

پیس میں دہرایا۔

"مجھے مسٹر ہوشنگ سے بات کرنی ہے" ریسیور پر جواب ملا — آواز مردانہ تھی

"ہوشنگ بول رہا ہوں! — کیا بات ہے"

"کیا تم اسوقت تنہا ہو"۔ میرا مقصد ہے کہ میں اس وقت ایک بہت ہی اہم

بات کرنا چاہتا ہوں ۔"

"کہو ۔۔" ہوشنگ نے ناگوار انداز میں بھنویں سیکوڑتے ہوئے جواب دیا ۔"
میں سن رہا ہوں ۔"

"لیڈی نصرت کے بارے میں کیا تمہیں یہ بات معلوم ہے کہ وہ آج کل کہاں ہے ۔"

ہوشنگ اس جملے کو سن کر چونکے بغیر نہ رہ سکا !! اس کے چہرے کے نقوش پر ایک گہری سنجیدگی پھیل گئی ! آنکھیں آدمخور چیتوں جیسے انداز میں روشن ہو گئیں ۔ !

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھ سکا ۔" اس نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے پوچھا ۔

"آخری بار تم نصرت منزل کب گئے تھے ۔" دوسری طرف سے پوچھا گیا ۔"

"دو روز پہلے ! ۔۔ کیوں ۔۔ کیا بات ہے ۔"

"اس کے مطلب یہ ہوئے کہ تم ابھی تک تاریکی میں ہو ۔"

"کچھ بکو گے بھی ! ۔۔ آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو ۔" ہوشنگ جھلائے ہوئے انداز میں دھاڑ اٹھا !

"لیڈی نصرت کو اغواء کر لیا گیا ہے مائی ڈیر ! ....."

"اغواء ! ۔۔ نہیں ....." ہوشنگ نے اس بار بڑی شاندار اداکاری سے کرتے ہوئے کہا ۔" تمہیں کیسے معلوم ہوا ۔"

"بس ہو گیا کسی طرح معلوم ! ۔۔ تمہیں اگر یقین نہیں ہے تو تصدیق کر لو ۔"

"تصدیق بھی کر لوں گا دوست لیکن تم کون ہو ۔"

"مجھے تم اپنا ایک پرانا دوست سمجھ سکتے ہو ! ..... میں تمہیں براہ راست ملکہ بھی حالات سے آگاہ کر سکتا تھا لیکن اگر دوسری پارٹی کو اس کا علم ہو گیا تو کھیل

بگڑ جائے گا!"

"ٹھیک ہے" ہوشنگ نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے سنجیدگی سے کہا "کیا تم یہ بھی جانتے ہو دوست کہ میڈم کو اغوا کرنے میں کن حرامیوں کا ہاتھ ہے"

"نہیں!۔ لیکن میرا اندازہ ہے کہ بینی اسوان اور لیڈی نصرت کا اغوا کسی ایک ہی پارٹی کا کام ہے"

"تم نے ابھی کسی پارٹی کے بارے میں کہا تھا کہ اگر اسے حالات کی بھنک مل گئی تو کھیل بگڑ جائے گا"

"یہ میں پھر کسی وقت تم سے تفصیل سے بتاؤں گا"

"کیا تمہارے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہے کہ تم مجھے فون پر اپنا نام ہی بتا دو"

ہوشنگ نے معنی خیز لہجے میں کہا"

"فی الحال یہ بھی نامناسب ہے دوست! ..... اس چکر میں پڑنے کے بجائے اگر تم لیڈی نصرت کو بچانے کی تدبیر سوچو تو زیادہ بہتر ہے"

"تدبیر تو اسی وقت سوچی جا سکتی ہے کہ جب تم مجھے اپنے شبہ سے آگاہ کر دو۔

"کیا تمہیں نہیں معلوم کہ بینی اسوان کے اغوا میں کن افراد ہاتھ شامل تھا؟

"میرا دعویٰ ہے کہ وہ موشے غفران کے پالتو کتوں کی حرکت رہی ہو گی" ــــ ہوشنگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"غلط اندازہ قائم کیا ہے تم نے! ..... موشے غفران کو بھلا"

"بکواس مت کرو سور کی اولاد" لیکلخت ہوشنگ پھٹ پڑا"

میں خوب سمجھتا ہوں کہ تم نے مجھے اسوقت کس مقصد سے فون کیا ہے ! لیکن ہوشنگ نے اتنی کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں کہ آسانی سے دھوکہ کھا جائے !...... میں للکار کر مارنے کا عادی ہوں ! تاریکی میں پشت سے خنجر گھونپ دینا میرے نزدیک نامردوں کا کام ہے "۔

"اوہ ! ـــــ تم شاید مجھے غلط سمجھ رہے ہو "۔

"تم کوئی بھی ہو ـــــ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے !..... میں نے سڑکوں پر بھونکتے ہوئے ذلیل کتوں پر کبھی دھیان نہیں دیا ! کیا سمجھے "۔ ہوشنگ اپنی ترنگ میں بکے چلا جا رہا تھا " میری طرف سے اپنے حرامی باپ موشے غفران سے اتنا مزید کہدینا کہ اگر وہ اپنی زندگی چاہتا ہے تو لیڈی صاحبہ کو اپنے پہلی فرصت میں آزاد کردے !ـ ورنہ میں اسے خارش زدہ کتوں سے بھی بدتر موت مرنے پر مجبور کردوں گا !... ہوشنگ کو غلط راستے پر ڈالنے کی ناپاک کوشش میں تم کامیاب نہیں ہو سکوگے ! کیا سمجھے سور کی اولاد ؟"

"میرا خیال ہے کہ تم اس وقت بہت زیادہ نشے میں ہو " دوسری طرف بولنے والے نے قدرے خشک لہجے میں کہا ۔

"اس کی پرواہ مت کرو !..... شراب آجتک میرے اعصاب پر قابو نہیں پا سکی لیکن !..... لیکن اگر تم نے اپنی ماں کا دودھ پیا ہے تو کھل کر سامنے آجاؤ !..... میں موشے غفران کے ساتھ تم سے بھی تنہا نپٹ لینے کی ہمت رکھتا ہوں " ہوشنگ نے اپنی چھاتی ٹھونکتے ہوئے گرج کر کہا ۔

"میں وقت کا سب سے بڑا حرامی ہوں اس لئے اپنی برادری والوں کو شناخت

کرنے میں آج تک میں نے کبھی غلطی سے کام نہیں لیا! — بولو حرامزادے! — کیا تم اپنے والد الحرام باپ موشے عفران تک میرا پیغام پہونچا سکتے ہو؟

"میں تم کو بڑی اذیتناک موت ماروں گا" دوسری جانب سے سرد لہجے میں جواب ملا پھر فوراً ہی رابطہ ختم کر دیا گیا!

"بزدل! —" ہوشنگ نے دانت پیس کر حقارت سے کہا پھر ریسیور کریڈل پر رکھکر میز کی طرف آ گیا!

چہرے کے خطرناک زاوئیے کسی دہکتے ہوئے تنور کا نمونہ پیش کر رہے تھے!

بوتل میں بچی ہوئی شراب کو اس نے پانی ملائے بغیر ہی ایک سانس میں معدے کے اندر منتقل کیا پھر بوتل فضا میں اچھال کر اس نے آستین سے ہونٹ صاف کئے اور جھومتا ہوا آفس سے باہر آ گیا —!

دوسرے ہی لمحے وہ ہال میں بیٹھے ہوئے افراد کو خطرناک انداز میں گھورتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا!



کیپٹن وحید نے میجر رضوان کی ہدایت ملتے ہی پروفیسر بختاور کی رہائش گاہ کی نگرانی شروع کر دی تھی! ۔ پروفیسر کی طرف سے غفلت برتنے کا انجام چونکہ اس پر واضح کر دیا گیا تھا اس لئے وہ بہت محتاط تھا! ویسے اس کی ذاتی رائے بھی یہی تھی کہ اب صرف پروفیسر ہی کی ذات ایسی رہ گئی تھی جو گمشدہ ہیرے کے سلسلے میں پولیس اور موشے غفران دونوں کے لئے اہم تھی!

بہرحال اس وقت وہ گیارہویں شاہراہ کے عین سامنے والے ایرانی کیفے میں دھرنا جمائے میٹھا شام کا اخبار دیکھ رہا تھا! ہائی وے کا یہ ایرانی کیفے خاصا صاف ستھرا تھا اگر نہ ہوتا تو بھی وحید کو وقت گذاری کے لئے وہاں جانا پڑتا اس لئے کہ اتفاق سے وہ پروفیسر کی دو منزلہ عمارت کے پھاٹک کے عین سامنے واقع تھا! یہاں بیٹھ کر بھی وہ آنے جانے والوں کو نظر میں رکھ سکتا تھا!"

اپنی موٹر سائیکل اس نے کیفے کے برابر والی لین میں کھڑی کی تھی!

اس وقت شام کے ساڑھے پانچ کا عمل تھا! وحید کو سڑکوں کا بے معنی چکر لگاتے ہوئے آٹھ گھنٹے سے زیادہ ہو گئے تھے لیکن اس عرصے میں پروفیسر کی قیامگاہ پر کسی چڑیا کے بچے کی آمد و رفت بھی نظر نہیں آئی چنانچہ وحید نے ایرانی ہوٹل میں وقت گذارنے کا منصوبہ بنا ڈالا ۔ چائے کے دو گرم گرم پیالوں نے اس کے تھکے ہوئے ذہن کو خاصی تقویت

بخشی تھی! پھر اس نے ایک ہاکر سے شام کا تازہ اخبار لیا اور اس کی ورق گردانی کرنے لگا لیکن اس وقت بھی وہ پروفیسر کی رہائش گاہ کی طرف سے غافل نہیں تھا!.....
معاملہ چونکہ اہم تھا اس لئے اس نے گھر سے روانہ ہونے وقت ہی ریڈی میڈ میک اپ کے ذریعہ اپنی شکل میں کچھ ایسی تبدیلیاں کر لی تھیں کہ آسانی سے شناخت نہ کیا جائے حلئے کے ساتھ اس نے اپنی زیادہ طاقت والی موٹر سائیکل کی نمبر پلیٹ بھی تبدیل کردی تھی۔
"پروفیسر کے معاملے میں وہ بہت محتاط رہنا چاہتا تھا!
اخبار کی خبروں پر اچٹتی ہوئی نظر ڈال کر وہ بار بار پروفیسر کی عمارت کی طرف بھی دیکھتا جا رہا تھا! سڑک پر اس وقت اچھا خاصا ٹریفک چل رہا تھا!..... رات کے سلسلے میں وحید نے یہ فیصلہ پہلے ہی کر لیا تھا وہ پروفیسر کی عمارت کے ساتھ حد بندی کی چہار دیواری میں سامنے کی جانب والی مالتی کی جھاڑیوں کو اپنا نشیمن بنائیگا مالتی کی ان جھاڑیوں کا اندازہ اس نے بخوبی لگا لیا تھا! گھنی ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے اور دیوار کے درمیان اتنی گنجائش تھی کہ ایک آدمی بہ آسانی سما سکے! اس کے سوا کوئی دوسری جگہ اسے ایسی نظر نہیں آئی تھی جہاں وہ لوگوں کی نظروں سے چھپ کر رات کی ڈیوٹی دے سکتا! اس طرف سے مطمئن ہو جانے کے بعد ہی اس نے ایرانی کیفے کا رخ کیا تھا!
"بہت خوب بیٹے خان! — تو آجکل تم یہاں پائے جاتے ہو"
وحید اس آواز پر بری طرح چونکا تھا!..... وہ انسپکٹر درانی ہی تھا جو اس کے قریب کھڑا اسے معنی خیز نگاہوں سے گھور رہا تھا! وحید اخبار میز پر رکھ کر مسکرانے لگا! اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں تھا! انسپکٹر درانی اور وہ ایک

اتفاقیہ ملازم تھے!

"خیریت تو ہے فرزند —" انسپکٹر درانی نے خالی کرسی سنبھالتے ہوئے پوچھا۔
"اتنے دنوں سے دفتر سے غائب کہاں ہو؟"

"یونہی! — آجکل تفریح کرتا پھر رہا ہوں"

"تفریح اور تم —" درانی نے متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں پھر بائیں آنکھ مچکاتے ہوئے بولا "کیا کوئی چڑیا پھانس لی ہے"

"اپنی ایسی قسمت کہاں ہے جناب!" وحید نے سنجیدگی سے جواب دیا پھر اچٹتی سی نگاہوں سے پروفیسر کی کوٹھی کو دیکھ کر دوبارہ درانی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ویسے اب دگر بات تھی کہ وہ دل ہی دل میں درانی کے پھوٹ جانے کیلئے دعائیں مانگ رہا تھا!

دوسری صورت میں اگر کہیں درانی اپنے کسی فرضی عشق کی داستان سنانے بیٹھ جاتا تو پھر وحید کے فرشتے بھی اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے تھے!

"مایوسی ہمارے مذہب میں حرام ہے بیٹے خان" درانی نے اپنا مخصوص تکیہ کلام استعمال کرتے ہوئے کہا "اگر میری شاگردی اختیار کر لو تو تم بھی عشق کر سکتے ہو"

"آپ ادھر کیسے آ نکلے" وحید نے جلدی سے گفتگو کا رخ بدلنا چاہا۔

"تمہیں دیکھ کر خیریت دریافت کرنے کے لئے رک گیا تھا ورنہ مجھے ٹھیک ساڑھے پانچ بجے کیفے بنزا سکا میں ایک نئی لڑکی سے ملنا ہے! — چلو گے!... یقین کرو گے بیٹے خان! طبیعت اگر پھڑک نہ اٹھے تو میرا ذمہ"

"پھر کبھی صحیح...... اس وقت مجھے ایک جگہ ضروری کام سے جانا ہے"

"او۔کے! ۔۔ پھر میں چلتا ہوں" درانی نے کہا لیکن پھر وحید کے شانوں پر ہاتھ رکھکر اس پر جھکتا ہوا بولا "کہیں دفتر سے تمہاری طویل غیر حاضری کے مطلب یہ تو نہیں ہیں کہ آجکل تم پھر میجر رضوان کے چکر میں پھنسے ہوئے ہو"

"نہیں! ۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے"

"فکر مت کرو! ۔۔ اگر ایسا ہوا تو مجھے اس کی اطلاع جلد ہی مل جائیگی! ۔۔ اچھا بیٹے خاں! ۔۔ ٹاٹا" درانی نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا پھر کیفے سے باہر نکل کر اپنی آسٹن میں بیٹھ گیا جو اس نے ابھی حال ہی میں خریدی تھی!

وحید نے اطمینان کا طویل سانس لیا پھر دوبارہ اخبار اٹھا لیا لیکن ٹھیک اسی وقت اسے پروفیسر کی کوٹھی کی طرف متوجہ ہو جانا! وہ پروفیسر بختاور ہی تھا جس نے گاڑی نکالنے کے لئے نیچے اتر کر آہنی پھاٹک کھولے تھے! ۔۔ گاڑی سڑک پر لا کر وہ دوبارہ پھاٹک بند کرنے کے لئے نیچے اترا تھا۔" وحید نے تیزی سے اٹھ کر بل کاؤنٹر پر رقم ادا کی پھر اس گلی میں آگیا جہاں اس کی واٹر کول انجن کی موٹر سائیکل موجود تھی ۔!

پانچ منٹ بعد ہی وہ تقریباً پچاس گز کے فاصلے سے پروفیسر بختاور کی فوکس ویگن کا تعاقب کر رہا تھا! ٹریفک کے ہجوم کے باوجود وہ پروفیسر کی کار کو نگاہوں میں رکھے ہوئے تھا! بائی وے کے آخری چوراستے پر پہونچکر فوکس ویگن بائیں جانب گھومی اور وحید نے اپنی رفتار بڑھا دی دوسرے ہی لمحے میں اسنے پروفیسر کی گاڑی کو جالیا! لیکن اسبار اس کے ذہن میں وہ سرخ رنگ کی ہلمن بری طرح کھٹکی تھی جس نے ابھی پچھلے چوراستے پر ہی وحید کو اوورٹیک کیا تھا اور اب وہ پروفیسر کی

گاڑی کے پیچھے پیچھے تھی!

"تعاقب —" اس کے ذہن میں یہ سوال تیزی سے ابھرا اور دوسرے ہی لمحے وہ زیادہ محتاط ہوگیا۔ اپنے شبہ کی تصدیق کے لیے اس نے موٹر سائیکل کی رفتار بڑھا دی سرخ گاڑی اور اس کا درمیانی فاصلہ گھٹتا گیا پھر سرخ گاڑی کے اسٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے نوجوان پر نظر پڑتے ہی وہ سناٹے میں آگیا! — وہ نوجوان مولانا غضنفر کے لڑکے آفاقی کے سوا کوئی دوسرا نہیں تھا! وحید نے دوبارہ اپنی رفتار کم کردی اور اب وہ ایسے زاویے سے انکا تعاقب کر رہا تھا کہ آفاقی سائڈ کے شیشوں کے ذریعے بھی اسے نہ دیکھ پاتا!

تینوں گاڑیاں ایک دوسرے کے پیچھے چلتی رہیں! اندھیرا پھیل جانے کی وجہ سے دوسری گاڑیوں نے اپنی ہیڈ لائٹس روشن کرلی تھیں لیکن وحید نے ایسا نہیں کیا اب وہ زیادہ سیف پوزیشن میں تھا!

تقریباً بیس پچیس منٹ بعد پروفیسر کی فوکس ویگن مغربی گھاٹ کے قریب بنے ہوئے پرائیویٹ گیراج میں سے ایک کے سامنے رکی! وحید نے سرخ رنگ کی ہلمین کو اس سے آگے نکل کر ساحل کے قریب رکتے دیکھا تھا کسی فوری خیال کے تحت اس نے اپنی موٹر سائیکل گیراج کی قطار میں پشت کی جانب روکی پھر انجن بند کرکے اسے کیریر پر ٹکایا اور ٹہلتا ہوا سامنے آگیا! پروفیسر اپنی گاڑی کو گیراج میں بند کرکے ساحل کی طرف جا رہا تھا جہاں بے شمار لانچیں اور بادبانی کشتیاں سمندر میں ساحل کے قریب بندھی ہوئی ہچکولے کھا رہی تھیں! آفاقی ابھی تک اپنی گاڑی سے نیچے نہیں اترا تھا!

مغربی گھاٹ پر اس وقت اکا دکا افراد ہی نظر آ رہے تھے۔ جنہیں زیادہ تر مزدور پیشہ تھے! وحید اور پروفیسر بختاور کا درمیانی فاصلہ بمشکل پندرہ گز تھا! پروفیسر جس راستے پر جا رہا تھا اس سے وحید نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ وہ سرخ رنگ کی ہلمین کے قریب ہی گزرے گا! ۔ کسی فوری خیال کے تحت وحید نے اپنا رخ تبدیل کیا اور اس مخالف سمت میں آ گیا جدھر سے وہ کسی پیش آنے والے خطرے کا باآسانی مقابلہ کر سکتا تھا!

پروفیسر بدستور آگے بڑھتا رہا پھر وہ جیسے ہی سرخ رنگ کی کار کے قریب پہونچا وحید نے بڑی تیزی سے کار سے آفاقی کو برآمد ہوتے دیکھا۔! اس بار وحید نے بڑی پھرتی سے خود کو زمین پر گرایا۔ پھر جیب سے اپنا ریوالور نکال کر وہ تیزی سے کہنیوں کے بل رینگتا ہوا کار کی دوسری سمت تک اس خوبصورتی اور آہستگی سے پہونچ گیا کہ پروفیسر یا آفاقی کے فرشتوں کو بھی علم نہیں ہو سکا!

"کیا میں اس بیہودگی کے مطلب پوچھ سکتا ہوں" یہ پروفیسر بختاور کی آواز تھی ــــ لہجہ سے جھلاہٹ کا اظہار ہو رہا تھا!

"آہستہ بولو پروفیسر" آفاقی نے دبی ہوئی مگر سرد آواز میں کہا "میں یہاں گھاٹ پر کسی قسم کا فساد پسند نہیں کرونگا"

"چاہتے کیا ہو"

"یہی کہ تم چپ چاپ میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھ جاؤ"

"اگر میں انکار کر دوں تو"

"میں زبردستی بھی کر سکتا ہوں" ۔ آفاق سانپ کی طرح پھپکارا۔

شور مچانے کی صورت میں تمہیں ڈھیر بھی کیا جا سکتا ہے "

"فضول وقت برباد کر رہے ہو آفاقی! تم لوگ کسی قیمت پر میری زبان نہیں کھلوا سکو گے"

"یہ بعد کی بات ہے پروفیسر! ۔ فی الحال تم خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔

وحید انتہائی آہستگی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا! آفاقی کے ہاتھ میں دبی ہوئی شے کے بارے میں اس نے ریوالور ہی کا شبہ کیا تھا! وہ غالباً پروفیسر کو ریوالور پوائنٹ پر اغوا کرنا چاہتا تھا! اچانک وحید کی آنکھوں میں درندوں جیسی چمک پیدا ہوئی ۔! وہ خود کو کمر کے بل دہرا گیا پھر پنجوں کے بل چلتا ہوا کار کے ساتھ ساتھ آفاقی سے کے پشت پر آ گیا! پروفیسر بختاور چونکا تھا پھر ظاہر ہے کہ آفاقی نے بھی کسی خطرے کی بو سونگھ کر ہی مڑنے کی کوشش کی ہو گی لیکن ٹھیک اسی وقت وحید کا ہاتھ فضا میں بلند ہو کر لہرا گیا ۔! ریوالور کے دستے کی بھرپور ضرب نے یقیناً آفاقی کے بھیجے تک کو ہلا کر رکھ دیا ہو گا! اس کے منہ سے ہلکی سی کراہ کی آواز نکلی پھر وہ ریتیلی زمین پر ڈھیر ہو گیا ۔!

"کون ہو تم ۔؟" پروفیسر نے اندھیرے میں وحید کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے تمہاری نگرانی پر متعین کیا گیا ہے" پروفیسر بختاور "وحید نے بدلی ہوئی آواز میں سرگوشی کی" کس نے متعین کیا ہے یہ میں نہیں بتا سکوں گا! ویسے میرا قیمتی مشورہ اب یہی ہے کہ تم اب فوراً اپنی رہائش کی طرف واپس لوٹ جاؤ اور اسوقت تک باہر نکلنے کی کوشش مت کرنا جب تک حالات تمہارے خیال میں سازگار نہیں ہو جاتے "

"کیا مطلب! ۔۔۔ کیا تم مجھے ان باتوں سے خوفزدہ کرنا چاہتے ہو۔" پروفیسر نے جھلائے ہوئے الفاظ میں کہا "اس کے علاوہ تم کون ہوتے ہو میری نگرانی کرنے والے۔"

"پلیز پروفیسر! ۔۔۔ خدا کے لئے میرے مشورے پر عمل کرو! ..... اگر پیچ پٹرولنگ پولیس کا کوئی آدمی ادھر آ نکلا تو میں مفت میں مارا جاؤنگا۔" وحید نے ملتجیانہ لہجے میں کہا پھر ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔!

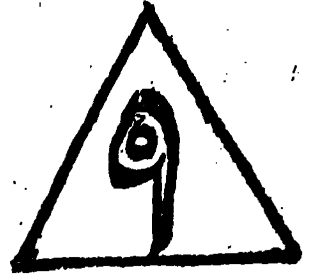
کیا تمہارا تعلق پولیس کے کسی محکمے سے نہیں ہے؟

"میں تمہیں سب کچھ بتا دونگا پروفیسر لیکن اس وقت تم صرف میری درخواست مان لو!

پلیز پروفیسر"

پروفیسر ایک لمحے تک وہیں کھڑا کچھ سوچتا رہا پھر ساحل کی طرف سے گھوم کر گیراج کی طرف چلا گیا! وحید اس وقت تک سرخ رنگ کی کار کے قریب ہی رہا جب تک پروفیسر اپنی کار گیراج سے نکال کر واپسی کے لئے روانہ نہیں ہو گیا!

پھر جیسے ہی پروفیسر کی کار حرکت میں آئی وہ بھی تیزی سے اپنی موٹر سائیکل کی جانب لپکا تھا!



رات کے گیارہ سے کچھ اوپر ہی کا عمل رہا ہوگا!

ہوشنگ نے اپنی کار برکلے اسٹریٹ کے ایک ڈرگ اسٹور کے سامنے روکی پھر لہراتا ہوا نیچے آ گیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ چپیانڈی عمارت کی طرف بڑھ رہا تھا! چہرے پر خوفناک سنجیدگی نظر آ رہی تھی! وہ اس وقت تنہا نہیں تھا! ایک پستہ قد چینی اور بھی ساتھ تھا! صورت شکل کے اعتبار ہی سے اسے نوفر کہا جا سکتا تھا! ڈھلتی ہوئی آنکھوں کے علاوہ اس کے بے ہنگم چہرے پر چپٹی ناک اس بات کا ثبوت تھی کہ وہ انتہائی کینہ پرور طبیعت کا مالک رہا ہوگا۔

"چن لی" ہوشنگ نے آگے بڑھتے ہوئے اپنے ساتھی کو مخاطب کیا "ہمیں یہ کام بہت ہوشیاری سے کرنا ہے!۔ اگر موشے عفران سیدھی طرح جواب نہیں دیتا تو پھر ہمیں ٹیڑھی انگلیوں سے کام لینا ہوگا!

"ٹھیک ہے! مجھے صرف تمہارے اشارے کی ضرورت پڑے گی!۔ باقی کام میں تنہا کرلوں گا!

"میرا خیال ہے کہ اب تم حد بندی کی دیوار کے ساتھ ساتھ چلو! میں سیدھا پھاٹک کی طرف جاتا ہوں"

"کوئی خطرہ ہے"

"نہیں! — لیکن ہوسکتا ہے کہ چوکیدار ہمیں اندر داخل ہونے سے روکے! اس کے علاوہ بھی دونوں کا ساتھ رہنا دانشمندی کے خلاف ہے۔"

"ایک طریقہ اور بھی ہے!" چن لی نے تجویز پیش کی "کیوں نہ ہم پچھلے راستے کو آزمائیں!"

"میں اس کے لئے سوچ چکا ہوں لیکن اب ایسا نہیں کرونگا! اس لئے کہ میں نے موشے عفران کو للکار کر سامنے کا چیلنج کیا ہے"

"پھر ٹھیک ہے!" چن لی نے اس بات میں سر ہلایا پھر تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا فٹ پاتھ پر آگیا۔ اب وہ بنگلوں کی دیوار سے چپک کر مطلوبہ عمارت کی طرف قدم بڑھا رہا تھا!

ہوشنگ سڑک عبور کر کے سیدھا پھاٹک کے سامنے پہونچکر سینہ تان کر کھڑا ہو گیا! یہودی چوکیدار نے اسے کچھ اچھی نگاہوں سے نہیں دیکھا۔!

"کیا بات ہے! — کس سے ملنا ہے" اس نے ہوشنگ کو گھورتے ہوئے خشک لہجے میں سوال کیا"

"مجھے موشے عفران سے ملاقات کرنی ہے! کام بہت ضروری ہے" ہوشنگ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"اوہ! — کیا تمہیں ملاقات کے لئے کوئی وقت دیا گیا ہے"

"نہیں! — مگر اس کے باوجود یہ ملاقات بہت ضروری ہے"

"تمہارا نام"

"ہوشنگ!..... مجھے لیڈی نصرت کے سلسلے میں کچھ اہم باتیں کرنی ہیں"

"ٹھہرو! —— میں معلوم کرتا ہوں" چوکیدار گھوم کر اس مختصر سے کیبن میں

چلا گیا جو دروازے کے ساتھ ہی بنا ہوا تھا۔ ہوشنگ باہر کھڑا ہونٹ چباتا رہا! اس دوران میں چونگی تھی قریب پہونچ گیا لیکن ابھی تک وہ دیوار سے چپکا ہوا تاریکی ہی میں تھا۔

دو منٹ بعد چوکیدار دوبارہ کیبن سے برآمد ہوا پھر اس نے پھاٹک کھول کر ہوشنگ کو اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا "میرے ساتھ آؤ!..... باس تم سے ملاقات کرنے پر تیار ہیں لیکن اندر جانے سے پہلے تمہیں اپنی تلاشی دینی ہوگی!"

"کیا یہ ضروری ہے" ہوشنگ نے اسے کینہ توز نگاہوں سے گھورا۔

"ہاں! — اس کے بغیر تم اندر نہیں جا سکتے"۔

"ٹھیک ہے! — تم تلاشی لے سکتے ہو" ہوشنگ ہاتھ اوپر اٹھا کر کھڑا ہو گیا! لیکن اس کی نگاہوں میں اچانک درندگی کے اثرات ابھر آئے تھے پھر جیسے ہی چوکیدار نے اس کے قریب پہونچکر تلاشی لینی چاہی ہوشنگ نے اس پر بھرپور وار کر دیا پھر اس سے پہلے کہ چوکیدار سنبھل پاتا ہوشنگ نے اس کے سر پر یکے بعد دیگرے تابڑ توڑ حملے شروع کر دیئے! نتیجہ اس کے خاطر خواہ ثابت ہوا۔ چوکیدار کسی مزاحمت کے بغیر ہی بیہوش ہو کر ڈھیر ہو گیا! ہوشنگ نے اسے حقارت سے گھورا پھر عمارت کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھنے کا ارادہ کر رہی رہا تھا کہ ٹھٹھک کر رک گیا۔

"نہیں دوست! — تم اتنی آسانی سے باس تک پہونچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے! پشت سے کسی نے للکارا۔ دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر سیدھے ہو جاؤ ورنہ پورا چیمبر تمہاری کھوپڑی پر خالی کر دونگا!

ہوشنگ ہاتھ بلند کرتا ہوا پلٹا! — کیبن کے ساتھ کھڑے ہوئے بیہوش ہونے والے چوکیدار کے ساتھی کے ہاتھ میں جرمن ساخت کا آٹومیٹک موجود تھا!"

"اب تم مجھے بتاؤ کے کہ میرے ساتھی کو تلاشی دیئے بغیر تم نے اندر جانے کی کوشش کیوں کی تھی!
اسپار سفاکانہ انداز میں سوال کیا۔

"میں تمہارے باس کو اطلاع کرنے کی غرض سے آیا ہوں" ہوشنگ نے قدرے اونچی آواز میں کہا "کیا تم اس سلسلے میں میری کوئی مدد کر سکتے ہو"۔

"بہت خوب!۔ گویا اب تم مجھ کو بھی چالاکی سے پھانسنا چاہتے ہو! نہیں چلے گی دوست۔! میں نے بکنا نہیں سیکھا"

"سوچ لو۔! اس تعاون کے عوض میں تم کو اچھی خاصی رقم دے سکتا ہوں"

"بکومت!..... دوسرا چوکیدار گرج کر بولا" میرا خیال ہے کہ باس کے حوالے کر کے میں زیادہ انعام حاصل کر سکتا ہوں!۔ اب گھوم کر آگے بڑھنا شروع کر دو"

"ناممکن ہے" ہوشنگ غرایا "اس طرح تمہارے فرشتے بھی مجھے اندر نہیں لیجا سکتے!

"فائن!۔ بہت جیالے معلوم ہوتے ہو" دوسرا چوکیدار کیبن سے ہٹ کر دو قدم آگے بڑھ آیا لیکن ایسا کرنے کے لئے شاید اس کی موت ہی نے اکسایا تھا! گیٹ سے چپکا ہوا چن لی غالباً اسی موقع کا منتظر تھا! چوکیدار کے آگے بڑھتے ہی اس نے فضا میں اچھل کر چھلانگ لگائی! حملہ اس قدر اچانک اور غیر متوقع تھا کہ چوکیدار بوکھلا گیا۔ آٹومیٹک پہلے ہی جھٹکے میں اس کے ہاتھ سے نکل گیا پھر چن لی نے اسے سنبھلنے کا موقع نہیں دیا! پشت سے اس نے چوکیدار کے گلے میں ہاتھ باندھ کر اپنی قوت لگا دی تھی! چند ثانئے تک چوکیدار کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلتی رہیں پھر وہ بھی کسی کٹے ہوئے شہتیر کی طرح اپنے ساتھی کے برابر ڈھیر ہو گیا! اس کے بعد ہوشنگ اور چن لی نے مل کر ان دونوں کو کھینچ کر کیبن میں ڈال دیا!

"تم یہیں ٹھہرو! میں اندر جاتا ہوں" ہوشنگ نے پست قد چینی سے سرگوشی کی۔

خطرے کی صورت میں مجھے سیٹی والے سگنل سے آگاہ کر دینا ۔

پھر جین لی کے جواب کا انتظار کئے بغیر ہی وہ تیزی سے روش کو عبور کرتا ہوا عمارت کے صدر دروازے تک آ گیا! دروازہ بند نہیں تھا اس لئے وہ بڑی تیزی سے اندر داخل ہوا پھر ان زینوں کی طرف لپکا جو بل کھاتے ہوئے پہلی منزل تک چلے گئے تھے! زینوں کو عبور کر کے وہ غلام گردش میں آ گیا اس کے بعد وہ اس کمرے کے اس دروازے کے قریب پہونچ گیا تھا جسکی درازوں سے روشنی پھوٹ رہی تھی! اس نے کھڑکی کے ذریعے اندر جھانکا! موشے عفران اپنی کشن چیر میں دھنسا بیٹھا تھا!

ہوشنگ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنے ریوالور کے دستے پر گرفت مضبوط کی پھر دروازے پر ہلکا سا دباؤ ڈالا جو بند نہیں تھا! دوسرے ہی لمحے وہ جھپاکے کے ساتھ دندناتا ہوا اندر داخل ہو گیا! اس کا ریوالور جیب سے باہر آ چکا تھا!

موشے عفران ایک لمحے کے لئے چونکا پھر پرسکون نظر آنے لگا! ویسے یہ دیگر بات تھی کہ اس کی نظریں اس وقت بھی ہوشنگ پر جمی ہوئی تھیں!

"اس حرکت کا مطلب" اس نے بھاری آواز میں پوچھا ۔

"مطلب بتانے کے لئے میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے موشے عفران" ہوشنگ نے کرخت آواز میں کہا "اگر زندگی چاہتے ہو تو لیڈی صاحبہ کو اسی وقت آزاد کر دو" دوسری صورت میں تم مجھ سے کسی اچھے برتاؤ کی توقع نہیں کر سکتے ۔

"آہم!..... تم غالباً لیڈی نصرت کے بارے میں مجھ پر شبہ کر رہے ہو!۔ لیکن تم کیا میری اس بات پر یقین کرو گے کہ مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم ۔

"مجھے سختی پر مجبور مت کرو بیہودہ کتے! اگر میری ذہنی رو بہک گئی تو تمہاری موت

بڑی اوتینیا کے ثابت ہوگی! ایک بار ہاتھ اٹھا دینے کے بعد میں نے رکنا نہیں سیکھا ہے! اس لئے بہتر یہی ہے کہ میرے مشورے پر عمل کرو"۔

ہوشنے عفران کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خوفزدہ نہیں ہوا تھا! ایک ثانئے تک وہ کسی جنگلی گور یلے کی طرح اسے گھورتا رہا پھر سرد لہجے میں بولا۔

"اگر تمہیں میری بات کا یقین نہیں ہے تو پھر مجبوری ہے"

"کیا یہ تمہارا آخری جواب ہے"۔ ہوشنگ کی بھنویں سکڑ کر پیشانی پر چڑھتی چلی گئیں

"بیوقوف مت بنو!... یہ حقیقت ہے کہ میں لیڈی نصرت کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"

"صرف دو منٹ کی مہلت دے سکتا ہوں"۔ ہوشنگ خوفناک لہجے میں غرایا۔ اس کے بعد تم خود ہی اپنا انجام دیکھ... کھ... کھو... اوہ..."

ہوشنگ اپنا جملہ مکمل نہیں کر پایا تھا! کرتا بھی کیسے جبکہ اس پر پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا! اس آدمی کو پہاڑ ہی کہا جا سکتا تھا جس نے دبے قدموں اندر داخل ہو کر اس پر پیچھے سے چھلانگ لگائی تھی پھر فرش پر رگیدتا چلا گیا تھا! بوکھلاہٹ میں ہوشنگ کی انگلی کا دباؤ ٹریگر پر بڑھتا چلا گیا! یکے بعد دیگرے تین گولیاں ضائع ہو گئیں پھر ریوالور بھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا! — حملہ کرنے والے نے اسے پوری قوت سے دبوچ رکھا تھا! ہوشنگ کو سینے میں اپنی سانس گھٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ابھی تک وہ حملہ آور کی شکل نہیں دیکھ پایا تھا! لیکن اس کے بوجھ سے اس نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ وہ اس سے بہت زیادہ وزنی اور طاقتور رہا ہوگا —!

"زیگی — !" ہوشنے عفران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا" یہ سب کیا ڈرامہ ہے" اس نے ہوشنگ کی پشت پر چڑھے ہوئے فرد کو مخاطب کرتے ہوئے خشک لہجے میں دریافت کیا!

اس نے مجھے چیلنج کیا تھا باس ۔" حملہ آور غراتے ہوئے بولا ۔" فون پر اس نے مجھے دھمکی دی تھی کہ آپ کے علاوہ یہ مجھے بھی ختم کردیگا !

" ریگی ! ___ زبان بند رکھو ۔" موشے عفران گرجدار آواز میں بولا پھر وہ کچھ اور بھی کہنا چاہ رہا تھا لیکن نچلی منزل پر اچانک شروع ہو جانے والی فائرنگ نے اسے چونکا دیا ! ___ ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے دو پارٹیوں کے درمیان ٹھن گئی ہو ۔! پھر فائرنگ کے ساتھ ہی منہ سے بجائی جانے والی تیز سیٹی کی آواز بھی ابھری تھی !

موشے عفران نے جھپٹ کر ہوشنگ کا ریوالور اٹھا لیا پھر ریگی سے مخاطب ہوا ۔

" تم نیچے جا کر دیکھو ! ___ میں اسے سنبھالتا ہوں ۔"

" رائٹ باس ۔" ریگی نے تیزی سے جواب دیا پھر ہوشنگ کو چھوڑ کر باہر نکل گیا ۔

" میں تجھے کتوں جیسی موت ماروں گا حرامزادے ۔" اس بار موشے عفران کا تخاطب ہوشنگ سے تھا ! جو اپنے بوجھ سے نجات پاتے ہی اکڑوں ہو کر بیٹھ گیا تھا ۔" شاید یہ تمہارے ساتھیوں نے نیچے گڑبڑ پھیلائی ہے لیکن میں ان سب کو بھون کر رکھ دوں گا ! موشے عفران سے ٹکرا کر تم لوگوں نے اپنی موت ہی کو دعوت دی ہے ۔"

ہوشنگ خاموشی سے بیٹھا ہونٹ چباتا رہا ! نیچے سے فائرنگ کی آواز آنی بند ہو گئی تھی لیکن احاطے کی نگرانی کرنے والے کتے حلق پھاڑ پھاڑ کر شور مچا رہے تھے ! فائرنگ کی آواز سنکر ہی وہ سامنے کی طرف آئے ہونگے ورنہ ان کے ذمہ عمارت کے پچھلے حصے کی نگرانی سونپی گئی تھی !

" مجھے بتاؤ کمینے ! تمہارے ساتھ اور کتنے آدمی تھے !

" میں صرف تنہا یہاں آیا تھا !" ہوشنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا !

" ابھی معلوم ہو جائے گا کہ تم کتنا سچ بول رہے ہو ۔" موشے عفران دانت پیستے

ہوئے بولا پھر ان دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز کی طرف متوجہ ہوگیا جو غلام گردش میں گونج رہی تھی! دوسرے ہی لمحے ریگی بھاگتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تھا! ...... ہوشنگ اسے دیکھتے ہی چونکا پھر اسے خطرناک انداز میں گھورنے لگا!"

"کیا ہوا ریگی۔ کیا وہ نکل گئے!"

"یس باس" ریگی ہانپتا ہوا بولا پھر اس نے کاغذ کا ایک ٹکڑا موشے عفران کی طرف بڑھا دیا۔ یہ مجھے نیچے احاطے میں ملا تھا"۔

موشے عفران نے پرچہ لیکر پڑھنا شروع کر دیا۔ مضمون اسی کے لئے تھا۔ انداز تحریر بتا رہا تھا کہ وہ پیغام بہت جلدی میں گھسیٹا گیا ہے۔ لکھا ہے"۔!

"موشے عفران! ..... تم نے مجھے چھیڑ کر اچھا نہیں کیا! ..... اب تمہارے فرشتے بھی گمشدہ مہرے کا سراغ نہیں پا سکیں گے! فی الحال میں تم کو آخری وارننگ دے رہا ہوں کہ مجھ سے الجھنے کی کوشش مت کرنا ورنہ انجام خراب ہوگا! ..... دوسری اہم بات یہ ہے کہ آفاقی کو مغربی گھاٹ سے اٹھوا لو! اس نے میرا تعاقب کرنے کی حماقت کی تھی! مہرے کا خیال دل سے نکال دو اس لئے کہ میں اس کا سودا طے کر چکا ہوں! اگر تم نے کوئی حماقت کی تو میں پولیس کو حالات سے باخبر کر دوں گا! ۔ امید ہے کہ تم سمجھ گئے ہو گے کہ میں کون ہو سکتا ہوں"۔

موشے عفران نے جلدی جلدی اس تحریر کو دوبارہ غور سے پڑھا پھر جیب میں رکھ لیا! اس کے چہرے پر تفکرات اور جھلاہٹ کے ملے جلے تاثرات پھیل کر گہرے ہوتے چلے گئے! تھوڑی دیر تک وہ کچھ سوچتا رہا پھر ہوشنگ کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتا ہوا ریگی سے بولا"۔

"اسے اٹھا کر باہر سڑک پر کہیں دور پھینک آؤ!۔ لیکن اس بات کا خاص

خیال رکھنا کہ یہ کم از کم ایک مہینے تک اپنی ٹانگوں پر کھڑا رہنے کے قابل نہ رہے!..... اس کے بعد تم واپس آکر مجھ سے ملو گے!

جواب میں ریگی ہوشنگ کی طرف پلٹ پڑا ــ!



پروفیسر بختاور سوتے سے ہڑبڑا کر اٹھا تھا! انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ کچی نیند میں کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ کر جاگ اٹھا ہو! دروازے پر ہونے والی دستک کچھ اتنی ہی شدید تھی ــ!

پروفیسر نے تیزی سے آنکھیں جھپکتے ہوئے دیوار گیر کلاک پر نظر ڈالی۔

رات کے دو بجکر بیس منٹ ہوئے تھے!

"اتنی رات گئے کون آسکتا ہے" اس نے سوچا پھر یکلخت جھلائے ہوئے انداز میں گاؤن ٹھیک کرتا ہوا مسہری سے نیچے اتر آیا"!

تھوڑے تھوڑے وقفے سے دستک کا سلسلہ جاری تھا! پروفیسر بختاور کسی فوری خیال کے تحت آگے بڑھ کر میز کی طرف دروازے سے اپنا ریوالور نکال کر اس کے چیمبر چیک کئے پھر اسے جیب میں ڈالتا ہوا دروازے کے قریب آیا اور بولٹ گرا دیئے لیکن دوسرے ہی لمحہ حیرت سے اچھل کر وہ چار قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا! موشے عفران کی اس غیر متوقع آمد نے اسے ایک لمحے کے لئے بالکل خالی الذہن کر دیا تھا وہ تنہا نہیں تھا! اس کے ساتھ رینگی بھی تھا۔ رینگی نے اندر داخل ہوتے ہی دروازے کو دوبارہ بولٹ کر دیا۔ موشے عفران بدستور پروفیسر کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورے جا رہا تھا"۔

"بختاور!" موشے عفران نے بھیانک سنجیدگی سے کہا" میرا خیال ہے کہ تم سمجھ گئے ہو گے کہ اس وقت میں یہاں کیوں نظر آ رہا ہوں"۔

"نہیں! مجھے اس کا علم نہیں ہے"۔

"بکومت پروفیسر!..... اگر معاملہ آفاقی کا نہ ہوتا تو شاید میں تم سے الجھنے کی کوشش کبھی نہ کرتا لیکن اب" موشے عفران جملہ نامکمل چھوڑ کر دانت پیسنے لگا! تیور خطرناک تھے!"

"آفاقی" پروفیسر کا جھلا جانا قدرتی بات تھی! وہ قدرے خشک لہجے میں بولا۔ میں نہیں جانتا کہ آفاقی کو کس نے بیہوش کیا تھا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ اس حرامزادے نے مجھے زبردستی اغوا کرنے کی کوشش کی تھی"۔

"ہوش میں آؤ پروفیسر! اگر تم نے بدکلامی کی تو میں بھی سختی پر مجبور ہو سکتا ہوں۔
لو یہ دیکھو۔" موشے عفران نے جیب سے وہی پیغام نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
کیا تم اس سے بھی انکار کر سکو گے؟"

پروفیسر نے کاغذ کو کھول کر پڑھا پھر اس کے چہرے پر مزید جھلاہٹ کے تاثرات پیدا ہو گئے!

"یہ سب بکواس ہے! میرا اس پیغام سے کوئی تعلق نہیں ہے! ویسے کیا تم اسی سلسلے میں مجھ سے باز پرس کی غرض سے آئے ہو؟"

"ادا کاری مت کرو بدبخت! تمہیں اب بتانا ہو گا کہ گمشدہ وزیر کہاں ہے۔"

"مجھے نہیں معلوم۔"

"پروفیسر!" اس بار موشے عفران کے چہرے پر زلزلے کے تاثرات ابھر آئے وہ گرجدار لہجے میں بولا "تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اس مہرے کو حاصل کرنے کے لئے میں نے کتنی دوسری مدد لی ہے۔"

"ہاں! اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آدم اسوان کو دغابازی سے مارنے والا کون ہے؟"

"گمشدہ وزیر کہاں ہے؟" موشے عفران غرایا "آدم اسوان کے چکر میں مت پڑو۔ اس نے بدعہدی کی تھی جس کی سزا اسے ملگئی! اگر وہ لیڈی نصرت کو راز سے آگاہ نہ کرتا تو۔"

"راز۔" پروفیسر معنی خیز انداز میں مسکرایا "اس مہرے کے راز سے شاید ابھی تک تم بھی ناواقف ہو گے! لیکن میں جانتا ہوں کہ اس کی اہمیت کیا ہے۔"

"ہُم! ۔۔۔ اور شاید اسی لئے تم نے اسے غائب بھی کرا لیا ہے"؟

"ہوش کے ناخن لو موشے عفران!۔۔۔"۔۔۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مہرہ کس کے پاس ہے لیکن اس کے ساتھ میں بھی ضرور کہونگا کہ اسے چرانے والا بھی اس کی اصلی قیمت سے ناواقف ہی ہوگا!

ریگی بدستور موشے عفران کے پیچھے کھڑا پروفیسر کو دیکھے جا رہا تھا!

"میں تمہاری یہ بکواس بہت عرصے سے سن رہا ہوں بختاور! لیکن اب میں یہ بات بڑے دعوٰی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ تم بھی مہرے کے راز سے واقف نہیں ہو! محض اپنی اہمیت بڑھانے کے لئے تم نے ڈھونگ رچا رکھا ہے"۔

"کیا" پروفیسر کا چہرہ تمتما اٹھا۔ "تم میری معلومات کو چیلنج کر رہے ہو۔ اتم شاید بھول رہے ہو یہودی درندے میں آثار قدیمہ کی معلومات میں اپنا ثانی نہیں رکھتا! میں فرعون بادشاہوں کی ہزاروں سال پرانی تاریخ سے لیکر موجودہ دور کے ایک ایک راز سے واقف ہوں! ایسے راز جو مصر کی سرزمین سے وابستہ ہیں لیکن مصری حکومت بھی ان سے ناواقف ہے"۔ پروفیسر اپنی جھلاہٹ میں کہے جا رہا تھا!۔ اگر مصر کی حکومت فرعون فرمانرواؤں کے زمانے میں استعمال کی جانے والی تحریر اور خفیہ اشاروں سے واقف ہوتی تو قدیم زمانے کی وہ شطرنج میوزیم میں کبھی نہ رکھی جاتی! تمہارے فرشتے بھی اس کی ہوا نہیں پا سکتے تھے!۔۔۔ آج میں تمہیں بتاتا ہوں اس مہرے کی حقیقت کیا ہے!۔۔۔۔۔ اس مہرے پر کھدے ہوئے حروف جنہیں تم مکڑی کا جالا سمجھ رہے ہو اور اس مہرے کی بناوٹ میں جو خفیہ اشارے موجود ہیں ان کے ذریعہ میں مصر کے ممی خانوں سے وہ لاش بھی برآمد کر سکتا ہوں جو بظاہر ایک مردہ جسم ہے لیکن وہی مردہ جسم اپنے اندر

آج بھی ہزاروں سال پرانے اس شاہی نوادرات کو مخفی کیے ہوئے ہے جس کی تلاشی میں مصر کی حکومت کے اعلیٰ دماغ تھک ہار کر بیٹھ چکے ہیں ! .... تم تو کیا تمہارے فرشتے بھی نوادرات کی قیمت کا اندازہ نہیں کر سکتے ! ..... وہ تو اتفاق ہی سمجھو کہ میں نے اس قدیم شطرنج کو دیکھ کر میوزیم کے عہدے داروں سے کچھ ایسی باتیں کہہ دی تھیں جن کا علم تمہارے علاوہ کچھ اور لوگوں کو بھی ہو گیا اور پھر تم سب پاگل کتوں کی طرح اس کے پیچھے پڑ گئے " پروفیسر ایک لمحہ کے لئے رکا پھر دوبارہ بولا " یہ میری حماقت ہی ہے جو میں نے میوزیم میں اسے دیکھنے کے بعد مصری حکومت کو اس کے خریدنے کے لئے چار لاکھ کی آفر دے ڈالی تھی ! اگر میں ایسا نہ کرتا بساط کے اس ہیجان وزیر کا راز دنیا کی کوئی طاقت بھی نہیں جان سکتی تھی ! ..... وہ بساط سیاحوں کے لئے محض آثارِ قدیمہ کی ایک یادگار سے زیادہ آگے نہ بڑھ سکتی ! "

پروفیسر کا چہرہ غصہ سے تمتما رہا تھا۔ لیکن موشے عفران کی نگاہوں میں کامیابی کی جھلک تھی ! پروفیسر کو نفسیاتی طور پر غصہ دلا کر آج اس نے وہ راز اس کی زبان سے اگلوا لیا تھا جو ابھی تک اس کے فرشتوں کو بھی نہیں معلوم تھا ! وہ اپنی فتح پر جھوم اٹھا لیکن پھر فوراً ہی اسے یہ بھی یاد آ گیا تھا کہ وہ مہرا اس کے قبضے سے بھی نکل چکا ہے ! دوسرے ہی لمحے اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے ! اس نے پروفیسر کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا۔ اس کے ذہن میں فوری طور پر یہی بات آئی تھی کہ اگر پروفیسر اس راز کو پہلے اگل دیتا تو وہ اب تک ہیرے کو کب کا فروخت کر چکا ہوتا ! ــــ اس نے اپنے عظیم خسارے کو پروفیسر کی خاموشی ہی سے تعبیر کیا پھر ظاہر تھا کہ وہ آپے سے باہر ہو گیا ہو گا ! "

" ذلیل بڈھے ! ــــ " اگر تو یہ راز پہلے بتا دیتا تو ہم دونوں ہی فائدے میں رہتے ! "

"زبان کو لگام دے بے غیرت یہودی" پروفیسر گرجکر بولا "دولت اور لالچ میرے لئے بدترین دشمن ہیں جن کو میں نے کبھی اپنے نزدیک نہیں پھٹکنے دیا"

"گمشدہ مہرے سے زیادہ اب تمہاری شخصیت میرے لئے قیمتی ہے" پروفیسر سے موشے عفران سرد آواز میں بولا "جب تک مہرہ واپس نہیں ملجاتا میں تم کو اس طرح آزاد نہیں گھومنے دونگا!

"کیا مطلب" پروفیسر نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا۔

"مطلب بھی سمجھ لوگے پروفیسر مختاور" موشے عفران نے زہرخند سے کہا پھر ریگی کو مخاطب کر کے بولا "اس کم عقل بوڑھے کو جوتے مار مار کر اس کی کھوپڑی پلپلی کر دو اور پھر جب یہ پاگل ہو کر اپنی تمام سابقہ یادداشت کھو بیٹھے تو اسے سڑکوں پر دیوانوں کی طرح پتھروں سے سر پھوڑنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا جائے گا!

"تم :- میں تجھے گولی مار دوں گا" پروفیسر سفاکانہ انداز میں غرایا لیکن پھر اس سے پیشتر کہ وہ گاؤن کی جیب سے ریوالور برآمد کرتا ریگی نے فضا میں اچھل کر اسے دبوچ لیا! دوسرے ہی لمحے وہ پروفیسر کو زمین پر بے بس کر اسکی چھاتی پر چڑھ بیٹھا! موشے عفران کے ہونٹوں پر بڑی ہی خطرناک مسکراہٹ رقص کر رہی تھی لیکن پھر اس کے علاوہ ریگی بھی چونکا تھا! مشرقی سمت والی کھڑکی کا شیشہ ایک جھناکے کے ساتھ ٹوٹا تھا

دوسرے ہی لمحے ایک پستہ قد سیاہ پوش کمرے کے اندر تھا! اس کے ہاتھ میں دبے ہوئے آٹومیٹک کا رخ دونوں کو کور کئے ہوا تھا! یہ سب کچھ اتنی تیزی اور غیر متوقع طور پر پیش آیا کہ ریگی یا موشے عفران کو کچھ سمجھنے کا موقع ہی نہیں مل سکا!

"ریگی!" سیاہ پوش دبنگ آواز میں غرایا "پروفیسر سے ہٹ کر اپنے پاس

سے قریب آجاؤ ورنہ نتیجہ خطرناک ہوگا!"

"ریگی ہونٹ چبانے لگا لیکن حکم کی تعمیل تو اسے کرنی ہی پڑی تھی۔! اس نے کنکھیوں سے مغربی سمت والی کھڑکی کی طرف دیکھا جو نیم وا تھی! پہلے اس نے اس پر غور نہیں کیا تھا لیکن اب وہ کسی طرح اپنے بچاؤ کے لئے اسی کھڑکی کو راہ نجات کا ذریعہ بنانا چاہتا تھا!"

"تم کون ہو دوست"۔ موشے غفران نے نرم لہجے میں سوال کیا ویسے یہ دیگر بات تھی اس کی کھوپڑی بھی فرار کا حل تلاش کرنے کے لئے بڑی تیزی سے کام کر رہی تھی"۔ اس کے علاوہ وہ سیاہ پوش کو جس کا چہرہ بھی نقاب میں چھپا ہوا تھا کسی طرح باتوں میں الجھا کر اس آتشی اسلحے کو بھی استعمال کرنا چاہتا تھا جو اس کی جیب میں موجود تھا!

ریگی کے ہٹتے ہی پروفیسر اٹھکر کھڑا ہو گیا! اسکی نگاہیں بھی سیاہ پوش پر ہی جمی ہوئی تھیں۔!

"تمہارا کیا خیال ہے موشے غفران" سیاہ پوش نے طنزیہ لہجے میں کہا "کیا میں یہاں محض لوٹ مار کے ارادے سے آیا ہونگا"۔

"میں اسی لئے پوچھ رہا تھا کہ تم یہاں کس مقصد سے آئے ہو"۔

"فی الحال میں صرف پروفیسر کو نجات دلانا چاہتا ہوں! ویسے تمہیں یہ سن کر خوشی ہوگی کہ میں بھی اسی گمشدہ مہرے کے چکر میں ہوں جس کی اہمیت ابھی میں پروفیسر کی زبانی سن چکا ہوں"

"اوہ!"۔ موشے غفران کے چہرے کی رنگت یکلخت زرد پڑ گئی پھر وہ ایسے ہی انداز میں ہونٹ چبانے لگا جیسے خود کو قابو میں رکھنا چاہتا تھا!

"گھبراؤ مت مائی ڈیر!..... میں تمہارے ساتھ ففٹی ففٹی پر معاملہ طے کر کے

ہیرے کی تلاش میں تمہارا ہاتھ بھی بٹانے کو تیار ہوں! لیکن ایک شرط پر۔"

"وہ کیا؟" نوشے عفران کی نگاہیں چمک اٹھیں! اندھیرے میں امید کی ایک کرن نظر آتے ہی اس کا تنفس یکدم تیز ہو گیا۔

"تمہیں صرف اتنا بتانا ہوگا کہ آفاقی کو پروفیسر کے اغوا کے لئے کیوں تعینات کیا گیا تھا"

"مجھے نہیں معلوم کہ اس نے ایسا کرنے کی حماقت کیوں کی تھی" میں قسم کھا سکتا ہوں کہ مجھے اس کے ارادے کا علم بھی نہیں تھا"۔

سیاہ پوش نے اسے گھور کر دیکھا پھر ایک لمحے تک کچھ سوچتا ہوا بولا۔

"کیا تم اپنا کوئی خیال بھی ظاہر نہیں کر سکتے کہ آفاقی نے ایسا اقدام کس لئے اٹھایا ہوگا"

"نہیں! — لیکن ٹھہرو! — ہو سکتا ہے کہ اسے پروفیسر کی ذات پر اس بات کا شبہ رہا ہو کہ وہ بینی اسوان کے اغوا کرنے والوں سے واقف ہوگا!

پروفیسر نے ایکبار آفاقی کے ذریعہ مجھے یہ پیغام بھیجا تھا کہ میں لیڈی نصرت کا خیال دل سے نکال دوں ورنہ مجھے پچھتانا پڑے گا!"

"آئی۔ سی! ..... مگر آفاقی کو بینی اسوان سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"۔

"تعلق ——" نوشے عفران ہونٹ چباتا ہوا غصیلی آواز میں بولا "وہ بینی اسوان کے چکر میں بہت عرصے سے ہے! ..... حالانکہ میں نے اس رشتے کی شدید مخالفت کی ہے لیکن وہ چوری چھپے اس سے برابر ملتا رہتا ہے جس کی اطلاع مجھے اپنے آدمیوں کے ذریعے مل چکی ہے"۔

"اوہ! —" سیاہ پوش نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔ "تم نے اس شادی کی مخالفت

کیوں کی تھی "

"میں بتاتا ہوں" پروفیسر جو ابھی تک خاموش کھڑا تھا تیزی سے بولا "یہ مردود اس بات سے ڈرتا تھا کہ اگر ایسا ہو گیا تو اسے مرحوم اور بے گناہ آدم اسوان کو بھی اپنی ناپاک اسکیم میں حصہ دار بنانا پڑیگا "

"چپ رہو حرامزادے! ورنہ میں تمہاری بوٹیاں اڑا دونگا" موشے غفران حلق کے بل چلایا۔

ٹھیک اسی وقت سیاہ پوش کے ہاتھ میں دبے ہوئے ریوالور سے ایک شعلہ نکلا اور ریگی زمین پر گر کر تڑپنے لگا! اس کی بائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی! ریگی نے زمین پر تڑپتے ہوئے دوبارہ اپنا ہاتھ جیب کی طرف بڑھایا لیکن اس بار اس کے بازو سے خون کا فوارہ ابل پڑا۔

"تیسری کوشش پر میں تمہیں ختم بھی کر دوں گا" سیاہ پوش اسے قہر آلود نظروں سے گھورتا ہوا بولا!

پروفیسر اور موشے غفران دونوں ہی چونک اٹھے پھر اچانک موشے غفران کی نگاہ مغربی سمت والی کھڑکی کی جانب اٹھ گئی جہاں سے ایک اور آدمی ہاتھ میں ریوالور لئے اندر داخل ہو رہا تھا! ۔ سیاہ پوش کی چونکہ پشت تھی اس لئے وہ آنے والے کو نہیں دیکھ سکا! بہر حال موشے غفران کی نگاہوں میں ابھرنے والے تجسس نے اسے بھی چونکا دیا لیکن اس سے قبل کہ وہ پلٹ کر خطرے کی نوعیت کو بھانپتا نووارد نے کرخت لہجے میں کہا۔

"خبردار — ! ریوالور ہاتھ سے گرا دو ورنہ کھوپڑی اڑا دونگا" نووارد

جو کیپٹن وحید کے سوا کوئی اور نہیں تھا تیزی سے کھڑکی پھلانگ کر اندر آتے ہوئے بولا۔ اس وقت بھی وہ میک اپ ہی میں تھا!

"اب تک تم کہاں تھے" سیاہ پوش نے گھومے بغیر بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ریوالور کیپٹن وحید کے ہاتھوں سے چھوٹتے چھوٹتے بچا" اپنے پر اسرار آفیسر میجر رضوان کی آواز شناخت کرنے میں اس کو کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی تھی!

"تم!..... میں! برابر باہر موجود تھا جناب" اس نے جلدی سے جواب دیا" ان دونوں کے اندر آتے ہی میں نے کھڑکی کے قریب پوزیشن سنبھال لی تھی!

موشے غفران حیرت سے آنکھیں پھاڑے لوورو کو گھور رہا تھا!

"ٹھیک ہے تم اب ملحقہ تھانے کو فون کر کے انچارج کو بلالو!" موشے غفران اور ریگی کو پروفیسر بخت ور جیسی ہستی پر قاتلانہ حملے کے جرم میں بہ آسانی سرکاری مہمان رکھا جا سکتا ہے!...... ویسے اگر تم چاہو تو انچارج کو خاموشی سے میرا ریفرنس بھی دے سکتے ہو"

"بہتر ہے جناب" وحید نے کہا پھر دروازے کا بولٹ کھول کر دوسرے کمرے میں چلا گیا! پروفیسر ہی کی خوابگاہ سے اس نے فون کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا!

"تت!۔ تم! میرے خلاف کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکو گے! خواہ تم کوئی بھی ہو" موشے غفران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ صرف پروفیسر کا بیان ہی تمہارے لئے کافی ہو گا مائی ڈیر موشے غفران ویسے میں اگر چاہوں تو تمہیں آدم اسوان کے قتل کے معاملے میں بھی ملوث کر سکتا ہوں"۔

"تمہارے پاس اسبات کا کیا ثبوت ہے کہ"

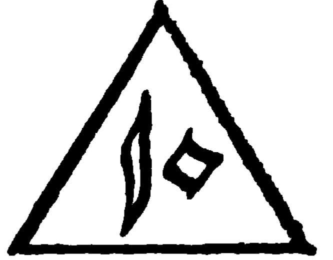
"شٹ اپ" سیاہ پوش نے اس بار کچھ ایسے ہی خطرناک اور بھیانک انداز میں یہ الفاظ ادا کئے تھے کہ موشے عفران کے علاوہ پروفیسر بھی سہم گیا۔ "پروفیسر! کیا میں امید رکھوں کہ جب تک میں نہ کہوں آپ گمشدہ مہر کے راز کو اپنی ہی حد تک محدود رکھیں گے! پولیس کو فی الحال اس کی کوئی بھنک نہیں ہونی چاہیے ورنہ سارا کھیل چوپٹ ہو جائیگا"

"میں اپنی مرضی کا مالک ہوں" پروفیسر نے برا سا منہ بنا کر جواب دیا "ضروری نہیں ہے کہ میں تمہارے مشورے پر عمل کروں"

"پلیز پروفیسر!" ٹرائی ٹو رئیلائز دی سچوئیشن" سیاہ پوش نے نرم لہجے میں جواب دیا "پھر اس نے پروفیسر کے قریب جا کر اس کے کان میں کوئی ایسی ہی بات کہی تھی کہ وہ اچھل پڑا۔ اب وہ پلکیں جھپکا جھپکا کر سیاہ پوش کو گھورے جا رہا تھا!

کیپٹن وحید کے دوبارہ آنے پر سیاہ پوش نے جو حقیقتاً میجر رضوان کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا اسے خاموشی سے چند ضروری ہدایتیں دیں پھر موشے عفران کو گھورتا ہوا باہر چلا گیا!

رنگی خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے بیہوش ہو چکا تھا یا ممکن تھا کہ اس میں بھی اس کی کوئی چال رہی ہو! بہر حال کیپٹن وحید ان دونوں کی طرف سے غافل نہیں تھا۔



صبح کے ناشتے سے فراغت پاکر بینی اسوان نے انگلش میگزین اٹھایا اور اسکے مطالعہ میں مصروف ہو جانے کی کوشش کرنے لگی لیکن اسے مایوسی ہی ہوئی تھی!...... چند لمحات تک وہ رسالے کی ورق گردانی کرتی رہی پھر اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگی اس کے ذہن میں روز کی طرح آج بھی وہی سوالات ابھر رہے تھے جن کا کوئی جواب ابھی تک اس کی سمجھ میں نہیں آسکا تھا!

"وہ سیاہ پوش کون تھا جس نے اسے نصرت منزل سے اٹھایا تھا؟....... ایسا کیوں کیا گیا تھا؟ —— کیا سیاہ پوش اور اندھیرے میں چھپ کر گفتگو کرنے والی شخصیت کسی ایک ہی شخص کے دو مختلف روپ تھے؟...... وہ گمشدہ وزیر میں کیوں دلچسپی لے رہا ہے؟ — کیا اس کا تعلق پولیس سے ہے! اور اگر ہے تو پھر اسے اب تک کسی ایسی عمارت میں کس مقصد کے لئے رکھا گیا تھا جہاں فرار کی راہیں مسدود تھیں؟..... اور اگر وہ بھی کسی گروہ سے متعلق تھا اور گمشدہ مہرے کی تلاش میں تھا تو پھر اس شریفانہ برتاؤ سے کیا مطلب اخذ کیا جا سکتا ہے؟"

بینی اسوان کا ذہن روز مرہ کی طرح آج بھی انہیں سوالات میں الجھا ہوا تھا لیکن آج بھی اسے مایوسی ہوئی! ..... اس عمارت میں وہ خود کو قیدی بھی تصور نہیں کر سکتی تھی! سوائے دو تین کمروں کے علاوہ اسے تمام عمارت میں گھومنے پھرنے کی اجازت تھی! ایک دو بار اس نے باہر جانے کی راہ بھی تلاش کی لیکن اسے ناکامی ہوئی! ممکن تھا کہ عمارت سے باہر جانے کا راستہ انہیں کمروں میں سے ہو جس میں اسے جانے کی اجازت نہیں تھی! ..... کئی دفعہ اس نے باتوں باتوں میں اس خوبصورت لڑکی سے بھی اندھیرے والے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اس کی نگہداشت پر مقرر تھی لیکن لڑکی بھی اسے ٹال گئی تھی! ..... اس خوبصورت لڑکی کے علاوہ اب تک اسے کوئی چہرا اس عمارت میں نظر نہیں آیا تھا۔! پھر ظاہر ہے کہ اس کا زیادہ وقت رسالے اور اخبارات کے مطالعے ہی میں گذرتا ہوگا!

بہرحال اس کا ذہن آج بھی جمناسٹک کر رہا تھا! چہرے پر بھی ابھی الجھن کے تاثرات نظر آ رہے تھے! وہ پر خیال انداز میں ٹہلتی رہی۔ سوچتی رہی۔ الجھتی رہی اور پھر اس کی توجہ دروازے کی طرف منتقل ہو گئی! باہر سے ابھرنے والی قدموں کی آواز نزدیک آتی جا رہی ہے! اس خیال تھا کہ وہ خوبصورت لڑکی ہی ہو گی لیکن یکلخت وہ سہم کر چونک اٹھی۔ کمرے میں کوئی مرد داخل ہوا تھا! انتہائی تیزی کے ساتھ پھر اس نے دروازے کو اندر سے بند کرنے میں بھی انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کیا تھا! اس کے جسم پر نظر آنے والے لباس پر خون کے بڑے بڑے دھبے بھی تھے لیکن بینی اسوان ابھی تک آنے والے کا چہرہ نہیں دیکھ سکی تھی۔ ویسے یہ دیگر بات تھی کہ کسی خطرے کے احساس سے اس کا دل دھڑک رہا تھا۔ نو وارد کے سر کے الجھے ہوئے بال اور ہانپنے کی آواز اسے خطرے کا احساس دلانے کے لئے کافی تھی لیکن پھر جیسے ہی وہ دروازہ بولٹ کر کے پلٹا بینی اسوان خوشی اور الجھن

کے جذبے کے تحت ہکا بکا رہ گئی!..... اس نے آفاقی کو ایک ہی نظر میں پہچان لیا لیکن اسکا حلیہ.....! چہرے پر جا بجا خراشیں تھی! ہونٹ سے رسنے والا خون تھوڑی سے رس رس کر کپڑوں پر بکھر رہا تھا! سر کے بال بری طرح الجھے ہوئے تھے! ۔ آنکھوں میں درندگی موجود تھی ۔ سیدھے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا! سانس دھونکنی کی طرح چل رہی تھی!

"اوہ! ۔ آفاقی! ۔ تم" بینی اسوان نے اپنے حواس پر قابو پاتے ہوئے حیرت سے کہا "یہاں کس طرح آ گئے"۔

"لمبی کہانی ہے مائی ڈیر ۔!" آفاقی ہانپتا ہوا رک رک کر الجھے الفاظ میں بولا "یہاں سے جتنی جلدی ممکن ہو نکل چلو"۔

"لیکن یہاں سے"۔

"گھبراؤ مت! ۔ میں نے دونوں کو ٹھکانے لگا دیا ہے! ۔ ویسے کیا ان کے علاوہ کوئی اور بھی عمارت میں موجود ہوگا!"

"پتہ نہیں ۔!"

"وقت مت ضائع کرو مائی ڈیر ۔! آؤ میرے ساتھ"۔

بینی اسوان تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے اس کے ساتھ ہولی! ۔ آفاقی اس کی رہنمائی کرتا ہوا عمارت کے باہر آیا جہاں اس کی سرخ رنگ کی ہلمن موجود تھی! بینی اور آفاقی کے اندر داخل ہوتے ہی کار حرکت میں آ گئی جسے خود آفاقی ڈرائیو کر رہا تھا! کار میں بیٹھنے کے بعد ہی اس نے جیب سے رومال نکال کر ہونٹوں سے بہتا ہوا خون صاف کیا تھا!

"کیا تم ان لوگوں سے واقف ہو جنہوں نے مجھے نصرت منزل سے اٹھایا تھا!" بینی اسوان نے آفاقی کے چہرے کو گھورتے ہوئے سوال کیا۔

"پہلے مجھے نہیں معلوم تھا لیکن کل اتفاق سے وہ میری نظروں میں آ گئے!... دراصل وہ بھی اسی مہرے کی تلاش میں ہیں۔" آفاقی بدستور ہانپتا ہوا بولا۔" میں نے ایک کیفے میں اتفاقاً ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سن لی تھی! انہوں نے تمہارا نام بھی لیا تھا۔ چنانچہ میں پیچھے لگ گیا! گذشتہ رات بھی میں نے تمہیں نکال لے جانے کی کوشش کی تھی مگر ناکامی ہوئی اور اس کے بعد میں پروفیسر سے الجھ گیا!"

"پروفیسر نختاور سے۔"

"ہاں! ۔۔۔ اور تمہیں یہ سن کر خوشی ہو گی کہ میں نے کسی نہ کسی طرح پروفیسر سے اس مہرے کا راز بھی معلوم کر لیا ہے۔"

"نہیں۔" بینی اسوان اسطرح چونکی جیسے اسے آفاقی کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔"

"یقین کرو مائی ڈیر۔۔۔! اب مجھے اس کی اہمیت کا اندازہ ہو چکا ہے!۔ دراصل وہ مہرہ ایک ایسے عظیم خزانے کی نشاندہی کرتا ہے جو ابھی لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے۔"

"سچ!۔" بینی نے خوشی اور حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز میں جواب دیا۔" پھر تمہارا کیا ارادہ ہے۔"

"حالات ایسے نہیں ہیں کہ ہم خزانے کی تلاش کی رسک لے سکیں۔" آفاقی نے بدستور سڑک پر نظر جمائے ہوئے کہا۔" بہتر یہی ہے کہ ہم اسے سفار تخانے کے ہاتھ فروخت کر دیں! اسطرح بھی مجھے کم از کم دس لاکھ کی توقع ہے۔"

"یہ زیادہ بہتر رہیگا۔"

"جس روز تمہیں نصرت منزل سے اغواء کیا گیا تھا اسی رات کسی نے تمہارے فلیٹ کی تلاشی بھی لی تھی اور اس اطلاع نے میرے ہاتھوں کے طوطے اڑا دیئے تھے اس

لئے کہ ۔" آفاقی نے جملہ مکمل نہیں کیا ۔ کرتا بھی کیسے جبکہ اس پر کھانسی کا دورہ پڑ گیا تھا!
"مجھے اس کی اطلاع اسی روز ہو گئی تھی لیکن مجھے یقین تھا کہ تلاشی لینے والوں کے فرشتے بھی اس مقام تک نہیں پہونچ سکتے ۔"
"ابھی معلوم ہو جائے گا کہ تمہارا یقین کس حد تک ٹھیک تھا لیکن ۔" آفاقی دوبارہ کھانستے ہوئے بولا ۔ "مجھے تمہارے ڈیڈی کی موت پر بیحد افسوس ہے ۔"
"قدرت کو یہی منظور تھا آفاقی ۔" بینی اسوان کی آواز گلوگیر ہو گئی ۔ "میں نے انہیں بیحد منع کیا تھا لیکن وہ لفرنتس سے مل کر ہی مانے جس کی اطلاع غالباً تمہارے باپ کو بھی ہو گئی اور پھر جو کچھ ہوا وہ میرے لئے غیر متوقع نہیں تھا! اگر وہ سیاہ پوش عین وقت پر وہاں نہ پہونچتا تو شاید وہ مجھے بھی ۔"
"نہیں بینی! ۔" پلیز ۔" آفاقی نے جذباتی انداز میں جلدی سے کہا ۔ "ایسی منحوس بات منہ سے مت نکالو! .... ویسے اگر ایسا ہو گیا ہوتا تو میں! ۔۔۔ میں اپنے باپ سے بھی بغاوت کر دیتا ۔"
بینی اسوان نے جواب میں پیار بھری نظروں سے آفاقی کو دیکھا پھر اپنے گالوں کے آنسو کے ان قطروں کو صاف کرنے لگی جو آدم اسوان کے تذکرے پر اس کی آنکھوں سے امڈ آئے تھے!
سرخ رنگ کی ہلمن بمشکل دس منٹ کے وقفے میں روجرس اسٹریٹ کی بارھویں شاہراہ پر پہونچکر ایک چار منزلہ عمارت کے سامنے رک گئی! پہلے بینی اسوان نیچے آئی پھر آفاقی اترا اس کے بعد وہ دونوں آگے پیچھے بڑھتے ہوئے اوپری زینوں کو طے کرتے ہوئے تیسری منزل کے گیارھویں فلیٹ میں داخل ہوئے جس کا دروازہ بند نہیں تھا بلکہ محض

چلغنی لگی ہوئی تھی!

کمروں کی حالت کباڑ خانے سے بھی بدتر نظر آرہی تھی! بینی اسوان تیزی سے فرش پر بکھرے ہوئے سامان کو پھلانگتی ہوئی دوسرے کمرے میں آئی پھر وہ جس طرف حصہ میں داخل ہوئی وہ باتھ روم ثابت ہوا۔ آفاقی بدستور اس کے پیچھے پیچھے تھا!

بینی اسوان نے اندر داخل ہو کر فلش ٹینک کو دیکھا پھر باہر آئی اور ایک اسٹول اٹھا کر دوبارہ اندر داخل ہوئی! دوسرے ہی لمحے اس نے فلش ٹینک کے اوپری حصہ کو ہٹا کر اندر ہاتھ ڈالا اور ایک سکنڈ بعد ہی اس کے ہاتھ میں شطرنج کا ہیجان وزیر نظر آرہا تھا!

" یو آر گریٹ بینی " آفاقی نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا پھر اس ہیجان مہرے کو لیکر دیکھنے لگا۔ جس پر کچھ آڑھی ترچھی لکیریں اس طرح بنی ہوئی تھیں جیسے مہرے کی خوبصورتی میں اضافہ کرنے کی غرض سے ایسا کیا ہو ! ۔ ویسے وہ لکیریں مکڑیوں کے جالے ہی جیسی تھیں!

" مجھے یقین تھا کہ یہاں تک کسی کا ذہن نہیں پہونچ سکیگا " بینی اسوان نے پرحسرت آواز میں جواب دیا۔

" آؤ میرے ساتھ ! ۔۔۔ ہمیں یہاں سے بھی جلدی نکل جانا چاہیئے " آفاقی نے اپنی دستی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا جو اس وقت سوا آٹھ کا اعلان کررہی تھی! اس کے بعد وہ دونوں آگے پیچھے اترتے ہوئے تیزی سے نیچے آکر ٹلمن میں بیٹھے اور ٹلمن دوبارہ حرکت میں آگئی! اسبار اس کا رخ چرچ روڈ کی طرف تھا!

" ادھر کہاں چل رہے ہو " بینی اسوان نے پوچھا "

اپنے ایک دوست کے یہاں ! اس وقت تک ہمیں پوشیدہ ہی رہنا ہوگا جبتک مہرے کا ملوحل نہ ہوجائے "

"بینی اسوان مطمئن ہو گئی!" آفاقی نے اسٹیرنگ پر جمے ہوئے ہاتھ کو ذرا سا ترچھا کر کے دوبارہ اپنی دستی گھڑی پر نگاہ ڈالی ۔۔! ساڑھے آٹھ بجنے میں صرف دو منٹ باقی تھا کسی خیال کے تحت اس کا دباؤ ایکسیلیٹر پر بڑھتا چلا گیا! رفتار بتانے والی سوئی پینتیس کے ہندسے سے حرکت کرتی ہوئی پچاس پر آ گئی!

بینی بدستور خاموش بیٹھی تھی لیکن اس وقت وہ چونکے بغیر نہ رہ سکی جب آفاقی نے ٹھیک دو منٹ بعد اپنی ہلمن چرچ روڈ پر ایک ایسے مقام پر روکی جہاں ایک ملٹری ٹرک موجود تھا!

"کیا بات ہے! ۔۔۔ تم نے کار کیوں روک دی؟" اس نے آفاقی کو گھورتے ہوئے پوچھا!

"ہماری منزل یہی ہے بینی ڈیر ۔۔۔!" آفاقی نے اسپاٹ بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور بینی اسوان کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا لیکن پھر اس سے پیشتر کہ وہ کوئی سوال کرتی آفاقی اس نے سامنے کھڑی ہوئی ٹرک میں سے تین مسلح فوجی نوجوانوں کو برآمد ہو کر کار کی طرف آتے دیکھا تھا! دو غالباً رنگروٹ تھے لیکن تیسرا اپنی وردی کے اعتبار سے ان کا کوئی آفیسر ہی لگ رہا تھا!

آفاقی کے قریب پہنچ کر وہ آفیسر رک گیا پھر بینی اسوان نے آفاقی کو اپنا کوٹ کا کالر ذرا سا پلٹتے دیکھا! وہ یہ تو نہیں دیکھ سکی کہ کالر کے نیچے کیا چیز پوشیدہ ہے لیکن بہرحال وہ کوئی ایسی ہی اہم چیز رہی ہو گی جس پر نظر پڑتے ہی آفسر اٹنشن پوزیشن میں آ گیا ہے اس کے بعد اس نے فوجی انداز میں اسے سیلوٹ بھی جھاڑ مارا ۔۔۔!

بینی کا کلیجہ اچھل کر حلق میں آ گیا! اس کے چہرے کی رنگت یکلخت زرد پڑ گئی!۔ اسٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے شخص کے بدلے ہوئے لہجے سے اسے اتنا اندازہ ضرور ہو گیا

تھا وہ آفاقی نہیں ہو سکتا! پھر وہ کون تھا؟ یہ بات اس کے ذہن سے بالاتر تھی لیکن اسکے باوجود وہ اسوقت بھی حیرت سے اس کے چہرے کا جائزہ لے رہی تھی جو سو فیصدی آفاقی سے مل رہا تھا!"

"میرے لئے کیا حکم ہے جناب؟" آفیسر نے پوچھا۔

"اس لڑکی کو لیجا کر وزیر داخلہ سے ملا دو"۔ اسٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے شخص نے بھاری بھرائے ہوئے لہجے میں کہا "تفصیل میں براہ راست ان کو بتا دونگا لیکن ایکبات کا خیال رکھنا! ۔ لڑکی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہئیے"۔

"رائٹ سر"۔ آفیسر نے سنجیدگی سے جواب دیا پھر اس نے ان گھڑ لوٹوں کو اشارہ کیا جو اسبات میں سر ہلاتے ہوئے مینی اسوان کی طرف کھلنے والے دروازے کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے!

"تم اب ان کے ساتھ جا سکتی ہو مس مینی اسوان"۔ آفاقی کے حلئے میں نظر آنے والے نے گھوم کر نرم آواز میں کہا "مجھے تمہارے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہے اور اسی لئے میں کوشش کرونگا کہ تم پر کوئی فرد جرم عائد نہ ہونے پائے لیکن کاغذی خانہ پری ہونے تک تمہیں بہرحال محفوظ ہاتھوں میں رہنا ہو گا!"

مینی اسوان نے آخری بار اس کے چہرے کو گھور کر دیکھا! کسی خیال کے تحت اس کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں! اس کے کپکپاتے ہوئے ہونٹ اسطرح کھلے تھے جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی ہو مگر دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے ہونٹ دانتوں تلے سختی سے بھینچے اور کار سے اتر کر نیچے آ گئی!"

بلمونٹ پر بیٹھا ہوا شخص جو دراصل میجر رضوان کے سوا کوئی اور نہیں تھا اس وقت

تک ملٹری ٹرک کو بڑی سنجیدگی سے گھورتا رہا جبتک وہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوگئی اس کے بعد اس نے ایک لمبی سانس لے کر شانوں کو جھٹکا اور اپنی گاڑی کو بھی گیر میں ڈالکر آگے بڑھاتا چلا گیا!



کیپٹن وحید صبح ہی سے گھر تک محدود ہو کر رہ گیا تھا!
موشے عفران اور ریگی کو ملحقہ تھانے کے انچارج کے حوالے کر دینے کے بعد ایک طرح سے اس کا کام ختم ہی ہو گیا تھا! پروفیسر بختاور کے لئے اب بظاہر کوئی خطرہ نہیں تھا لیکن پھر بھی احتیاطاً وہ رات اس نے پروفیسر ہی کی چھت کے نیچے گذاری تھی! دوسری صبح وہ گھر آگیا اور رجب سے وہ بڑی شدت سے میجر رضوان کی کسی کال کا انتظار کر رہا تھا!
شام کے تقریباً چار بجے اس کی اذیت کا خاتمہ ہوا۔ بی فور پر سگنل موصول ہوتے ہی اس نے اسے باہر نکال لیا تھا! حسب دستور میجر رضوان اس سے بھرائی ہوئی آواز میں مخاطب ہوا۔۔۔
"کیپٹن! ۔۔۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو"

"یس سر — !

"میرا خیال ہے کہ کیس کی تفصیلات تمہیں معلوم ہو چکی ہونگی ! — کیوں !

"جی ہاں ! کسی حد تک میں اس کی بکھری ہوئی کڑیوں کو ملانے میں کامیاب ہو گیا ہوں مگر کچھ باتیں ابھی تک میرے لئے تشنۂ تشریح رہ جاتی ہیں "

"مثلاً — !

"سب سے پہلے میں یہ جاننا پسند کرونگا جناب کہ آخر دارالحکومت میں موشے عقل کی موجودگی اور گمشدہ ہیرے کا علم کس طرح ہوا تھا !

"ہیرے کا علم ہماری حکومت کو بہت پہلے سے تھا ! دراصل اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتے ہی مصری حکومت نے اس کی نگرانی پر اپنی توجہ بڑھا دی تھی لیکن موشے عفران نے اس کے باوجود آدم اسوان کے ذریعہ اسے کسی طرح اڑا لیا اور پھر وہاں سے فرار ہو گیا ! اسبات کی بھی اطلاع مصری حکام کو ہو گئی ! وہ چاہتے تو ہیرے کی اہمیت کے ساتھ ساتھ موشے عفران کا حلیہ بھی اخبارات کے ذریعے سامنے لا سکتے تھے لیکن اسطرح وہ راز جو ہیرے سے وابستہ ہے طشت از بام ہو جانے کا خطرہ لاحق تھا چنانچہ مصری حکومت نے دنیا کے تمام ممالک کے سربراہوں کے نام ایک خفیہ پیغام روانہ کیا تھا جس میں موشے عفران اور آدم اسوان کے حلئے کے ساتھ ساتھ ہیرے کے بارے میں صرف اتنا تحریر کیا گیا تھا کہ اس میں مصر کی سرزمین کا ایک انتہائی اہم راز پوشیدہ ہے "

میجر رضوان نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"اس پیغام کے ذریعے ہماری حکومت سے بھی یہی درخوست کی گئی تھی ہم مصری حکومت سے تعاون کریں اور ہیرے کے علاوہ اسے چوری کرنے والوں کو بھی گرفتار کر کے

مصری حکومت کے حوالے کر دیں !..... یہ معاملہ چونکہ اہم تھا اس لئے مجھے بھی رپورٹ کی کاپی بھیجی گئی جس کے بعد سب سے پہلے آدم اسوان میری نظر میں آیا۔ اس کے بعد دوسرے افراد بھی یکے بعد دیگرے سامنے آتے چلے گئے !"

"لیکن وہ مہرہ اب کہاں ہے"

"میں جانتا تھا کیپٹن کے کیس کے اختتام سے ابھی تک ناواقف ہی ہو گے! بہرحال مختصراً اتنا بتا دوں کہ وہ مہرہ میں حاصل کر چکا ہوں! — مہرے کے ساتھ ہی موشے غفران آفاقی اور بینی اسوان کو بھی حکومت کے حوالے کر دیا ہے! رہا یہ سوال کہ وہ مہرہ میں نے حاصل کس طرح کیا تو یہ بالکل اتفاق تھا! — پروفیسر بختاور کی خوابگاہ میں ہونے والی گفتگو تو تم سن ہی چکے ہو!.... آفاقی اور بینی اسوان کی خفیہ ملاقاتوں کا علم ہو جانے کے بعد میرے ذہن میں یہی خیال گزرا تھا کہ ممکن ہے گمشدہ مہرہ بینی اسوان کے پاس ہو اور آفاقی اسی غرض سے اس کی تلاش میں ہو! چنانچہ میں نے آفاقی کے میک اپ میں بینی کو آزمایا! اور میرا خیال ٹھیک ہی نکلا"

"لیکن بینی اسوان کو تو —"

بینی اسوان کو میں نے اسی وقت اغوا کر لیا تھا جب مارٹن نے اس کے باپ کو ٹھکانے لگایا تھا! تمہاری اطلاع کے لئے یہ بھی بتا دوں کہ ابھی کچھ دیر پہلے تک لیڈی نصرت بھی میرے قبضہ میں تھی! حالات کے پیش نظر اگر میں اسے منظر عام سے نہ ہٹا دیتا تو موشے غفران کے آدمی اسے بھی ختم کر ڈالتے"

"گویا اس بار آپ میک اپ میں متعدد بار ہمارے سامنے آ چکے ہیں" کیپٹن وحید نے کہا۔

" ہاہا — ! لیکن میری اصلیت اب بھی ایک راز ہے کیپٹن ! — دوسری بار اگر کبھی میں تمہارے سامنے آیا تو شاید تمہارے فرشتے بھی مجھ پر کوئی شبہ نہیں کر سکیں گے !" —

" ایک بات میری سمجھ سے بالاتر ہے جناب " وحید نے جلدی سے رخ بدلتے ہوئے پوچھا " موشے عفران جو شروع سے پروفیسر سے دور دور تھا اچانک اس پر کس لئے چڑھ دوڑا "

" اسمیں بھی میری ہی اسکیم کو دخل تھا ! ..... میں نے لیڈی نصرت کو اغوا کرنے کے بعد ہوشنگ کی کھوپڑی میں یہ بات بٹھا دی کہ اس اغوا میں موشے عفران کا ہاتھ ہے ! مقصد صرف اتنا تھا کہ ان کی جھڑپ شروع ہو جائے اور دوسرے افراد بھی کھل کر سامنے آجائیں ! اسی روز اتفاق سے تمہاری کارکردگی میرے لئے کام آگئی ! آفاقی کو بیہوش کر کے تم نے پروفیسر کو جب مغربی گھاٹ سے ہٹایا تھا اس وقت میں تم لوگوں سے زیادہ دور نہیں تھا ! چنانچہ میں نے فوری طور پر یہ پروگرام بنایا کہ کسی طرح موشے عفران اور پروفیسر کے درمیان بھی ٹھن جائے تو اچھا ہے ! اسی ارادے کے تحت میں نے پروفیسر کی طرف اس کے نام ایک پیغام تحریر کیا اور وہ لے کر موشے عفران کی رہائش گاہ پر پہونچ گیا جہاں ہوشنگ پہلے ہی سے موجود تھا ! اس کی اطلاع مجھے ہوشنگ کے اس ساتھی سے ہوئی تھی جو باہر احاطے کی نگرانی کر رہا تھا ! سچویشن میرے لئے اچھی تھی چنانچہ میں نے اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی ! ...... میں چاہتا تھا کہ اب ہوشنگ راستے سے ہٹ جائے اور موشے عفران اور پروفیسر آپس میں الجھ جائیں ! ہوا بھی وہی جو میں چاہتا تھا ! تحریر شدہ پیغام وہاں چھوڑ کر میں چلا آیا —— اور موشے عفران

کو جب پروفیسر کی طرف سے فرضی پیغام ملا اور آفاقی پر حملہ کی اطلاع اسے ہوئی تو وہ سیدھا پروفیسر کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہو گیا! ___ پروفیسر کے گھر پر کیا کچھ ہوا یہ تم بھی جانتے ہو ؟

" طریقہ ٹھیک ہے جناب! لیکن اس کے بغیر بھی پروفیسر کو مہرے کی اہمیت بتانے پر مجبور کیا جا سکتا تھا!

" ناممکن بات تھی! ___ اول تو پروفیسر انتہائی جھکی واقع ہوا ہے! ___ دوسرے یہ کہ ہماری فائل میں کوئی ایسا قانونی جواز بھی موجود نہیں تھا جس کی رو سے ہم اس پر دباؤ ڈال سکتے! ___ وہ اتفاق ہی سمجھو جو موشے عفران نے بڑے نفسیاتی انداز میں پروفیسر کی معلومات کو چیلنج کر دیا تھا! ___ پروفیسر چونکہ جھکی ہے اس لئے چڑھانے میں آ گیا! دوسری صورت میں شائد گمشدہ مہرے کا راز تمام زندگی اس کی زبان پہ نہ آتا "۔

" کیا یہ درست ہے جناب کہ وہ شطرنج کا وزیر اپنے اندر کسی پوشیدہ خزانے کا راز رکھتا ہے "۔

" ہاں! ___ ممکن ہے ایسا ہی ہو! ___ میں نے اس پر ویسے ہی نشانات اور تحریری نقوش دیکھے ہیں جس کا تذکرہ پروفیسر نے کیا تھا! ویسے یہ دیگر بات ہے کہ وہ کوڈ اور زبان میری سمجھ سے بھی بالاتر ہے! ..... اب رہا خزانے کا مسئلہ تو مصر کی سرزمین میں اب بھی ہزاروں ایسے خزانے پوشیدہ ہیں جن کا علم کسی کو نہیں ہے!

تم اس سرزمین کو سربستہ رازوں کی سرزمین بھی کہہ سکتے ہو "

" پروفیسر کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے "۔

"میں تمہارے سوال کا مقصد نہیں سمجھا"۔

"ہم!۔۔۔ میرا مطلب یہ ہے کہ کیا مصر کی حکومت پروفیسر کو اس راز کے اظہار کے لئے مجبور نہیں کر یگی"۔

"مجبور نہیں کر سکتی!۔۔۔ درخواست کر سکتی ہے لیکن ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہے! ویسے میں نے اپنی رپورٹ میں ان تمام باتوں کا حوالہ دیدیا ہے جو پروفیسر نے میرے کے بارے میں کہی تھیں!

"میرے لئے اب کیا حکم ہے جناب!"۔

"فی الحال چھٹی ہی سمجھو!...... بی نوز کا ٹرانسمیٹر کل صبح تک وزارت داخلہ کے آفس میں لوٹا دینا! بہرحال میں یہ بات ضرور کہوں گا تم اگر وقتی جھلاہٹ پر قابو پانے کی صلاحیت پیدا کرلو تو بہت کامیاب آفیسر ثابت ہو سکتے ہو! میں تمہاری کارکردگی سے بیحد خوش ہوں!۔۔۔ موجودہ کیس میں بھی تم نے میری خواہشات کے عین مطابق کام کیا ہے سوائے مارٹن والے حادثے میں جس میں تم نے دروازہ بولٹ نہ کر کے اپنی انتہائی جھلاہٹ کا ثبوت دیا تھا"۔

"میں اس کے لئے شرمندہ ہوں"۔

"ایک مشورہ میں تم کو اور بھی دینا چاہتا ہوں"۔

"ضرور جناب"۔ وحید نے تیزی سے کہا۔ "میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھوں گا!"

"کبھی کبھار لیڈی نصرت سے ملتے رہا کرو!۔۔۔ وہ بیحد کام کی عورت ہے"۔

"ہاں!...... لیکن جناب!..... وہ..... !دراصل....."

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کہو گے" مگر میرا مشورہ اب بھی یہی ہوگا جسے ماننا یا نا ماننا تمہارے اختیار میں ہے لیکن وہ عورت ہے بہت کار آمد! موجودہ کیس میں بھی وہی میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی ہے"

"کیا آپ نے اپنی رپورٹ میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں کیا!

"نہیں! — کیا ضرورت تھی!" میجر رضوان نے بدستور بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا" ویسے میں جب بھی چاہوں اسے قانون کی گرفت میں پھنسوا سکتا ہوں — ! میرے پاس اس کے خلاف بہت مواد ہے کیپٹن وحید لیکن مینے آجتک انہیں استعمال نہیں کیا! محض اس لئے کہ وہ اکثر و بیشتر کسی نہ کسی زاویئے سے میرے لئے فائدہ مند ہی ثابت ہوتی ہے! — بہرحال! — کیا تم کچھ اور پوچھنا چاہتے ہو"

"جی نہیں جناب" وحید نے جلدی سے کہا۔ اس کے ذہن میں ایک دو سوال باقی تھے لیکن لیڈی نصرت کے تذکرے نے اسے بری طرح بوکھلا دیا تھا۔ وہ اس ٹاپک کو جلد از جلد ختم کر دینے کا خواہشمند تھا اور اسے مایوسی نہیں ہوئی!

دوسری جانب سے موصول ہونے والے سگنل کی آواز ختم ہوتے ہی اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا پھر بی۔ فور کو جیب میں رکھتا ہوا اپنے بستر پر روانہ ہوگیا —!

(ختم شد)

جاسوسی دائرہ
آئندہ ناول ــــ!

"موت کا تبادلہ"

قیمت :ــ دو روپیہ

مصنف :ــ انوار صدیقی (بی۔اے)

• ــ میجر رضوان کے سلسلے کا ایک اچھوتا ناول!

• ــ "مجرم بنتے نہیں بلکہ بنائے جاتے ہیں!" ــ ایک ایسا سوال جس کا جواب پڑھ کر آپ انگشت بدنداں رہ جائیں گے ــــ!

• ــ دردناک اور بھیانک واقعات اور حادثات کا ٹکراؤ جو سوالیہ نشان بن کر آپ کی نگاہوں کے سامنے چکراتا رہے گا!

"موت کا تبادلہ"

جاسوسی ادب میں ایک نئے باب کا اضافہ ثابت ہوگا۔!
مایوسی سے بچنے کے لئے فوری طور پر کسی بک اسٹال پر اپنی کاپی محفوظ کرا لیجئے ــــ!

(ایجنٹ حضرات پتہ ذیل پر لکھیں)

مینجر :ــ
نیا جاسوسی پنجہ پبلیکیشنز۔ ناظم آباد ۱ کراچی نمبر ۱۸

اس ماہ کے شائع شدہ نئے نئے جاسوسی ناول

(۱)	ایس قریشی کی سیکرٹ سروس میں	برمارڈ - بلیک کوئین	۲/۵۰
(۲)	〃 〃 〃 〃 〃 میں	پھول اور بارود	۲/-
(۳)	〃 〃 کی عمران سیریز میں	گرین اپاٹ	۲/-
(۴)	〃 〃 〃 〃 〃 〃	مرڈر بزنس	۲/-
(۵)	جاسوسی دائرہ انوار صدیقی بی اے	نہلے پر دہلا	۲/-
(۶)	〃 〃 〃 〃 〃	گمشدہ وزیر	۲/-
(۷)	ایچ اقبال (حمید اقبال) کی عمران سیریز میں	مصنوعی چہرے	۲/-
(۸)	〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	سناٹے کی چیخ	۲/-
(۹)	〃 〃 〃 〃 کی جاسوسی دنیا میں	وائٹ سٹی	۲/-
(۱۰)	اکرم الہ آبادی نیا جاسوسی پنجہ میں	قاتل مردہ	۱/۴۰
(۱۱)	〃 〃 〃 〃 〃 〃	بارہ بجے	۱/۴۰
(۱۲)	〃 〃 〃 〃 〃 〃	پتھر کی لاشیں	۱/۴۰

مندرجہ بالا ناول چھپ کر شائع ہو چکے ہیں آج ہی طلب فرمائیے

ملنے کا پتہ

نیا جاسوسی پنجہ پبلیکیشنز ناظم آباد نمبر ۱ کراچی نمبر ۱۸

اطلاعِ عام

جملہ پرنٹرز پبلشرز اور عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے موکل ایس قریشی کے مشہور اور مقبول عام سیریز "سیکرٹ سروس" کی شہرت اور مقبولیت سے متاثر ہو کر کچھ لوگوں نے سیکرٹ سروس ہی کے نام سے سیریز نکالنے کا پروگرام بنایا ہے۔ جو قانوناً جرم ہے سیکرٹ سروس کا نام کتابوں پر استعمال کرنے کا حق صرف ہمارے موکل ایس قریشی مالک سیکرٹ سروس پبلیکیشنز کراچی ۱۹ کو ہے اس نام کو استعمال کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی اور ہر قسم کے نقصان ہرجہ اور خرچے کے بھی وہی لوگ ذمے دار ہوں گے۔

ایم کے ایم آغا قزلباش ایڈوکیٹ

(شائع شدہ روزنامہ جنگ کراچی)

جاسوسی نشست

